ॐ
तत् सत्

پورش

پرکرت

پرتھوی

جل

اگنی

پون

آکاس

گدا

اندری

منہ

پاؤں

ہاتھ

ناک

جیبھ

آنکھ

تچا

کان

گندھ

رس

روپ

سپرش

شبد

من

بدھی

اہنکار

اوم

شری مد بھگوت گیتا باتصاویر

موسوم بہ

فلسفہ الوہیت

سنہ ۱۹۱۴ء

مع ترجمہ وتشریح مولفہ رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ صاحب

مدن دہلوی

۱۰۰۰ جلد محصولڈاک چار آنہ قیمت مجلد

بعد نظر ثانی و ترمیم

رام نراین پریس متھرا میں بابو رادھا رمن بھارگو کے اہتمام سے چھپی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شریمد بھگوت گیتا

دیباچہ طبع چہارم

اِس اُردو ترجمے نے جو قبولیت عام حاصل کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ واضح رہے کہ ایک قلیل عرصہ میں اسکی اشاعت مطبع منفرا پریس متھرا سے تین مرتبہ ہو چکی ہے۔ اور اب نوبت طبع چہارم کی آئی ہے۔ قبل ازیں ہر سہ طبع کی اشاعت جناب والد ماجد مرحوم **پنڈت جانکی ناتھ مدن** رائے بہادر کی نظر ثانی کے بعد ہوتی رہی ہے۔ اب یہ پہلا موقعہ طبع چہارم کا اُنکی وفات کے چار سال بعد پیش آیا ہے۔ اور نظر ثانی کی خدمت انجام دہی اس ہیچمدان اور اسکے برادر کہیں پنڈت **دینا ناتھ** مدن۔ بی۔ اے۔ اکونٹنٹ محکمہ انہار پنجاب کا فرض ہوئی۔ چنانچہ صحیفہ "شریمد بھگوت گیتا" کا مطالعہ از سر نو تمام و کمال کیا گیا۔ کامل غور اور فکر کے بعد باہمی مشورہ سے یہ امر قرار پایا کہ اس اُردو ترجمہ میں جو والد بزرگوار مرحوم نے ضمیر کلام کو اخذ کر کے کیا ہے اُس سے بہتر موزونی الفاظ اور آراستگی خیالات ہماری ہیچمدانی کے حیطۂ قابلیت سے باہر ہے۔ بیشک یہ امر یقین میں آیا کہ باوجود کمال الکشاف معانی اکثر مقامات پر ضمیر کلام اعلیٰ اور مرموز ہونے کی وجہ سے اب بھی عام فہم نہیں ہوئی ہے جناب قبلہ مرحوم خود بھی اس امر کے معترف تھے اور اسی خیال سے اُنھوں نے کتاب کے شروع میں دیباچہ ہر ادھیا کے آخر میں اُسکا خلاصۂ مطلب اور خاتمۂ کتاب پر خلاصہ اُصول تحریر کیا تھا۔ درحقیقت شریمد بھگوت گیتا کے معنی باوجود سہولیت الفاظ اسقدر باریک ہیں کہ اُنمیں سے ربط مضمون اور تسلسل خیالات کا اخذ کر لینا عام فہم کا حصہ نہیں ہے۔ اسلیئے اب طبع چہارم کی اشاعت میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ادھیاؤں کا باہمی ربط اور دلیل کا سلسلہ شروع سے آخر تک صاف طور پر دکھلایا جاوے۔ اور شائقین زبان اُردو کی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سہولت کے لیے اصطلاحات اہلِ ہنود کی مطابقت اصطلاحات صوفیہ سے کردیجائے - اِسی نظر سے ایک خلاصہ بصورتِ نقشہ کتاب میں ایزاد کیا گیا ہے - جو ناظرین اسکو غور سے مطالعہ کرینگے اور اصل کتاب کے مضمون سے مطابقت کرتے جائینگے یقین ہے کہ اُنکو ضمیر کلام کے زیادہ تر صاف سمجھ میں آنے سے مزید لُطف حاصل ہوگا -

اہلِ تصوف نے چار منازل قرار دی ہیں شریعت[1] - طریقت[2] - حقیقت[3] - اور معرفت[4] - انانیت کے ساتھ افعال کا سرزد ہونا شریعت کی پیروی اور افعالی تثلیث کی پابندی ہے - ترک انانیت کے وسیلہ سے صفائی قلب کا حاصل کرنا طریقت ہے اور یہ افعالی تثلیث سے آزادی کی صورت ہے - قلب مُصفّا سے حق و باطل کی تمیز کرنا اصل حقیقت ہے اور یہ علمی تثلیث کی پابندی مانی جاتی ہے - ترک پندار سے سکونِ قلب پیدا کرنا منزل معرفت ہے - جہاں علمی تثلیث سے رستگاری ہے -

شائقین کے غور اور فکر کے لئے ایک نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس میں ان چاروں منازل کی تشریح - طلب ترک اور وصل کے اعتبار سے کی گئی ہے جو اس صحیفۂ متبرک کے خلاصہ اصول کو دکھاتی ہے

شریعت			طریقت	حقیقت	معرفت
برہم چاری یعنی طالب ذات			بھکتی یعنی وسیلہ	سنیاسی یعنی تارک	یوگی یعنے واصل -
درجہ	پابندی	نتیجہ	اختیار	جبر	
ادنیٰ	پابند حواس	عمل	کرم یعنی فعل امر و نہی	سنیاس یعنی ترک ہر سہ تعلقات	یوگ یعنی تسلیم مساوات
اوسط	پابند دل	بیم و رجا	بھکتی یعنے عشق		
اعلیٰ	پابند عقل	علم ثلاثہ	گیان یعنی علم توحید		

دہلی
۲۶ فروری ۱۹۱۲ء
محلہ چوڑیگراں - لال حویلی

ہیچکارہ
پنڈت امرناتھ مدن
تحصیلدار پنجاب

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

شری کرشنا نمہ

از کشش جہتم روئے نمودی آخر | در ہر سوئے دلم ربودی آخر
بیروں و درون جلوہ گرت میدیدم | بر تحقیق آمدم تو بودی آخر

ترجمہ مؤلف

چھٹوں دِشا میں آپ سمایا | جت تت سوں میرے من بھایا
اندر باہر ڈھونڈت پھریا | ڈھونڈ تھکے نج آپا پایا

جس نے پیکر انسانی میں نزول فرما کر عالم کون و مکان کو ظہور دیا ہے اور اپنے ظہور کے جلوے کو آپ ہی تماشا بنایا ہے اوس کے اِدراک سے غافل رہنا اور اوس کی حقیقت سے آگاہ ہوئے بغیر اِس کالبد عنصری کو چھوڑنا آخر الامر ہزار ان ہزار حسرت اور ناکامی دِلاتا ہے۔

شعر

یکدم کہ یار مست بخفت است در کنار | بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس

ترجمہ مؤلف

جسدم پیتم پائیاں چین رہئے جاگ | جو سووت نہیں چیتیاں کھوئے تنکے بھاگ

اوس عطیہ عظمیٰ کی جو زیور عقل و حواس سے آراستہ کر کے صرف اِدراک علم ذات کیلئے بخشا گیا ہے۔ قدر نہ جاننا اور اوس کے فرائض لازمی ادا کئے بغیر راہی ملک عدم ہونا اور اپنی ہستی موہوم کا پندار علم الیقین میں لیجانا کیسی جہالت اور نادانی ہے۔

رباعی

در خود از خود بگو چہ چیزی و چہ | خود را در خود بجو چہ چیزی و چہ
ہر گاہ سوائے حق نباشد چیزے | تو خود از خود بگو چہ چیزی و چہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ترجمہ مؤلف

آپے میں ڈھونڈو ہے کون	ڈھونڈ ڈھانڈ سے پرے ہے جو ن
جب آتم آتم ہے پیارے	آپی آپ پکارے کون

جبکہ وید ویدانت اور سب مذہبوں نے اوس کو اودویت اکھنڈ انباشی نرانجن نراکار مانا ہے تو پھر اس کے ایسا ہونے میں کیوں شک پیدا ہوتا ہے اور کس وجہ سے وحدت واجب الوجود عین الیقین نہیں ہوتی اور کس سبب سے پاک علم خود شناسی مخفی ہوگیا ہے دریافت کرنا چاہئے کہ کس طریقہ سے زنگ جہل رفع ہوکر آفتاب معرفت کا جلوہ آئینہ دلمیں نظر آسکتا ہے طلب اور صدق ارادت کے بغیر حصول مدعا یعنی دیدار معشوق حقیقی کا ناممکن ہے بھکتی کے (جو ایک مشہور لفظ ہے) لغوی اور اصطلاحی معنی میں فرق ہے لغوی معنی تو وہی ہیں جو عوام نے سمجھ رکھے ہیں مگر اس کے اصطلاحی معنی عشق حقیقی اور ارادت صادق کے ہیں اور عارفوں نے اس کے یہی معنی لئے ہیں **مصرع** مگس بر قند و پروانہ بر آتش۔ لغوی معنی بھکتی کے مگس تمثال ہیں اور اصطلاحی معنی بھکتی کے پروانۂ جلال کا نشان دیتے ہیں جو دولت سرمدی کے طلبگار ہیں اور شمع معرفت پر پروانہ وار بے بیم و رجا جان نثار ہیں وہی مستحق وصال یار ہیں اور جو عالم بوالہوسی میں گرفتار ہیں مگس وار چندے شور و غل مچا کر انجام کار معدوم ہونے کے سزاوار ہیں۔

رباعی

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار	این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

ترجمہ مؤلف

بھکتی مانہہ دو بدھا نہیں کوئی	پتنگ مانہہ جرے سو ہوئی
ماکھی نائیں جو بھن بھن گاوے	نائیں پدارتھ ہاتھ نہ آوے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پس طالب صادق کو لازم ہے کہ مردانہ وار اِس راہ میں قدم رکھے اور پسِ پشت نگاہ نکرے

رباعی

گر طالب صادقی زنایاب منال - پیدا گردد
گر آبلہ فتد بپائے طلبت - زنہار مایست

ہر عقدہ کہ بستہ است از وہم وخیال - ہم واگردد
شاید کہ ہمیں بصنیہ برآرد پر و بال - عنقا گردد

ترجمہ مؤلف

جو پریم سانچا کرے ہاں لابھ مت پیکھہ
باٹ چلے پر نا رُکے آتم میں وشواس

بھرم گانٹھ کھل جائیگی یہ جیت رکھلے سیکھ
آتم ہی میں پائیگا چدآنند الیکھ

یہ صورت طلسم جو دیدہ سیر بین میں سمائی ہے اور جو مختلف صدائے ہو ہا گوش شنوا میں آئی ہے یہ کیا شعبدہ ہے اور کس کا ہے اور کیونکر ہوا ہے عارف اور عاشق حقیقی جو اِس عالم کی رُوح خاص ہیں اس حجاب ظلماتی کے پردہ دری کا سبب ہوئے ہیں اور اِس دائرہ جہل ونادانی میں اون کا وجود مطلق علم سرور کا نقطہ ہوا ہے جس قدر کلام صغیر وکبیر مختلف مذاہب کے اِس وقت گفت وشنود اور علم میں ہیں اسی نقطہ کا شہود ہیں اور اسی سے نقاط خطوط اور زاویہ کل صفحہ ہستی پر منقش ہو رہے ہیں - پس علم عارفان علم ذات ہے اور اون کا کلام کلام حق - جو کلام عارفوں کے ہیں وہی وید متبرک - اوپنشد - سمرتی - قرآن - انجیل - توریت - اور زبور وغیرہ کہلائے ہیں اور کلام حق انہیں کے وسیلہ سے عالم میں ظاہر ہوا ہے یعنی بذریعہ (ابھوشکتی) علم لدنی منکشف ہوا ہے وید کی عظمت آجکل عام طور پر جتنی مانی جاتی ہے اوس سے بدرجہا زیادہ ہے اور اِس رمز کو اہل دل ہی سمجھہ سکتے ہیں اہنکار سہت بدھی یعنی عقل با پندار اِس کے ادراک سے عاجز اور قاصر ہے عارفونکی فہم حق تک پہونچتی ہے کیونکہ وہ نظر غیریت اوٹھا دیتے ہیں اور ذات میں محو ہو جاتے ہیں جو چار وید رگ - یجر - سام اور اتھروَن کے نام سے مشہور ہیں اُن کے خلاصہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اُصول صرف بارہ مہاواک ہیں یعنی تین تین الفاظ ہر ایک کی نداءے اوّلین ہیں اور یہ چاروں کتب سماوی ابھو پرمان یعنی بموجب علم اشراق اونہیں کی تفسیر میں لکھی گئی ہیں۔ جن مختلف اوقات میں یہ کتب سماوی قلمبند ہوئیں اون کا تحقیق کے ساتھ دریافت کرنا مشکل ہے کہ اوس سے پیشتر ان کا علم سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آتا تھا۔ اِن کے مطالعہ سے یہ توصاف ثابت ہے کہ اوس زمانہ کا رواج اور طریقۂ بود و باش اِس وقت کے رسم و رواج سے بہت ہی مختلف تھا۔ چنانچہ جو استعارات اوس زمانہ میں مروّج تھے وہ اِس وقت کی فہم سے بہت دُور ہو گئے ہیں اور اون کے معنی حل کرنے سخت دشوار ہو گئے ہیں چونکہ اوس زمانہ میں اسباب معیشت اور ضروریات دنیوی کی احتیاج بہت کم تھی اور راستی کی پابندی کی وجہ سے طوالت قانونی درکار نہ تھی اِسلئے یہ کتب بید تحقیقات ظاہری و باطنی کے کافی مجموعہ کے پیرایہ میں ایک ہدایت نامۂ ربّانی تھیں جس میں علم توحید علم معقولات۔ علم حکمت اور قانون عدالت مشمول تھے اور علم معاش علم معاد کے مطیع رکھا گیا تھا۔ جب اسباب دنیوی اور نیرنگی عالم نے ترقی و تبدل اختیار کیا اوس وقت اون میں سے ہر ایک کی تفسیریں اور تشریحیں ہوئیں اور عالمان روشن ضمیر نے وقتاً فوقتاً سمرتی یعنی چھ شاستر (فلسفے) پُران وغیرہ تصنیف کئے اور وہ مکتوب ہو کر ہند کے مختلف حصوں میں پھیل گئے تب علم کو اِس قدر وُسعت ہو گئی کہ اوس کی شاخوں کی تعداد اِس وقت معلوم نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن میں سے ہزارہا بلکہ بیشمار صحیفہ ہندوستان میں انقلاب آنے کے وقت کشتیوں میں بھروا کر دریا میں غرق کر دیئے گئے اور انبار کے انبار آگ میں جلائے اور برباد کئے گئے اب جو کچھہ بحال پریشاں جابجا رہ گئے ہیں اون کی حالت ایسی ہے جیسے کسی چراغ کی ہوتی ہے جبکہ اوس کا تیل قریب ختم ہونے کے ہوتا ہے اور ہوا چاروں طرف سے اوسے جھکولے دیتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

رباعی

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست
بیدادگری شیوۂ دیرینۂ تست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند
بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

وید نے علم ذات کو پرا یعنی کبیر اور علم صفات کو اپرا یعنی صغیر کہا ہے (دیکھو اتھرون وید کی مانڈوک اوپنشد کا چوتھا منتر) علم صفاتی ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور فانی ہے علم ذات میں کبھی نقص واقع نہیں ہوتا اور نہ اوس کو کوئی ضائع کرسکتا ہے کیونکہ وہ بالذات قایم ہے۔ کُل صفاتی علوم اوسی علم ذات کی شاخیں ہیں جو اوس سے پھوٹ کر پھیل جاتی ہیں اور پھر کسی زمانہ میں نیست نابود ہو جاتی ہیں مگر علم ذات ہمیشہ یکساں رہتا ہے اور اس کشتی عرفان کے بغیر دریائے جہالت ونادانی سے پار ہونا ممکن نہیں اِسلئے طالبانِ حق کو علم ذات ہی کی تلاش واجب ہے۔

جہاں تک غور سے دیکھا گیا اہل ہنود میں بوجہ بھیانک وروچک یعنی بیم ورجا کے خیالات جاگزین ہونے کے اور نیز بسبب احکام نیائے ومیمانسیا وپُران وغیرہ کی پیروی کے وید کے وہ باریک رموز جو علم اشراق سے متعلق ہیں سمجھ سے بہت دُور ہوگئے ہیں اور ایسے ہی وجوہات سے وہ ضعیف الاعتقاد ملقب ہوگئے ہیں فی الواقع علم معاد پر اون کی نظر بہت کم ہے تاہم علم تصوّف یعنی فلسفہ ویدانت کو اس قدر قوت حاصل ہے کہ وہ طالب کو آجکل کی مروّجہ تعلیم کے مقابلہ میں بہت جلد غفلت سے بیدار کر دیتا ہے اور واقعات کے نقشے کو پیش نظر کرکے نادانی دُور کرتا ہے۔

ویدانت یعنی علم توحید کو اہل ہنود نے اور سب مذہبوں نے افضل العلوم مانا ہے اور جو لوگ اِس میں درجہ کمال پر پہونچے ہیں اون کے نشانات یعنی تصنیفات اب تک موجود ہیں اور اونکی بزرگی کی شاہد ہیں اگرچہ سب علوم کا ظہور علم ذات کے شجر سے ہوا ہے اور سب اوس کی شاخیں ہیں لیکن ویدانت بمنزلہ اوس کے ثمر کے ہے ثمر

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

کے متلاشی کی شاخوں اور پتّوں وغیرہ کے گننے سے مطلب برآری نہیں ہوتی ثمر کا حاصل کرلیناہی کافی ہے - دورانِ فلکی اور گردشِ زمانہ ہر وقت اور ہر آن جاری ہے اور یہ نیرنگی کے اسباب لازمی ہیں پس جب رفتار زمانہ و انقلاب طبائع سے علم صفات کا ابر علم ذات کے آفتاب کو مستور و محجوب کردیتا ہے اُس وقت کوئی قدرتی سبب پیدا ہوکر پھر علم ذات کی روشنی سے عالم کی تاریکی دفع کردیتا ہے چنانچہ شری کرشن بھگوان اور شری وید ویاس مہامُنی کے متبرک وجود اسی غرض کے پورا کرنے کے واسطے ایک زمانہ میں پیدا ہوئے اور اونہوں نے وید کے اون باریک رموز کو جو دنیوی تعلقات کے بڑھ جانے کی وجہ سے اِنسانی طبائع پر مُنکشف نہوتے تھے اور جن تک لوگوں کے فہم کی رسائی ناممکن ہوگئی تھی نہایت مختصر اور آسان طریقہ سے تلقین کیا اور اُنہیں بطرزِ حسنہ ایک صحیفہ میں جمع کرکے علوم باطنی کا چراغ روشن کردیا اور رہروانِ طریقت و معرفت کے واسطے شاہراہ بیخوف و خطر بنا دیا - یہ صحیفہ موسوم بہ شری مد بھگوت گیتا جو جزو کتاب مہابھارت ہے مقدّس و متبرک اور کلجگ میں اودھار کرنیوالا تسلیم ہوچکا ہے اور کل وید اور مذاہب دُنیا کا سار یعنی اصل اُصول ہے اور امرِ حق ہے یہی آب حیات کلب برچھ اور کامدھینو ہے اور اسی کے سدّھانت پر وید میں اکثر مقامات پران الفاظ سے اِشارہ ہوا ہے -

رباعی

آن آب حیاتے کہ ہمہ می جویند
ز ہر طرفش نشان راہش پویند
پیوستہ بدریا بمثال ماہی
گر درنگرند اے ولی دراو بیند

جو لوگ بنظر قدامت وید کو کل اور شری مد بھگوت گیتا کو اُس کا جزو سمجھتے ہیں - غلطی پر ہیں یہ جزو نہیں ہے بلکہ ویدوں کا سار یعنی عطر ہے اور ویدوں کے وہ مخفی رموز اور عالی اسرار جنکے معنی اونکے مطالعہ سے اِس وقت کے عُلما حل نہیں کرسکتے ہیں بہ ترتیب

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مناسب وبکمال اختصار اِس صحیفہ عالیہ میں درج ہوئے ہیں اور اِس کے دائرہ علم میں کُل علوم مثل ذرّوں کے نظر آتے ہیں یعنی یہ علم ذات مثل آفتاب کے ہے اور کُل علوم اِس کی شعاع ہیں۔ سب کی روشنی کا مبدا یہی ہے۔ صرف دل دانا وچشم بینا چاہیے جو اِس نکتہ کا مطلب دریافت کرسکے اور اوس کی حقیقت سے آگاہ ہووے۔

رباعی

یارے کہ ترا ز خود رہاند دگراست	کارے کہ ز تو ہیچ نماند دگراست
مامنکر راہِ مسجد و کعبہ نہ ایم	راہے کہ بمقصود رساند دگراست

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ سری مد بھگوت گیتا کی باون ٹیکا یعنی تفسیریں زبان سنسکرت میں ہوچکی ہیں اونکے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی اس کے ترجمے موجود ہیں۔ چنانچہ ایک فارسی ترجمہ مؤلفہ حضرت فیضی وزیر محمد اکبر بادشاہ اور دوسرا مرتبہ پنڈت ٹیکارام صاحب کشمیری میرے مطالعہ سے گذرا ہے اور چند سال ہوئے کہ بمقام کورچھیتر منشی کنھیا لال صاحب الکھہ دھاری نے پنڈت ٹیکارام صاحب کے اوسی فارسی ترجمہ سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور اوس کا نام گیان پرکاش رکھا ہے۔ زبان بھاشا میں بھی ایک ٹیکا سری سوامی آنند گری جی نے تیار کی ہے جو آجکل ناگری خوانوں کے مطالعہ میں اکثر دیکھی جاتی ہے ایک اور ٹیکا زبان بھاشا میں چیت گھن سوامی کی بنائی ہوئی بمبئی میں چھپی ہے اِنکے علاوہ چند ترجمے انگریزی اور اُردو میں اور ہوئے ہیں متقدمین کے اِن ترجموں کی موجودگی میں ایک نئی تفسیر لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث اوس کا لکھنا مناسب بلکہ انسب خیال کیا گیا اوّل یہ کہ جو ٹیکا سنسکرت میں ہوئی ہیں وہ عوام کے لیئے زبان سنسکرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے کارآمد نہیں ہیں دوم ٹیکاؤں کی سنسکرت عموماً بھگوت گیتا کے منتروں سے بھی زیادہ دقیق اور مشکل ہے اور اون کے سمجھنے کے لیئے بہت استعداد درکار ہے علاوہ بریں حضرت فیضی نے صرف لفظی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ترجمہ کیا ہے شاید اِس وجہ سے کہ ضمیر کلام کا دوسری زبان میں پورے طور پر ادا کرنا محال ہے اصلی ضمیر و اشگاف پائی نہیں جاتی انگریزی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے یہ سخت دقت پیش آتی ہے کہ اکثر اون سنسکرت الفاظ کے لئے جو زمانہ قدیم میں مستعمل تھے اور فلسفہ اہل ہند کی اصطلاح تھے ٹھیک ٹھیک ہم معنی الفاظ زبان انگریزی میں نہیں ملتے منشی کنھیا لال صاحب نے بجائے اصلی کتاب سے ترجمہ کرنے کے ترجمہ سے ترجمہ کیا ہے اِس وجہ سے اونکے ترجمہ کے مضمون کا بھگوت گیتا کی ضمیر سے بہت جگھہ اختلاف واقع ہوگیا ہے۔ البتہ اوس میں مؤلف نے ذاتی خیالات کو آزادی اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شری آنند گری جی کی ٹیکا زبان بھاشا میں مرتب ہوئی ہے اور بیشک عمدہ ہی وہ عالم اور عامل دونوں صفتوں سے موصوف پائے جاتے ہیں مگر بعض مقامات پر اونھوں نے ردچک بھیانک یعنی بیم و رجا کے کلام اپنی ٹیکا میں داخل کر دیئے ہیں اور بہت جگھہ سنسکرت الفاظ کو بجنسہ رکھکر تشریح کو پورا کر دیا ہے جس کے معنی سمجھنے کے واسطے سنسکرت لغات کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے بھگوت گیتا کا ماحصل علم خود شناسی اور توحید خالص ہے اِس میں بیم و رجا کا کب دخل ہو سکتا ہے۔

رباعی

صانع بجہاں کہنہ بچوں ظرفیست	آبیست بمعنی و بظاہر برفیست
بازیچۂ کفر و دیں بطفلاں بسپار	بگذر ز مقامے کہ خدا ہم حرفیست

دوئیت بھاؤ اور نظر دوئی رکھنے سے اِس کلام کا لطف و مذاق حاصل نہیں ہو سکتا یعنی جب تک نظر موحد سے اوس کے معنی سمجھنے کی کوشش نکیجاوے وہ سمجھ میں نہیں آسکتے زمانۂ حال میں جو زبان سنسکرت کے علما ہیں وہ بیم و رجا کے خیالات کے پابند ہونے اور مذہبی رسوم کے بیوپار میں مشغول ہونیکی وجہ سے اِس صحیفۂ متبرک کے معنی و مطلب کو دلائل کے ساتھ طالب کے دل پر نقش نہیں کرا سکتے اور اوس کے شکوک کا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شافی جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ کہ اس کے اُصول سمجھنے کے لئے نہایت غور و فکر درکار ہے اور نیز ایک خاص شغل سے واقف ہونا ضروری ہے۔ محض قیل وقال سے معنی حل نہیں ہو سکتے جو اس وقت کے فقرا اور بھیک دہاری ہیں اور جنکا یہ اصلی ترکہ ہے وہ زبان سنسکرت اور دیگر علوم رائج الوقت سے واقف نہونیکی وجہ سے گو بعض بباطن اِس حصہ کے شریک ہوں اصلی مطلب زبان سے ادا نہیں کر سکتے۔ سنسکرت کے الفاظ جو اِس خطّہ کی قدیم زبان ہیں وہ زمانۂ دراز گذر جانے اور اہل ہند کے طریق بود و باش بدل جانے کی وجہ سے آجکل اِس طرح پر گفت و شنود میں آتے ہیں کہ اونکے معنی اور مُراد ضمیر سابق سے بہت دُور ہو گئے ہیں اور چونکہ زبان سنسکرت بہت وسیع ہے اور ہر لفظ کے معنی کثیر ہیں اِسلئے چاہے کسی لفظ کے ایک معنی دریافت بھی ہو جاویں تاہم جو اوسکی مُراد خاص موقع کلام پر ہونی چاہئے بوجہ کم علمی و ناواقفیت ثابت نہیں ہو سکتی ایسے ہی اسباب سے جو باون تفسیریں ہوئیں ہیں اون میں کچھ نہ کچھ ایک کو دوسرے سے اختلاف ہے۔

شعر

جنگِ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ — چون ندید ند حقیقت رہِ افسانہ زدند

کلام ربّانی میں ہمیشہ قلت الفاظ اور کثرت معنی ہوتے ہیں اور اوس میں سے ہر ایک شخص بقدر اپنی استعداد اور قابلیت کے معنی نِکالتا ہے مگر وہ کلام ہمیشہ قوت ادراک سے برتر اور افزوں ہوتا ہے اور اوسکا سمجھنا ضمیر موحد میں محدود ہے بلکہ موحد بھی جو اوسکی حقیقت اپنے قلب میں مشاہدہ کرتا ہے کُلیتاً اوسکے اظہار سے عاجز و قاصر ہے البتہ بطور استعارہ بیان کر سکتا ہے تاکہ آیندہ جب اِس طریقہ کے پیروان اور پابندان کے قلوب پر ویساہی ظہور حقیقت ہو تب وہ کلام شہادت اونکے اِستقلال کا سبب ہو سکے۔

شعر

سِرّ خدا کہ عارفِ سالک بکس نگفت — در حیرتم کہ بادہ فروش از کُجا شنید

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو کلمات اُردو زبان میں اِس پانچ - چھ صدی گذشتہ کے عارفوں مثل سوامی کبیر صاحب بابا نانک صاحب گوسائیں ولی رام جی معروف بہ ہزاری داس و تلسی داس جی و سورداس و چرنداس و سندرداس و دادو دیال و کرشن داس بھٹ وغیرہ کے اب موجود ہیں وہ سب اوس درخت کی شاخ اور شگوفہ ہیں جو سرزمین بھگوت گیتا میں لگا ہوا ہے یعنی اونہیں سات سرون (سات پرکرتی) میں مختلف راگ راگنیان گارہے ہیں کلمات تصوف و توحید و کلام معرفت وعشق حقیقی عارفان گذشتہ مثل حضرت حافظ شیرازی شمسُ الدّین تبریز - مولانا روم - بوعلی شاہ قلندر - حضرت داراشکوہ - امیر خسرو - خواجہ معین الدین چشتی - شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی - مغربی و صائب و مولانا جامی و عراقی وغیرہ اگر لفظی بحث کو چھوڑ کر اصلی معنی پر نظر کیجا وے تو سب زمزمۂ توحید سے وہی سرود و ترنّم کر رہے ہیں - حکماے یونان مثل افلاطون - سقراط - ارسطاطالیس وغیرہ نے جو فلسفہ بعد فکر کامل و تحقیقات معقولات کے لکھا ہے غور کرنے والے کو اس میں اختلاف معنی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اپنے اپنے الحان سے یہ سب اوسی افسانۂ توحید کو سناتے ہیں -

	یک نغمہ تر او ز لبِ قمری و بلبل		قانونِ وفا مختلف آہنگ ندارد
	کرشن سمایو آپ ہی چیتن اور اتھول		ڈال پات پھل پھول میں وُہی بیج ہی مول

جس عاصی ہیچدان عاجز جسیم کو بنام رائے بہادر جانکی ناتھ مدن کشمیری پنڈت دہلوی سوامن مدگلیہ گوتر کہتے ہیں وہ کوئی استعداد و قابلیت نہیں رکھتا کہ شریمد بھگوت گیتا کی جس میں اسرار اشراقی اور رموز مخفی ہیں تشریح معانی کر سکے مگر جو چیتن اوسمیں متحرک ہے

در خود غلطم کہ من چہ نامم	معشوقم و عاشقم کدامم	من چشم بہ بستہ ام ز اغیار	در خوبی خویش مبتلایم

وہ بعد مطالعۂ اصل سنسکرت شری مد بھگوت گیتا کے اِس امر کا محرک ہوا کہ جو رموز سربستہ اِس وقت کی زبان اُردو میں اب تک نہیں کھُلے ہیں اور جن کے معنی شایقین کی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سمجھ میں صاف صاف نہیں آتے ہیں اونکے معنی واضح طور پر ظاہر کردیے جاویں اور
اِس کشش نے بے اختیار اِس طرف توجہ دلائی پس جو معنی منتروں کے غور اور فکر سے
سمجھ میں آئے صاف صاف بے بیم و رجا لکھدیئے جاتے ہیں جو صاحبان شوق اور
طالبان صادق اِس کو غور سے بغرض خودشناسی ملاحظہ فرمائینگے اور اوس کی اصلی
مراد کو پہونچیں گے البتہ لطف حاصل کرینگے۔

رباعی

نے غم ز امید و فارغ از یاس و ہراس	این است عبادت فقیران لشناس
از خود رستند و با حقیقت بستند	نے خطرہ و نے تفرقہ و نے وسواس

شری مد بھگوت گیتا کے سات سو منتر اٹھارہ ادھیا پر منقسم ہیں اونکی تفصیل نقشہ مشمولہ
میں درج ہے بعض ٹیکا لکھنے والوں نے بیان کیا ہے کہ اس کی چند ادھیا متعلق کرم وچند
متعلق اوپاسنا و چند متعلق گیان یوگ ہیں گو اونکا یہ خیال کسی درجہ تک صحیح ہو مگر دراصل
کلام ویدانت وسانکھ یعنی توحید و عرفان کا سلسلہ جو دوسرے ادھیا کے گیارہویں منتر
سے شروع ہوا ہے آخیر تک مثل زنجیرے کے سوال و جواب کے پیرایہ میں رموز کھولتا ہوا
چلا گیا ہے اس ترجمہ میں منتروں کے معنی جلی قلم اور تشریح باریک حروف میں اُس کے
نیچے لکھی گئی ہے ہر ادھیا کے آخر میں اوس کا خلاصہ لکھدیا گیا ہے اور بعض مقامات پر
اون اوپنشدوں کا حوالہ جہاں سے کہ مضمون گیتا میں اختصار ہو کر آیا ہے دیا گیا ہے
تاکہ ناظرین کو جو شکوک پیدا ہوں اِنکے مطالعہ سے رفع ہو جائیں بھگوت گیتا کل اوپنشدونکا
خلاصہ ہے اور جو مضامین اوپنشدوں میں مختلف مقامات پر مکرر آئے ہیں وہ اِس صحیفہ میں
بموقعہ مناسب ترتیب دیئے گئے ہیں چونکہ اہل ہنود میں سے کوئی شخص وید اور اوپنشدونکے
احکام سے اِنکار نہیں کرسکتا پس جہاں کہیں ضمیر مفہومہ عام اور اصلی ضمیر میں فرق واقع ہوا
ہے اوپنشدونکی شہادت کی مُہر اوس جگہہ لگادی گئی ہے تاکہ اوسے دیکھکر رفع شک

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو سکے باون اوپنشدوں کا ترجمہ شاہزادہ بے حزن واندوہ محمد داراشکوہ نے فارسی
میں کیا تھا اور اوس کا نام سرِ اکبر رکھا تھا چونکہ فارسی کا شوق اب کم ہو گیا ہے اور علم
معرفت و توحید کے طالب کم رہ گئے ہیں بدیں وجوہات وہ اب تک طبع نہیں ہوا
اور قلمی بھی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے اِس کا ترجمہ منشی کنہیا لال صاحب الکھہ دھاری نے
بمقام لدھیانہ اردو میں چھپوایا ہے اور اوس کو الکھہ پرکاش موسوم کیا ہے ۔

دیباچہ شری مدبھگوت گیتا

بھگوت گیتا کی اٹھارہ ادھیائیں کتاب مہابھارت مصنفہ شری ویدویاس کے
بھیشم پرب میں واقع ہوئی ہیں جس زمانہ میں عارفوں نے توحید و عرفان کا لُبّ لُباب
اُن میں موجود پاکر اونکو اوس کتاب سے منتخب کیا تھا اوس وقت اونہوں نے ذیل کا
سنسکرت دیباچہ اون پر بڑہایا تھا ۔

॥ऊँअस्यश्रीभगवद्गीता माला मन्त्रस्य भगवान वेदव्यास ऋषिः
अनुष्टुप्छन्दः श्रीकृष्ण परमात्मा देवता ॥

اوم مہاواک یعنی اِسم اعظم ہے جو عالم کا تخم اور مبدا مانا گیا ہے اور وید اوپنشد
اور ہر کتاب متبرک کے آغاز میں آیا ہے اِس کی فضیلت اوپنشدوں میں مفصل لکھی ہوئی
ہے اور اِس شری مدبھگوت گیتا کی آٹھویں ادھیا کے تیرہویں منتر میں اِسکے شغل کا طریقہ
مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے اور پندرہویں ادھیا میں اِسکی تصریح کی گئی ہے ۔

اِس شری مدبھگوت گیتا کے منتروں کی لڑی کے شری بھگوان وید
ویاس رشی ہیں انشٹپ چھند ہے ۔ اور شری کرشن پرماتما دیوتا ہیں
بھگوت گیتا کے ... منتر بمنزلہ مالا کے دانوں کے ہیں اور ذیل کے تین منتر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مثل دانہ سیمبر کے ہیں گیتا جی کے کل اُصول اِنہیں بصورت تخم موجود ہیں - زمانہ قدیم میں رواج تھا کہ کتاب کی ابتدا میں رشی یعنی مصنّف کا نام چھند یعنی وزن بحر اور دیوتا یعنی موصوف الہ کا نام درج کیا کرتے تھے یہ بات وید اور دیگر پُرانی تصانیف سے ظاہر ہے

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे इति बीजं ॥१॥

(۱) بیج منتر (لُب لُباب کلام) افکار باطل کرتا ہے اور دانائی کی باتیں کہتا ہے - جیسے بیج میں درخت کی شاخ پتے پھول پھل وغیرہ سب اجزاء چھپے موجود ہوتے ہیں اور بونے سے نشوونما پاتے ہیں ویسے ہی بیج منتر اون الفاظ کو کہتے ہیں جن کے معنی میں کل علم خودشناسی پوشیدہ طور پر موجود رہتا ہے اور ترکیب علمی سے ظاہر ہو جاتا ہے یہ بیج منتر ایک تنبیہ ہے جو حالت جہل کو دکھلاتی ہے خواب سے بیدار کرتی ہے اور جتاتی ہے کہ پندار خودی کی ہستی موہوم ہے یعنی اِنسان غلطی میں پھنسا ہے اور غلطی کو صحت سمجھتا ہے جب وہ غلطی رفع کرنیکی کوشش کریگا تب اِس کے معنی اوسکو بخوبی حل ہو جائینگے یہ منتر بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیا کے گیارھویں منتر کا نصف حصہ ہے اور وہاں سے اِنتخاب کر کے اِس دیباچہ میں لایا گیا ہے - اوس جگہہ اِسکے معنی بالتصریح بیان کئے جائینگے -

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रजेति शक्तिः ॥२॥

(۲) شکتی منتر (قوت طلب یا صدق ارادت) جس طرح اوپر بیج منتر میں سب علوم پوشیدہ بیان کئے گئے ہیں اوسی طرح شکتی منتر وہ منتر ہے جس میں عشق عرفان زہد و ریاض وغیرہ طلب کے ساری قوتوں کے معنی مشمول ہیں -

سب دھرموں کو چھوڑ کر میری ہی شرن میں آؤ

یہ منتر نصف حصہ اِس شری مد بھگوت گیتا کے اٹھارویں ادھیا کے ۶۶ منتر کا ہے جو کتاب کے آخیر سے اِنتخاب کر کے یہاں لایا گیا ہے - سب دھرموں کا تیاگ جیسا کہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تیسرے ادھیا میں بیان کیا جاویگا بحالت حیات ناممکن ہے دھرم کے معنی خاصہ طبعی کے ہیں۔ جب تک اِنسان زندہ رہتا ہے انتھکرن اور گیان اندری اور کرم اندری اپنا اپنا دھرم یعنی فعل متعلقہ کرتے رہیں گے اُن سب کا معطل ہونا غیر ممکن ہے جب یہ امر ناممکن ثابت ہے اور شرط پوری نہیں ہو سکتی تو پھر شرن میں آنا کیونکر ہو سکتا ہے مراد کلام یہ ہے کہ جس غلط فہمی سے تونے اپنا آپا مان رکھا ہے اور جسکو اہنکار یعنی انانیت کہتے ہیں اوسے چھوڑ دے جب تونے اوسے چھوڑ دیا وہ ہی میری شرن میں آنا ہے یعنی جب تیرے اہنکار کا حجاب اوٹھ گیا تو میں ہی میں باقی رہا۔

شعر

خانہ خالی کُن دِلا تا منزلِ جانان شود	کین ہَوِسنا کان دِل وجان جائے دیگر کردہ اند

دیگر

درِ دِل میکشاید چشم از اغیار پوشیدن	کلیدِ قفلِ دِل باشد نگہ بر خویش دُز دیدن

مگر اہنکار کا جو خاصہ طبعی سے پیدا ہوا ہے بغیر ابھیاس یعنی شوق کے دُور ہونا محال ہے اور ابھیاس بھی ایک قسم کا دھرم یعنی عمل ہے پس اب دریافت کرنا چاہیے کہ وہ کونسا عمل ہے جسے عمل نکہنا چاہیے وہ حرکت پران یعنی نفس کی ہے جو خود بخود ہر انسان میں بلا کوشش جاری ہے اور جسکو پران واپان یعنی نفس بالا وپائیں سے کہتے ہیں وہ کسی کا فعل نہیں ہے قدرت کا فعل ہے اِسی کی تحققات کے لیئے وید اور کتب دیگر مذاہب تصنیف ہوئیں اور قواعد جگ تپ کرم اوپاسنا دھیان جوگ اور سانکھ قایم کیئے گئے اور ورد و وظائف مقرر کیئے گئے مگر اس کا عقدہ بغیر اس عمل کے جو عمل نہیں کہا جا سکتا اور جس کی ضمیر کا یہ منتر شاہد ہے حل ہوا۔ وید اور اوپنشدوں میں اسی رمز کی تشریح میں طوالت کے ساتھ طرح طرح کے بیانات درج ہوئے ہیں مگر نکمتہ کے سمجھ میں نہ آنے سے عقل حیران ہو جاتی ہے اس واسطے اِس صحیفہ متبرک میں جو حیرانی کا دُور کرنیوالا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

یہ منتر شکتی منتر قرار پایا ہے یہی انتہائے اور اک اِنسانی ہے اور حل کرنے والا سربستہ عقدوں کا ہے اِسکی طریقت سُرت سادھنا اجپا جاپ سن دھیان ناساگر تربیٹی دھیان وغیرہ اگلے ادھیاؤں میں بیان کئے جائینگے گو اور طریقوں سے آخر میں اِسی کمال پر پہنچتے ہیں مگر بہت سرگردانی و پریشانی کے بعد آخر منزل سب کی یہی قدرتی طریقہ ہے چونکہ یہ رمز باریک ہے اہل دانش کے سمجھنے کے لئے ایک روایت توضیحاً درج کیجاتی ہے

ایک راجہ واسطے تحصیل کرنے برہم وّدیا کے ایک رکھیشر کے پاس گیا رکھیشر نے پوچھا کہ اگر میں برہم وّدیا بتاؤں تو تو اوسکے عوض مجھے کیا دیگا راجہ نے جواب دیا کہ میرا راج لیلو رکھیشر نے کہا راج درصل تیرا نہیں۔ اوسکے قابض گذشتہ راجگان تھے اور آیندہ تیری اولاد کا حق ہے اور وہ بھی ایک خدمت ہے اوسے لیکر میں کیا کروں گا۔ جو مال و اسباب ہے وہ سلطنت کا سامان اور رعایا کی بہبودی کا سرانجام ہے۔ تب راجہ نے کہا کہ میرا جسم لیلو رکھیشر نے کہا کہ اوّل تو یہ جسم چرک گوشت اور استخواں وغیرہ کا بنا ہوا اور ناپائدار ہے دوم ماں باپ کو اُس پر دعوئ فرزندی اور اولاد کو دعوئ ولدیت اور بیوی کو دعوئ شوہری ہے یہ تو مجھے کیونکر دیسکتا ہے تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اوس نے خیال کیا کہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے (یعنی ترک انانیت ہوا) تب اُس نے کہا کہ مجھے اپنا کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا بعدازاں رکھیشر نے کہا کہ تیرا کچھ ہے بشرطیکہ وہ مجھے دیدے اور پھر اُس کا استعمال نکرے تو میں برہم وّدیا بتاؤنگا۔ راجہ نے کمال شوق سے کہا جو مانگو میں دینے کو تیار ہوں۔ رکھیشر نے کہا اپنا چت مجھے دیدے راجہ نے حسب قول فوراً چت کا سنکلپ کر دیا تب رکھیشر اوٹھکر وہاں سے چلدیا۔ راجہ کو دلمیں حیرت ہوئی کہ میں نے تو حسب اقرار اپنے چت کا سنکلپ کر دیا مگر رکھیشر نے برہم وّدیا نہ بتائی مگر بفور پیدا ہونے اِس خیال کے راجہ نے سوچا کہ بغیر چت کے خیال کا پیدا ہونا ممکن نہیں اور چت میں دیچکا ہوں اب اِس سے کوئی شغل کرنا خلاف معاہدہ ہے پس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خاموش بیٹھ گیا اور ایسے سکون کی حالت میں رہا کہ خیال کو وُسعت پیدا ہونے کی نہ ملی جب تین دن اس طرح پر گذر گئے تب رکھیشر جس کا یہ فعل صرف راجہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے واسطے تھا وہاں پر آیا اور اوس نے راجہ کو مستقل مطمئن بیٹھا پایا اور روہ آفریں کرکے لب کشا ہوا مگر راجہ بہ سبب معاہدہ جواب دینے سے معذور رہا کہ چت سے فعل کرنا جائز نہ تھا تب رکھیشر نے اوسکے بطون سے آگاہ ہوکر یوں کہا کہ اے راجہ تو اپنا چت مجھے دے چکا ہے اور اب وہ میرا ہے میرے چت سے میرے سوال کا جواب دے زان بعد برہم ودیا تلقین کی فی الحقیقت "سب دہرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آؤ" اِسی کیفیت قلب کا بیان ہے یعنی چت کی حرکت روکنے سے سب دہرموں کا تیاگ ہو جاتا ہے۔

अहं त्वां सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि माशुचेति कीलकम् ॥ ३॥

(۳) کیلک منتر (کلید معرفت) میں تجھے سب پاپوں سے آزاد کردونگا تو فکر نکر

جب حسب ہدایت بیج منتر کے اپنی جہل ونادانی کی حالت سے آگاہ وواقف ہوکر طالب بموجب شکتی منتر عامل ہوگا تب وہ واہمات سے رہائی پاکر ذات میں وصل ہوگا۔ یہ اقرار واجب الوجود کا ہے جو اس میں شک وشبہ کریگا بیشک گرفتار واہمات رہیگا۔

رباعی

تا آنکہ سوائے حق بدانی خود را
غافل زبقائے حق بدانی خود را
در ظاہر و باطنت نیابی جز حق
ہرگاہ کہ جائے حق بدانی خود را

अथन्यासः

ذیل کے چھ منتر کرنیاس کے ہیں۔ کرنیاس کا اشارہ طرف اون تصورات کے ہے جو شاغل کو اپنے انہتہ کرن یعنی قلب میں قایم کرنے چاہئیں اور جنکا بیان ذیل میں درج ہے

नैनं छिदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः इत्यंगुष्ठाभ्यांनमः ॥१॥

नचैनं क्लेदयंत्यापो नशोषयति मारुतः इतितर्जनीभ्यांनमः ॥२॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च इति मध्यमाभ्यां नमः ॥३
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः इत्यनामिकाभ्यां नमः ॥४
पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः इति कनिष्ठिकाभ्यां नमः ॥५
नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि चेति करतलकर

पृष्ठाभ्यां नमः ॥६॥

(۱) اِس جان کو نہ ہتیار کاٹتے ہیں نہ آگ جلاتی ہے — شمار انگوٹھ پر
(۲) نہ اِسکو پانی گلاتا ہے اور نہ ہوا خشک کرتی ہے — " انگشت سبابہ پر
(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے نہ جل سکتی ہے نہ گل سکتی ہے اور نہ خشک ہو سکتی ہے — " " وسطی پر
(۴) یہ لازوال محیط۔ قائم بالذات۔ ساکن اور قدیم ہے — " " بنصر پر
(۵) ارجن دیکھ میرے روپ سیکڑوں بلکہ ہزاروں — " " خنصر پر
(۶) طرح طرح کے عجائبات اور رنگا رنگ کے جلوے — " دست بر دست پر

شروع کے چار منتر دوسری ادھیا کے منتر نمبر ۲۳ و ۲۴ کے نصف نصف حصے ہیں اور آخر کے دو منتر گیارہویں ادھیا کے پانچویں منتر میں مشمول ہیں۔ اور وہاں سے اختصار کر کے بصورت کرنیاس یہاں لائے گئے تاکہ اِنکے اُصول روزمرہ کے ورد و مزاولت سے طالب کے قلب پر نقش ہو کر اخلاقی ہمّت اور عقل سلیم پیدا کرتے رہیں اور علم معاد کی طرف اوسکی توجہ دلاتے رہیں اوپر کے چھ منتروں کے اوّل نصف حصے بطور انگناس ذیل میں مکرّر لکھے جاتے ہیں۔

नैनं छिंदंति शस्त्राणि इति हृदयाय नमः ॥१॥
नचैनं क्लेदयंत्यापो इति शिरसे स्वाहा ॥२॥
अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमिति शिखायै वषट् ॥३॥
नित्यः सर्वगतः स्थाणु रिति कवचाय हुं ॥४॥
पश्य मे पार्थ रूपाणि इति नेत्रत्रयाय वौषट् ॥५॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

नानाविधान दिव्यानि इत्यस्त्राय फट् ॥६॥

(۱) اِس کو ہتیار نہیں کاٹتے ہیں — ہِردے یعنی قلب میں تسلیم

(۲) اور نہ اِسکو پانی گلاتا ہے — پیشانی میں ״

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے اور نہ جل سکتی ہے — ام الدماغ میں ״

(۴) لازوال۔ محیط اور قایم بالذات ہے — دونو بازو پر ״

(۵) ارجن دیکھہ میرے روپ کو — آنکھوں سے ״

(۶) طرح طرح کے عجائبات — جذبۂ اِشراق میں ״

آجکل جو عملی کارروائی کرن نیاس اور انگنیاس کی پوجا کرتے ہوئے ہوتی ہے اوس میں بموجب اِن اِشاروں کے پوجا کرنے والے کو منتر پڑھنے کے وقت ہدایت اِن اعضاء پر ہاتھ رکھنے کی ہوتی ہے اور اِس فعل کی غرض اور مُراد مطلق دریافت نہیں کہ کیا ہے جسوقت علم توحید کی ہند میں روشنی تھی اور علوم باطنی کا چرچا تھا اوس زمانہ میں یہ مختصر عمل ظاہری طالبان کے واسطے قائم کیا گیا تھا تاکہ اِس کے مزاولت سے اونکو کشایش باطن حاصل ہووے اِن علامات کا شمار انگوٹھے وغیرہ پر بجائے مالا کے دانوں کے ہے اور اشارہ طرف تصور باطنی کے ہے جو اندرونی قوتوں سے متعلق ہے یعنی جس جس منتر کو پڑہے ساتھ ہی اوسکے اندر اوس مقام پر وہ تصور قایم کرتا جاوے۔ جو مختلف مقامات قلب پیشانی ام الدماغ وغیرہ اوپر بیان ہوئے ہیں اِسوقت کے رہنما اب صرف وہاں پر ہاتھ رکھا دیتے ہیں معنی و مُراد اِسکی نہیں جانتے۔

ہِردے[۱] ۔ اکاس یعنی خلا ہے جسکو تلوار قابلیت قطع کرنے کی نہیں رکھتی ہے وہاں پر یہ صفت خلا کی تمیز ہوتی ہے۔

پیشانی[۲] بھی جائے تصور ہے چونکہ پانی مادہ افزایش و تولید خیالات کا ہے وہاں پر تصوّر قایم کرنے والے کو اثر اوس کا نہیں پہونچتا یعنی سلسلہ خیالات اور واہمات کا بند ہو جاتا ہے

اُم الدّماغ[۳] جائے تصور خاص ہے اِسکی علمی بلندی اِسقدر ہے کہ وہاں نہ ہتیار اور

نہ آگ کا اثر پہونچ سکتا ہے۔

دونوں بازو علامت قوت کے ہیں اور جانکی صفت فنا سے برتر اور محیط اور قائم بالذات ہونا صفت ثابت کرتی ہیں

آنکھہ بینش کا آلہ ہے اِس سے جان کے کرشمے محیط اور بسیط نظر آتے ہیں

جذبہ اشراق کا مقام سب سے اعلیٰ ہے اس میں نادر جلوے انبھو کے جو کہ ایک کیفیت حال ہے نظر آتے ہیں ہندوستان اور دیگر ملکوں میں طالبان حق تصوّرات خاکی آبی بادی آتشی و شمسی اور نیز شونیہ دھیان کا شغل کیا کرتے تھے تاکہ صفائی قلب بنابر حصول علم معرفت حاصل ہو اس طریقت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے اون سب طریقوں کا اصل اصول آگیا ہے اِسکے عامل کو اون اشغال کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے کہ وہ تصوّرات بصورت جلی ہیں اور یہ بصورت خفی ہے۔

श्रीकृष्णप्रीत्यर्थे जपे विनियोगः॥ अथ ध्यानम्

شری کرشن کی صدق محبت کے لئے جپ کرنیکا اِرادہ کرکے۔ تصور (مندرجہ ذیل کرنا چاہئے)

पार्थाय प्रतिबोधितां भगवता नारायणेन स्वयं।
व्यासेन ग्रथितां पुराणमुनिना मध्ये महाभारते॥
अद्वैतामृतवर्षिणीं भगवतीमष्टादशाध्यायिनीं।
अंब त्वामनुसन्दधामि भगवद्गीते भवद्वेषिणीम्॥१॥

(۱) جس (بھگوت گیتا) کے اصول کرشن بھگوان نے خود ارجن کو تلقین کئے اور جسکو پراچین منی بیاس نے کتاب مہابھارت میں منسلک کیا۔ توحید کا آب حیات جس سے برستا ہے اور جو اٹھارہ ادھیایہ منقسم ہے اور سنسار کا اگیان دور کرتی ہے ایسی نادر مہربان کو میں اپنے دل میں جگہہ دیتا ہوں۔

شری مد بھگوت گیتا کے اصول شری کرشن بھگوان نے آپ جنگ مہابھارت کے موقع پر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ارجن کو تلقین کئے اور شری بید و یاس مہاراج نے اونہیں ضمیروں کو تصریح کے ساتھ منظوم کر کے کتاب مہابھارت میں منسلک کیا چونکہ اِن اٹھارہ اودہیاؤں میں پچھلے محققوں نے علم حقیقت کا لبِّ لُباب بھرا پایا تھا لہذا اون کو اوس کتاب سے منتخب کر کے یہ دیباچہ اوس پر لکھا تھا اور عملی طریقت تصور و شغل کی لکھدی تھی اودہیاؤں کے استعارے اور محاورے دیباچہ سے مختلف پائے جاتے ہیں یعنی اون میں قدامت زمانہ اور دیباچہ سے زمانہ حال کا کلام ہونا ثابت ہوتا ہے جس میں لکھنے والا شری ویدویاس مصنف کی اسطور پر تعریف کرتا ہے

नमोऽस्तुते व्यास विशालबुद्धेफुल्लारविंदायतपत्रनेत्र।।
येनत्वया भारततैलपूर्णः प्रज्वालितो ज्ञानमयःप्रदीपः।।२।।

(۲) نمسکار ہے آپ کو ویاس روشن ضمیر جنکی آنکھیں کھلے ہوئے کنول کے دراز برگ کی مانند ہیں اور جنھوں نے کتاب مہابھارت کے روغن سے بھرا ہوا معرفت کا چراغ روشن کیا ہے۔

شری ویدویاس کی بزرگی اور عظمت نہ صرف ہندوستان میں تسلیم ہوئی ہے بلکہ مُلک یونان کے فلسفہ دانوں نے اِنکے شاگردوں سے علم الٰہی و فلسفہ حاصل کیا ہے حضرت داراشکوہ لکھتے ہیں "کلام راست انجام حق اساس حقیقت شناس معرفت بیقیاس وحدت مماس محرم اسرار خاص الخاص سوامی بیاس کہ تعریفش از ہرچہ گویند افزون و توصیفش از ہرچہ نویسند خارج و بیرون است چنانچہ حکیم اوّل افلاطون کہ شہرۂ آفاق و ممتاز حکمائے عرب و عجم بودہ باوجود انواع حکمات بحکمت اشراقیہ سرفرازی داشت در شاگردی کمترین شاگردان تُمیم ہندی کہ حکیم بس بزرگ گذشتہ است دافلاطون در کتب مؤلفہ خود وصف کمالاتش را بدرجہ کمال بالاکمل مفصل بقلم آوردہ و این مُرشدش مُریدے از سلسلہ مریدانِ سوامی بیاس است درجہ بزرگیش ازینجا تصور نمایند کہ بچہ درجہ خواہد بود"۔

اونکی تصنیف کتاب مہابھارت بمنزلہ روغن کے ہے اور صحیفہ شری مدبھگوت گیتا چراغ معرفت

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہے جسکو اونہوں نے فلسفہ ویدانت کی آتش سے روشن کر دیا ہے۔

प्रपन्न पारिजाताय तोत्र वेत्रैक पाणये ॥
ज्ञानमुद्राय कृष्णाय गीतामृत दुहे नमः ॥३॥

(۳) شری کرشن مہاراج کو نمسکار ہے جو کہ بمنزلہ درخت طوبیٰ ہیں نازک چھڑی جنکے ایک ہاتھ میں ہے جو اشارات سے گیان سمجھاتے ہیں اور گیتا کا آب حیات جنھوں نے نکالا ہے۔

طوبیٰ ایک فرضی درخت ہے جس کا مقام سُرگ میں بتاتے ہیں۔ سُرگ وہ مقام ہے جہاں دسوسات نہوں جہاں وسوسات نہیں وہ قلب بے پندار ہے جس قلب سے پندار جاتا رہا اوسکی ہر وقت ہر مراد حاصل ہے پس جو طالب صادق اور اہل ارادت ہیں وہ ہرگز نامراد نہیں رہتے کرشن مہاراج کل عالم کو برہم وڈیا تلقین کرنے والے اور گرو ہیں۔ اور کل علوم مثل دائروں کے ہیں جو اونکے نقطہ علم کے گرد کھنچے ہیں اور وہ کل دائرہ علم پر محیط ہیں۔ گیتا بیشک وہ امرت ہے جس کا پینے والا حیات ابدی پاتا ہے اور خوف مرگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

सर्वोपनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः ॥
पार्थोवत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत् ॥४॥

(۴) سب اوپنشد (بمنزلہ) گئو کے ہیں۔ کرشن دوہنے والے۔ ارجن تیز فہم بچھڑا پینے والا اور گیتا کا عمدہ آب حیات دودھ ہے۔

اِس سے ثابت ہے کہ بھگوت گیتا ویدونکے تمام اوپنشدوں کا خلاصہ ہے اور اوّل منتر سے ظاہر ہے کہ کرشن بھگوان نے انہیں اوپنشدوں کا خلاصۂ اُصول ارجن کو بوقت جنگ مہابھارت تلقین کیا تھا پس اوپنشد اور تلقین کرشن بھگوان اور شری ویدویاس کی منظوم گیتا ایک ہی ضمیر اور اُصول رکھتے ہیں۔ گویا اوپنشد بمنزلہ گئو۔ گیتا بمنزلہ اوسکے دودھ اور تلقین کرشن بھگوان بمنزلہ گھی کے ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

वसुदेव सुतं देवं कंस चाणूर मर्दनम् ॥
देवकी परमानन्दं कृष्णं वंदे जगद्गुरुम् ॥५॥

(۵) وسودیو جی کے فرزند - دیوتا - کنس اور چانور کے مارنے والے - دیوکی کو راحت دینے والے - جگت کے گرو کرشن کو نمسکار کرتا ہوں۔

भीष्मद्रोणतटा जयद्रथजला गांधारनीलोत्पला ।
शल्यग्राहवती कृपेणवहनी कर्णेन वेलाकुला ॥
अश्वत्थाम विकर्णघोरमकरा दुर्योधनावर्तिनी ।
सोत्तीर्णा खलु पांडवैः कुरुनदी कैवर्तके केशवे ॥६॥

(۶) بھیشم اور درون جسکے کنارے ہیں اور جیدرتھ جل ہے - گندھاری کے بیٹے جس میں نیلے کنول ہیں اور شلیہ ناکہ ہے - کرپاچاری جسکی سیلانی اور کرن تلاطم ہے اشوتھاما اور وکرن جس میں خوفناک مگر ہیں اور دریودھن بھنور ہے اُس کوروُں کی ندی سے کرشن جی کی ملاحی کی بدولت پانڈو (کی کشتی) پار ہوئی۔

اِن منتروں میں مصنف نے طاقت کورواں کو ایک ندی فرض کیا ہے اور اونکے لشکر کے سرداروں کو اوس کا شاعرانہ تلازمہ باندھا ہے۔

पाराशर्यवचः सरोजममलं गीतार्थगंधोत्कटं ।
नानाख्यानककेसरं हरिकथा संबोधिनाबोधितं ॥
लोके सज्जन षट्पदै रहरहः पेपीयमानं मुदा ।
भूयाद्भारत पङ्कजं कलिमलः प्रध्वंसिनः श्रेयसे ॥७॥

(۷) جو پراشر جی کے فرزند (وید ویاس جی) کے کلام کے تالاب میں لگا ہوا اور آبدار ہے گیتا کے معنی جسکی تیز خوشبو ہیں طرح طرح کے بیانات جس میں مثل کیسر کے ہیں - توصیف ذات کے الفاظ سے جو کھلا ہوا ہے اور دنیا میں نیک اِنسان مثل بھونروں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کے شوق سے جسکے درس، کو روزمرہ پیتے ہیں وہ مہا بھارت کا کنول کلجگ کی تاریکی کا دُور کرنے والا ہماری بہتری کا سبب ہو۔

مخفی نرہے کہ جو طریقے واسطے حصول علم الوہیت کے زمانہ سابق میں تھے اونکا اِس زمانہ میں تکمیل پانا محال ہے۔ تپ جگ اوپاسنا کرم کانڈ اور یوگ ترتیا اور دواپر تک محدود رہے کلجگ میں صرف بھکتی یعنی عشق حقیقی سب سے بہتر وسیلہ ہے۔ مقولہ کبیر صاحب

نیارا نیارا ہوت ہے جگ جگ کا بیوہار
سیوا ہوم اوپاسنا عمل ترے تا پیچ

چرچا تپ ست جگ بکھے دواپر جگ آدھار
کلجگ میں بھکتی بھئی کیا اوتم کیا نیچ

اوتار شری کرشن جی کا یعنی نزول واجب الوجود کا جسم انسانی میں اسی غرض سے ہوا تھا کہ علم ذات کو جو بوجہ انقلاب زمانہ مستور ہو گیا تھا پھر ظاہر کر دیا جاوے چنانچہ یہ بھگوت گیتا کا فرمان خاص ذات نامتناہی سے جاری ہوا ہے تاکہ زمانہ آئندہ میں جو طالبان حق ہوں وہ اِس منشور عالی کو حرز جان بنا کر ذات بحت کے ادراک سے حیات اَبدی پاویں۔

मूकं करोति वाचालं पंगुं लंघयते गिरिम् ।।
यत्कृपा तमहं बन्देपरमानन्द माधवम् ।। ८ ।।

(۸) جس کی قدرت گونگے کو بولنا سکھاتی ہے اور لنگڑے سے پہاڑ عبور کراتی ہے اوس پرمانند سروپ کرشن بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں۔

نفس گونگا تھا قدرت نطق نے اوسکو ناطق بنایا عقل کے پاؤں نتھے علم کی قوت نے اوسکو تمام مشکلات پر عبور کرایا۔

यंब्रह्मा वरुणेन्द्र रुद्र मरुत स्तुन्वंति दिव्यैस्तवै ।
वेदैः सांग पदक्रमोप निषदै गायंतियं सामगाः ।।
ध्यानावस्थित तद्गतेन मनसा पश्यंतियं योगिनो ।
यस्यांतं नविदुः सुरासुरगणा देवाय तस्मैनमः ।। ९ ।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۹) جسکی برہما۔ ورون۔ اندر۔ رودر۔ مَرُت عمدہ عمدہ تعریفوں سے استوتی کرتے ہیں اور سام وید کے گانے والے انگ پد۔ کرم کے ساتھ وید اور اوپنشد جس کی (حمدیں) گاتے ہیں اور یوگی دھیان میں قایم ہوکر اور اوس میں دل لگاکر جسکو مشاہدہ کرتے ہیں جسکی حقیقت نیک کردار اور بدکردار انسانوں نے نہیں جانی ہے اوس (کرشن) دیو کو نمسکار ہے

اِن اسماء سے اُن قوتوں کی طرف اشارہ ہے جن کو عارفوں نے علم اشراق سے دریافت کیا ہے یہ سب ذات نامتناہی کی صفات ہیں جنکو لوگوں نے اپنے خیال کے موافق مجسم قرار دے رکھا ہے۔ انگ۔ پد اور کرم۔ تین اصطلاحی الفاظ ہیں۔ انگ کے معنی جزو وید۔ پَد کے معنی کلمہ اور کرم کے معنی قرات یعنی خاص الحان سے پڑہنا ہے۔

شری وید ویاس مُنی علم توحید میں ایسے زبردست ہوئے ہیں کہ اونکی تشبیہ کے واسطے کوئی دوسرا وجود نظر نہیں آتا۔ وسشٹ جی مہارشی اونکے دادا اور شری پراشر سوامی اِنکے والد بزرگوار دونوں عارف کامل تھے۔ تخم علم موروثی نے اِن میں آکر تکمیل پائی تھی اِنکا کلام عین معقولات ہے اور کتب وید کا اصلی منشا ہے اونکے اصول کو اپنے خیالات سے محجوب کرنا انصاف سے بعید ہے اور اوس میں روچک و بہیانک کو دخل دیکر معنی کو بدل دینا خلاف عقل ہے یہ صحیفہ فیض علم ہے جو اونہوں نے نہ صرف اہل ہند بلکہ تمام دنیا کے واسطے بخشا ہے اور کلام علوی وہی ہو سکتا ہے جو سب جگہہ اور سب پر حاوی ہو اور ہمیشہ یکساں رہے۔

رباعی

قومے بہ نماز و روزہ حق میجویند	جمعے برہ کعبہ رہے میپویند	بعضے گویند ماسوا چیزے نیست	حق جانب آنہاست کہ حق میگویند

ادھیائے اوّل ارجن وشاد (۴۷ منتر)

धृतराष्ट्र उवाच ॥ धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः ।। मामकाः पांडवाश्चैव किमकुर्वत संजय ॥१॥

دھرتراشٹر نے سوال کیا (۱) اے سنجے ہمارے اور پانڈو (کے طرف والوں) نے

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

دہرم بہومی کورچھیتر میں بارادہ جنگ جمع ہوکر کیا کیا۔

ترجمہ نظم

جنگ کوروچھیتر کا سنجے بیان کر ماجرا		پانڈو کوروں نے اوس بہومی میں جا کر کیا کیا

راجہ دہرت راشٹر اور راجہ پانڈو دو بہائی تھے مگر راجہ دہرت راشٹر نابینا تھے۔ پس راجہ پانڈو کو سلطنت ملی تہی راجہ پانڈو کی وفات کے بعد دُریودھن دہرت راشٹر کا بڑا بیٹا کاروبار سلطنت کیا کرتا تھا اوس نے حق اپنے چچازاد بہائیوں یعنی اولاد پانڈو کا جوکہ اصلی حقدار تھے دغا سے چھین لینا چاہا اور اونکو اذیت پہونچائی اِس بنائے حق پر مخاصمت پیدا ہوکر جنگ مہابھارت وقوع میں آئی اِس موقعہ پر دہرت راشٹر کا سوال اپنے رتھ بان سنجے سے بوجہ نابینا ہونے کے ہوا ہے۔

संजय उवाच— दृष्ट्वातु पांडवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा ॥

आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥२॥

سنجے نے بیان کیا (۲) کہ پانڈو کی فوج کو آراستہ دیکھکر راجہ دُریودھن نے جاکر اوستاد سے اوس وقت یہ الفاظ کہے۔

دیکھتے ہی پانڈو کی فوج کو آراستہ		راجہ دُریودھن نے چھیڑا درون سے یہ تذکرہ

पश्यैतां पाण्डु पुत्राणा माचार्य महतीं चमूं ॥

व्यूढां द्रुपद पुत्रेण तव शिष्येन धीमता ॥ ३॥

(۳) اے اوستاد پانڈوں کے اِس لشکر عظیم پر نظر کیجیے جس کو درودپد کے پسر آپکے خردمند شاگرد نے آراستہ کیا ہے۔

لشکر غدار کو ان پانڈو کے دیکھیے		منتظم ہیں جس کے عالی فہم شاگرد آپکے

अत्र शूरा महेश्वासा भीमार्जुन समायुधि ॥

युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥ ४॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

धृष्टकेतुश्चेकितानः काशिराजश्च वीर्यवान् ॥
पुरुजित् कुंति भोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः ॥ ५ ॥
युधामन्युश्च विक्रांत उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ॥
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः ॥ ६ ॥

(۴) اِس پانڈو کے لشکر میں دلاور اور بڑی بڑی کمان رکھنے والے اور جنگ میں بھیم اور ارجن کے ہم پایہ یویودہان - ویراٹ - مہارتھی دروپد

(۵) دہرشٹ کیتو - چیکیتان - زبردست کاشی راج - پورجیت - کنتی بھوج - شیوی - منتخب دلاوران

(۶) دلیر یدہامینو - زورآور اُتم اوجا - سوبھدر - اور دروپد کے بیٹے جو سب مہارتھی ہیں (شامل ہیں)

بھیم اور ارجن کے ہمسر ہیں اودہر لتنے جوان		یویودہان - ویراٹ - دروپد کا معزز خاندان
دہرشٹ کیتو - کاشی راج اور چیکیتان صف شکن		شیو، کنتی بھوج - پورجیت - نام آور تیغ زن
اوتم اوجا صاحب ہمت - یدہامینو جبری		دروپد و سوبھدر کی کینے کے سب مہارتھی

अस्माकंतु विशिष्टाये तान्निबोध द्विजोत्तम ॥
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थंतान्ब्रवीमिते ॥ ७ ॥

(۷) اے واجب التعظیم برہمن جو ہم میں سے معزز ہیں اور میری فوج کے سردار ہیں آپنے واقف ہو جبے آپ کی واقفیت کے لئے اونکے (نام) بیان کرتا ہوں -

جو دلاور میرے لشکر میں بہت مشہور ہیں		اونکے اسماے گرامی ذیل میں مذکور ہیں

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिंजयः ॥
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तस्तथैवच ॥ ८ ॥

(۸) آپ - بھیشم - کرن - کرپا چاری - سمتنجے اشوتھاما - وکرن - اور نیز پسر سومدت

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آپ بھیشم سمتنجے اور کرپا چاریہ کرن
اشوتھاما سومدت عالی خور راجہ وکرن

अन्येच बहवः शूरा मदर्थे त्यक्त जीविताः ॥
नाना शस्त्र प्रहरणाः सर्वे युद्ध विशारदाः ॥९॥

(۹) (انکے علاوہ) اور بہت سے جوانمرد ہیں جو میرے واسطے جان دینے والے اور ہر طرح کے ہتیار چلانے والے ہیں اور تمام فنون جنگ میں طاق ہیں۔

اور بہت سے جاں نثاری کے ہنر میں طاق ہیں
اسلحہ ہائے مختلف کے جنگ میں مشّاق ہیں

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभि रक्षितं ॥
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीष्माभि रक्षितं ॥१०॥

(۱۰) ہماری فوج زیر حکم بھیشم کے زبردست ہے اِنکی فوج ماتحت بھیم کے زیردست ہے

میری اعلیٰ فوج کا بھیشم سپہ سالار ہے
بھیم اونکی پست ہمت فوج کا سردار ہے

अयनेषु च सर्वेषु यथा भाग मवास्थिताः ॥
भीष्ममेवाभि रक्षन्तु भवंतः सर्व एवहि ॥११॥

(۱۱) تم سب جو جہاں کھڑے ہو اور جس صف میں ہو بھیشم کا ساتھ دو۔

جو دلاور آج صف آرا ہیں میری فوج کے
اونکو بھیشم کی مدد واجب ہے دل اور جان سے

तस्य संजयन्हर्षं कुरु वृद्धः पितामहः ॥
सिंहनादं विनद्योच्चैः शंखं दध्मौ प्रतापवान् ॥१२॥

(۱۲) کوروُں کے بزرگ جدامجد صاحب جلال بھیشم نے زور سے شیر کی سی بلند آواز رکھنے والا سنکھ بجایا جو کہ اوس (دریودھن) کے دل میں جوش ہمت پیدا کرتا تھا۔

بوڑھے بھیشم نے اب اوسکا جی بڑھانے کے لئے
سنکھ کا نعرہ سُنایا مثل غرّاں شیر کے

ततः शंखाश्च भेर्यश्च पणवानक गोमुखाः ॥
सहसैवाभ्य हन्यंत सशब्दस्तु मुलोभवत् ॥१३॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۱۳) تب شنکھ - نقارہ پکھاوج ڈھول اور بگل کے ایک دفعہ ہی بجنے سے بڑا شور برپا ہوا -

جھانجھ - نقارے - بگل - ناقوس و دف بجنے لگے		ایکدم وہ دونوں لشکر شور و غل سے گونج اُٹھے

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यंदने स्थितौ ॥
माधवः पांडवश्चैव दिव्यौ शंखौ प्रदध्मतुः ॥१४॥

(۱۴) اوس کے بعد کرشن اور ارجن نے ایک ایسے رتھ پر جس میں سفید گھوڑے جُتے تھے سوار ہو کر اپنے اپنے نادر سنکھ بجائے -

بعدازاں سبغرونکے عالیشان رتھ میں بیٹھ کے		کرشن و ارجن ہو گئے دمساز ایک ایک سنکھ سے

पांचजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनंजयः ॥
पौंड्रं दध्मौ महाशंखं भीमकर्मा वृकोदरः ॥१५

(۱۵) کرشن نے پانچ جن (شنکھ) ارجن نے دیوت اور مہیب الافعال بھیم نے پونڈر مہا شنکھ بجایا

نام جنکا پانچ جن اور دیودت مشہور تھا		ایک طرف بجنے لگا پونڈر بجا در بھیم کا

अनंतविजयं राजा कुंतीपुत्रो युधिष्ठिरः ॥
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥१६॥
काश्यश्च परमेष्वासः शिखंडी च महारथः ॥
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥१७॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ॥
सौभद्रश्च महाबाहुः शंखान्दध्मुः पृथक्पृथक् ॥१८॥

(۱۶) راجہ یدھشٹر پسر کنتی نے اننت بجے (شنکھ) نکل اور سہدیو نے سگھوش اور منی پشپک (شنکھ)
(۱۷) کاشی راج دراز کمان - مہارتھی شکھنڈی - درشٹ دیومن - وراٹ - ساتکی فاتح دشمناں
(۱۸) دروپد کے بیٹوں اور قوی بازو پسران سوبھدر نے ہر چہار طرف اے راجہ
(دھرت راشٹر) اپنے اپنے شنکھ بجائے -

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خوب گونجے نکل اور سہدیو کی پشپک سنگھوش جو صلے والا شکھنڈی شیر بازو کاشی راج دروپد و سوبھدر کی کنبہ کے چھوٹے اور بڑے	بہر گیا کانوں میں ناقوس یدہشٹر کا خروش سانکی - ویراٹ اور درشتدومن آتش مزاج شادمان تھے اپنے اپنے سنکھہ کی آواز سے

स घोषो धार्त्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत्॥
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन्॥१९॥

(۱۹) وہ شور وغل پسران دہرت راشٹر کا سینہ چاک کرتا تھا اور زمین و آسمان میں گونج گیا تھا۔

شور وغل سن سن کے کوروں کا جگر پھٹنے لگا	یک بیک ارض وسما میں تہلکہ برپا ہوا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्त्तराष्ट्रान्कपिध्वजः॥
प्रवृत्ते शस्त्रसंपाते धनुरुद्यम्य पांडवः॥२०॥
हृषीकेशं तदा वाक्य मिदमाह महीपते॥
अर्जुन उवाच ~ सेनयोरुभयोर्मध्ये रथंस्थापयमेऽच्युत॥२१॥

(۲۰) اوسوقت دہرت راشٹر کے لشکر کو استادہ دیکھکر جنگ کے شروع ہوتے پر کمان اوٹھا کر ارجن نے

دیکھکر کوروں کو اپنے سامنے صف میں کھڑا	ہاتھ میں لیکر کمان جب کشت وخوں ہونے لگا

(۲۱) کرشن سے یہ الفاظ کہے کرشن تم میرے رتھ کو درمیان دونوں لشکروں کے ٹھیرا دو

کرشن سے اے مہرباں اوسوقت ارجن نے کہا	وسط میں فوجوں کے میرے رتھ کو ٹھیرا دو ذرا

यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान्॥
कैर्मया सह योद्धव्य मस्मिन्रणसमुद्यमे॥२२॥

(۲۲) تاکہ میں ان جنگجوؤں کو جو کھڑے ہوئے ہیں دیکھکر معلوم کر دوں کہ اس معرکہ جنگ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

میں مجھے کن کن کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے -

تاکہ مجھکو بھی خبر ہو کون ہیں وہ سورما | | معرکے میں تیج ہو گا جن سے میرا سامنا

योत्स्यमाना नवेक्षेऽहं यएतेऽत्र समागताः ॥
धार्त्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धे र्युद्धे प्रिय चिकीर्षवः ॥२३॥

(۲۳) اور اون بہادروں کو دیکھوں جو اس معرکہ میں تیرہ عقل دریودہن کے مددگار بنکر آئے

میں بھی اون زورآوروں کو ایک نظر سے دیکھوں | | جنکو دریودہن کی حشمت پر سمایا ہے جنوں

सञ्जयउवाच~एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेनभारत ॥
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥२४॥
भीष्मद्रोण प्रमुखतः सर्वेषांच महीक्षिताम् ॥
उवाच पार्थ पश्यैता न्समवेता न्कुरूनिति ॥२५॥

(۲۴) سنجے نے کہا اے فرزند بھرت (دھرت راشٹر) جب ارجن نے کرشن سے یہ بات کہی تب اونہوں نے عالیشان رتھ کو دونوں لشکروں کے بیچ میں کھڑا کرکے (۲۵) بھیشم - درون اور سب راجاؤں کے سامنے ارجن سے کہا کہ تو اب اس کوروؤں کی جماعت پر نظر کر

کرشن اتنی بات سنکر اے شہ والا گہر درون بھیشم اور سرداروں کے صف کے سامنے | | دونوں فوجوں کے مقابل اوسکے رتھ کو روکے بولے ارجن وہ ہے کوروں کی جماعت دیکھ

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितृनथ पितामहान् ॥
आचार्यान्मातुलान्भ्रातृन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा ॥२६॥
श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ॥
तान्समीक्ष्य सकौंतेयः सर्वान्बन्धून वस्थितान् ॥२७॥

(۲۶) ارجن نے باپ - دادا - گورو - ماموں - بھائی - بیٹے - پوتے - دوست

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۲۷) خسر اور پیارونکو جو طرفین کی فوج میں اوس موقع پر موجود تھے دیکھا اور اون
سب یگانوں کو موجود دیکھکر وہ پسر کنتی

اوس نے دوڑا کر نظر دیکھا کہ عزّو اقربا
دونوں جانب مستعد ہیں خانہ جنگی کے لئے
باپ - دادا - بیٹے - پوتے - گورو - سمدہی آشنا
اور وہ اپنے گھر کی ساری صورتیں پہچانکے

कृपया परया विष्टो विषीदन्निद मब्रवीत् ॥
अर्जुनउवाच - दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितं ॥ २८ ॥

(۲۸) (اونکی) غایت الفت کے سبب غمگین ہو کر کہنے لگا - اے کرشن اِن اقربا کو جو
جنگ پر آمادہ ہیں دیکھکر

جذب دِل سے بہت گبھرا کے یوں کہنے لگا ؛
دیکھکر اے کرشن اپنوں کا اِرادہ جنگ کا

सीदंति मम गात्राणि मुखंच परिशुष्यति ॥
वेपथुश्च शरीरे मे रोम हर्षश्च जायते ॥ २९ ॥

(۲۹) میرے عضو سُست ہوئے جاتے ہیں - مُنہ خشک ہوتا ہے - بدن کانپتا ہے اور
رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں -

میرے اعضا ٹوٹتے ہیں خشک ہوتا ہے دہن
رونگٹے ہوتے کھڑے ہیں تھر تھراتا ہے بدن

गांडीवं स्रंसते हस्ता त्वक् चैव परिदह्यते ॥
नचशक्नोम्य वस्थातुं भ्रमतीव च मेमनः ॥ ३० ॥

(۳۰) گانڈیو (کمان) ہاتھ سے گری پڑتی ہے خون جوش کھاتا ہے کھڑا رہا نہیں جاتا
اور دِل بیقرار ہے -

خون اُلفت جوش زن ہے چھوٹی جاتی ہے کمان
دل گرا جاتا ہے چکراتا ہے آنکھوں میں جہان

निमित्तानिच पश्यामि विपरीतानि केशव ॥
नच श्रेयो नुपश्यामि हत्वा स्वजन माहवे ॥ ३१ ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۳۱) کرشن مجھے آثار مخالفت نظر آتے ہیں اور یگانونکو جنگ میں مار کر کوئی فائدہ نہیں دیکھتا۔

کرشن آثار مخالف صاف آتے ہیں نظر		فائدہ حاصل نہوگا۔ بھائیوں کو مار کر

नकांक्षे विजयं कृष्ण नच राज्यं सुखानिच ॥
किंनो राज्येन गोविंद किं भोगैर्जीवितेन वा ॥३२॥

(۳۲) کرشن میں فتح سلطنت اور عیش و آرام کی تمنا نہیں رکھتا۔ اے گوبند ہمارے نزدیک سلطنت لذات دنیا اور حیات ہیچ ہیں

مجھکو کچھہ حاجت نہیں ہے فتح حشمت عیش کی		ہیچ ہیں میری نظر میں مال رتبہ زندگی

येषामर्थे कांक्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानिच ॥
तइमे ऽवस्थिता युद्धे प्राणंस्त्यक्त्वा धनानिच ॥३३॥

(۳۳) جن کے لئے ہم نے سلطنت اور عیش و آرام چاہا تھا وہ تو جان اور مال سے ہاتھہ دھو کر اس معرکہ جنگ میں کھڑے ہیں

سلطنت کے ٹھاٹھ جنکے واسطے درکار تھے		وہ کھڑے ہیں ہاتھہ دھوکر اپنی جان و مال سے

आचार्याः पितरः पुत्रा स्तथैव च पितामहाः ॥
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः संबंधिनस्तथा ॥३४॥

(۳۴) یہاں پر گورو۔ باپ۔ بیٹے اور دادا۔ ماموں۔ خسر۔ پوتے۔ سالے اور قربت مند موجود ہیں۔

باپ۔ دادا۔ بیٹے۔ پوتے مائل پیکار ہیں		گورو۔ ماموں۔ سالے۔ سسرے اور رشتہ دار ہیں

एतान्न हंतु मिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ॥
अपि त्रैलोक्य राज्यस्य हेतोः किंनु महीकृते ॥३५॥

(۳۵) اے کرشن۔ ہر چند وہ مجھے قتل کر ڈالیں میں روئے زمین کے بلکہ ترلوکی کے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

راج کی طمع سے بھی اون کا قتل روا نہیں رکھتا۔

مارنا انکا نہین منظور مرنا ہے قبول	مجھکو دنیا اور عقبٰی کا نہین شوق حصول

निहत्य धार्त्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन ॥
पापमेवाश्रये दस्मान् हत्वैता नाततायिनः ॥ ३६ ॥

(۳۶) دہرت راسٹر کی اولاد کو مار کر ہمیں راحت تو کیا حاصل ہو گی۔ ان بدکرداروں کو مار کر ہم بھی آلودۂ گناہ ہوں گے۔

کوڑوں کی جان لینے کا یہی ہو گا ثواب	اپنی گردن پر رہیگا بھائی بندوں کا عذاب

तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्त्तराष्ट्रा न्स्वबांधवान् ॥
स्वजनंहि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥ ३७ ॥

(۳۷) پس ہم کو دہرت راشٹر کی اولاد کو جو اپنے عزیز ہیں قتل کرنا لازم نہیں اے کرشن ہم اپنے بھائی بندوں کو قتل کر کے لطف زندگی کیا خاک اوٹھائینگے۔

بھائیونکو قتل کرنا ہے سراسر ناروا	جب نہوں اپنے یگانے زندگی کا لطف کیا

यद्यप्येते न पश्यंति लोभोपहत चेतसः ॥
कुलक्षय कृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥ ३८ ॥

(۳۸) یہ طمع سے اندہے ہو کر خاندان کے برباد کرنے کے عذاب اور محبّوں کو ایذا رسانی میں گناہ نہیں دیکھتے۔

حیف اون لالچ کی اندہوں کو نہیں آتا نظر	اقربا کی مارنے اور دل دکھانیکا ضرر

कथं न ज्ञेय मस्माभिः पापादस्मा न्निवर्तितुम् ॥
कुलक्षय कृतं दोषं प्रपश्यद्भि र्जनार्दन ॥ ३९ ॥

(۳۹) اے کرشن ہم خاندان کے برباد کرنیکے گناہ کو سمجھ کر بھی اس گناہ سے کیوں نہ بچنا چاہیں

کیوں نہ ہم ایسا سمجھ کر بھی برائی سے بچیں	صاف ظاہر ہے تباہی بھائیوں کے قتل میں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

कुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनाः ॥
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्न मधर्मो ऽभिभवत्युत ॥ ४० ॥

(۴۰) خاندان کے (ذکور کی) ہلاکت سے خاندان کی قدیم نیک افعالی جاتی رہتی ہے اور نیک افعالی کے غارت ہونے پر بدافعالی ضرور کل خاندانمیں پھیل جاتی ہے

باعث ترکِ رسومِ نیک ہے قتل ذکور	بدشعاری سے بپا ہوتے ہیں نازیبا فتور

अधर्माभि भवात्कृष्ण प्रदुष्यंति कुलस्त्रियः ॥
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसंकरः ॥ ४१ ॥

(۴۱) اے کرشن افعال ضمیمہ کے پھیلنے سے خاندان کی عورتیں بدافعال ہو جاتی ہیں اور بدافعال عورتوں سے اولاد ناجائز پیدا ہوتی ہے۔

عورتیں بیخوف ہو کر چھوڑ دیتی ہیں چلن	نیز گی کے فعل سے مخلوط ہوتے ہیں ورن

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ॥
पतंति पित्तरो ह्येषां लुप्त पिंडोदक क्रियाः ॥४२॥

(۴۲) اولاد ناجائز خاندان کے قتل کرنیوالوں کو اور اون کے اولاد کو دوزخ میں پہونچاتی ہے اور اون کے متوفیان بھی بسبب پنڈ اور جل کے کارروائی نہو سکنے کے پستی میں گرتے ہیں

نرک میں گرتا ہے مخلوط النسب کا خاندان	پنڈ و جل ملتے نہیں مٹتا ہے پتروں کا نشان

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकर कारकैः ॥
उत्साद्यंते जातिधर्माः कुल धर्माश्च शाश्वता ॥४३॥

(۴۳) خاندان کے قتل کرنیوالوں کے اون گناہوں سے جو اولاد ناجائز کے پیدایش کے باعث ہوتے ہیں قدیم قومی اور خاندانی نیک طریقے غارت ہو جاتے ہیں۔

اون بُرے فعلوں کا ثمرہ ناخلف اولاد ہے	خاندان و قوم کی بربادیٔ مرجاد ہے

उत्सन्न कुल धर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

नरके नियतं वासो भवतीत्यनु शुश्रुम ॥४४॥

(۴۴) اے جناردن ہمنے سنا ہے کہ اون لوگوں کا جن کے خاندان سے نیکی جاتی رہتی ہے ضرور دوزخ میں مقام ہوتا ہے

نیک اعمالی میں جس کینے کے آتا ہے فتور
لوگ کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں جاتا ہے ضرور

अहोवत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ॥
यद्राज्य सुख लोभेन हंतुं स्वजन मुद्यताः ॥४५॥

(۴۵) افسوس ہم بڑے گنہ کے مرتکب ہوئے جو راج اور آسایش کی طمع سے عزیزوں کے قتل کرنے پر مستعد ہو گئے۔

حیف میں دھبا لگاؤں آبرو اور نام پر
اپنی بہبودی کی سوچوں بھائیوں کو مار کر

यदि माम प्रतीकार मशस्त्रं शस्त्र पाणयः ॥
धार्त्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत् ॥४६॥

(۴۶) اگر مقابلہ کئے بغیر مجھہ نہتّے کو دہرت راشٹر کے بیٹے جن کے ہاتھوں میں ہتیار موجود ہیں مار ڈالیں تو میرے حق میں خوب ہو۔

گر کوئی سنہ زور کورو میرے جسم و روح کو
تیغ سے اس سر کو جدا کر دے بہت ہی خوب ہو

संजयउवाच ॥ एवमुक्त्वाऽर्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ॥
विसृज्य सशरं चापं शोक संविग्न मानसः ॥४७॥

(۴۷) یہ کہکر ارجن نے تیر اور کمان ڈالدیئے اور وہ رنج سے پریشان ہو کر میدان جنگ میں رتھہ کے اندر بیٹھہ گیا۔

کہہ کے یہ الفاظ ارجن رتھہ میں داخل ہو گیا
ڈالکر تیر و کمان افسوس میں ڈوبا ہوا

इतिश्री भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्री
कृष्णार्जुनसंवादे अर्जुन विषाद योगोनाम प्रथमोऽध्यायः १

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شری بھگوت گیتا کے مخفی برہم ودیا کے طریقت عشق کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن کی گفتگو کی پہلی ادھیا موسوم بہ غمگینی ارجن ختم ہوئی۔

اس ادھیا میں بجز حالات تاریخی کے کوئی رمز متعلق عرفان وعلم حقیقت کے درج نہیں ہے۔البتہ اس سے حالت اوس زمانہ کی جس میں جنگ مہابھارت واقع ہوئی اور نیز حالت ارجن کی جو اوس وقت علم ذات سے بے بہرہ تھا معلوم ہوتی ہے ناظرین کو اس کے مطالعہ سے یہ حل ہو سکتا ہے کہ اوس زمانہ سے زمانۂ حال تک کسقدر انقلاب واقع ہوا ہے۔ان دونوں حالتوں کے مقابلہ کے واسطے یہ روایت مہابھارت سے نقل کی جاتی ہے کہ فوج کوروان وپانڈوان میں دن بھر جنگ وجدل ہوتا تھا۔اور بعد غروب ہونے آفتاب کے دمسدود ہونے رزم کے دونوں فوجوں کے سردار شب کو باہم خورد نوش کرتے تھے اور نشست وبرخاست رکھتے تھے اور حیلہ وفریب جنگ میں کرنا خلاف آئین راستی کے سمجھتے تھے برعکس اوس کے اس زمانہ کی ڈپلومیسی کو دیکھئے جس میں تن آسانی اور ذاتی مفاد کے واسطے فریب اور چالاکی کرنا عین دانائی ہے۔

دوسری ادھیا سانکھیہ یوگ ۷۰ منتر

संजय उवाच

तंतथा कृपया विष्ट मश्रुपूर्णा कुलेक्षणम् ॥
विषीदंत मिदं वाक्य मुवाच मधुसूदनः ॥ १ ॥

سنجے نے کہا (۱) تب اوس ارجن سے جو اس قدر دام الفت میں گرفتار تھا اپنی مضطر آنکھوں میں آنسو بھر لایا تھا اور غمگیں تھا شری بھگوان نے یہ الفاظ کہے۔

بیقرار افسردہ دل اور آب دیدہ دیکھ کر		کرشن اِس مغموم ارجن کے ہوئے یوں راہبر	

श्रीभगवानुवाच॥ कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ॥
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्य मकीर्ति कर मर्जुन ॥ २ ॥

شری بھگوان نے فرمایا۔(۲) اے ارجن تجھکو یہ بیدلی میدان جنگ میں کہاں سے پیدا ہوئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جوکہ بزرگوں کی شان سے بعید اور باعث بدنامی ہے اور جسکا انجام اچھا نہیں

اِکس لئے میدان میں آکر ڈرا جاتا ہے تو	راستی بہبودگی اور شہرت کا بنتا ہے عدو

क्लैब्यं मास्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युप पद्यते ॥
क्षुद्रं हृदय दौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परंतप ॥ ३॥

(۳) ارجن مخنث کا طریقہ اختیار نکر کہ یہ امر تیرے لئے زیبا نہیں ہے۔ اے فاتح دشمنان پست ہمتی اور بزدلی کو چھوڑ کر کھڑا ہو۔

نامناسب ہے مخنث کا اصول اے نیک نام	کاہلی و بزدلی کو لے ہمت سے۔ کام

अर्जुनउवाच ॥ कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणंच मधुसूदन ॥
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हौ वरिसूदन ॥ ४ ॥

(مقولہ ارجن) (۴) اے کرشن دشمنوں کو ہلاک کرنے والے میں کیونکر اس میدان جنگ میں بھیشم اور درونا چارج پر جو واجب تعظیم ہیں تیر چلاؤں۔

وردن اور بھیشم پتامہ پر چلاؤں تیر میں	کرشن وہ دونوں بزرگ واجب التعظیم ہیں

गुरूनहत्वाहि महानुभावाञ्छ्रेयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके
हत्वार्थ कामांस्तु गुरूनिहैव भुंजीय भोगान्रुधिर प्रदिग्धान् ॥५॥

(۵) واجب التعظیم گروؤں کا قاتل نہ بنکر اس دنیا میں بھیک مانگ کر کھانا بہتر ہے۔ (اس سے کہ) دولت پرست گروؤں کو مار کر اون کی خون ریزی سے لذات دنیا حاصل کیجاویں۔

کاش ایسے فاضلوں کے قتل کا باعث نہوں کاش میں اس زندگی کے عیش کا طالب نہوں	بھیک کے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ میں بھرتا رہوں اپنے ہاتھوں سے بہا کر لالچی گروؤں کا خوں

नचैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः ॥
यानेव हत्वा न जिजीविषामस्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्त्तराष्ट्राः ॥६

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۶) یہ بھی تحقیق نہیں ہے کہ دونوں لشکروں میں کونسا زبردست ہے ہم اونہیں جیتینگے یا وہ ہمکو زیر کرینگے جنکو مار کر ہم زندہ رہنا نہیں چاہتے وہ دہرت راشٹر کے بیٹے مقابل کھڑے ہیں۔

کیا خبر کسکی شجاعت بیش ہے طرفین میں ۔ فتح وہ پائینگے یا ہم زیر کر لینگے انہیں
زندگی شایاں نہیں ہے ہمکو جنکی مرگ پر ۔ وہ کھڑے ہیں سامنے جنگ و جدل کی ٹھانکر

कापणय दोषो पहत स्वभावः पृच्छामि त्वांधर्मसंमूढचेताः।।

यच्छ्रेयःस्यान्निश्चितंब्रूहितन्मेशिष्यस्तेऽहंशाधिमांत्वांप्रपन्नम्।।७

(۷) جوشش محبت کیوجہ سے میری عقل بجا نہیں ہے اور تمیز کردنی و ناکردنی کا جاتا رہا ہے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جو امر مناسب ہو مجھے ٹھیک بتائیے میں تمہارا شاگرد ہوں اور تمہاری پناہ میں آیا ہوں مجھے ہدایت کیجئے۔

فرط الفت سے ہوا ہے عقل میں پیدا فتور ۔ نیک و بد اعمال کا جاتا رہا بالکل شعور
التجا ہے آپ سے راسخ ہدایت کیجئے ۔ تابع فرماں کو ظل عاطفت میں لیجئے

नहिप्रपश्यामिममापनुद्याद्यच्छोकमुच्छोषणमिंद्रियाणाम्

अवाप्यभूमावसपत्नमृद्धंराज्यंसुराणा मपिचाधिपत्यम्।।८।।

(۸) مجھے امید نہیں کہ وہ غم جو میرے حواس کو سوکھا رہا ہے دور ہو (گو مجھے) کل عالم کی سلطنت عظیم بلکہ دیوتاؤں کی حکومت بھی ملجائے۔

رنج سے میرے نہوگی مخلصی چاہے مجھے ۔ سلطنت دنیا کی بلکہ دیوتاؤں کی ملے

संजयउवाच।। एवमुक्त्वाहृषीकेशं गुडाकेशः परंतप ।।

नयोत्स्य इतिगोविंदमुक्त्वा तूष्णींबभूवह ।।९।।

سنجے نے کہا (۹) اس گفتگو کے بعد ارجن فاتح دشمنان کرشن سے یہ کہکر میں نہیں لڑونگا خاموش ہو رہا

کرشن سے ارجن خلاصہ اپنی اس تقریر کا ۔ جنگ نامنظور ہے یہ کہکے چپکا ہو گیا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ।।
सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदंत मिदंवचः ।।१०।।

(۱۰) اے راجہ ادھرت راشٹر) اوس مغموم ارجن سے دونوں لشکروں کے وسط میں کرشن نے مسکراتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

دیکھکر ارجن کو غمگیں ہنستے ہنستے کرشن نے		سامنے اون لشکروں کے ذیل کے جملے کہے	

اگلے منتر سے سانکھہ یوگ یعنی علم حقیقت کی تلقین شروع ہوگی یعنی ذیل کے بیس منتر فلسفہ سانکھہ کے اصول ہیں۔ جو حالت اوسوقت ارجن پر طاری ہوئی تھی وہ محض اگیان کی وجہ سے تھی نہ کہ خوف جان سے۔ جبکہ اتفاق سے موقع جنگ پیش آجائے اور وہ کسی جانب سے حق پر مبنی ہو تو پھر پس وپیش اور واہمات موقع کے خلاف ہوتے ہیں اور فعل بیدانشی ہیں اگر کرشن بھگوانکی اس ہدایت اور نیز اون احکامات پر جو کتاب مہابھارت کی شانت پرب میں درج ہیں عمل ہوتا تو جو روز آج دیکھنا نصیب ہوا ہے دیکھنا نہ پڑتا۔ اس کی مثال کے واسطے واقعات راجہ پورس پرتھوی راج اور جے چند وغیرہ کے موجود ہیں جن میں اس حکم کی مطابعت نہوئی اور نتیجہ جو کچھہ ہوا ظاہر ہے

श्रीभगवानुवाच ।। अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्चभाषसे
गतासून गतासूंश्च नानुशोचंति पंडिताः ।।११।।

تنبیہ ہے چیت خواب غفلت سے

شری بھگوان نے فرمایا۔ (۱۱) تو افکار باطل کرتا ہوا اور سمجھتا ہے کہ دانائی کی بات کہہ رہا ہوں دانشمند ماضی و مستقبل کا فکر نہیں کرتے۔ (لفظی معنی بھاشا) جو سوچنے کی وستو نہیں اون کو سوچتا ہے اور گیان کی باتیں کہتا ہے جن کے پران گئے یا جاویں گے پنڈت اون کا سوچ نہیں کرتے۔

فکر باطل پر یہ دانائی تجھے زیبا نہیں		کوئی دانا زندگی و موت سے ڈرتا نہیں	

رباعی

ہیچ میدانی چہ چیزی چیستی و کیستی	خویش را دریاب دایم ہستی و یا نیستی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آنکہ میگوید کلیم است آنکہ می شنود سمیع — آنکہ مے بیند بصیر است پس بگو تو کیستی

شعر

لاف دانش میزنی خود را نمیدانی چہ سود — دعویٰ از خود میکنی خود را نمیدانی چہ سود

رباعی

گر دعوئی ہستی است بہتان است این — ور دعوی نیستی است کفران است این
اے حضرت انسان تحیر بنیاد — خود را نشناختی چہ عرفان است این

یہ خیال کرنا کہ جان ہلاک ہوتی ہے غلطی ہے۔ جان لازوال محیط اور ایک حالت پر قایم ہے۔ جینا اور مرنا پران اور جسم کے اتصال اور انفصال کا نام ہے جو نمود بے بود اور غلطی کی تسلیم ہے عارف جان کے پیدا اور فنا ہونے کو بے معنی سمجھتے ہیں پس ہر حال میں آپ کو موجود اور برہم میں استھت یعنی قایم دیکھکر مرنے اور جینے کے وہم کو خیال میں نہیں لاتے یعنی ماضی و مستقبل کو چھوڑ کر زمانۂ حال پر نظر رکھتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ عالم ہست نما باطل اور نیست ہے اور جس پندار خودی کیوجہ سے اسکا وجود تسلیم کیا جاتا ہے وہ بھی ہیچ اور بے ثبات ہے پس لایق فکر نہیں فکر کے قابل تو صرف ہستی بحت یعنی جان ہے جو کہ نیست نما ہست مطلق ہے۔ پندار نفس سے جو گفتگو گیان سمجھکر کیجاتی ہے وہ دراصل اگیان ہے کیونکہ جب تک اہنکار موجود رہتا ہے خالص گیان نہیں ہوسکتا اس منتر کی یہ غرض ہے کہ برہم استھتی یعنی حال کو دریافت کرنا چاہئے۔ اور حال ایک کیفیت علم و سرور ہے جو حیطہ بیان سے باہر ہے اور صرف عامل کو معلوم ہوسکتی ہے مگر بطور تمثیل حال کیصورت ذیل میں دکھائی جاتی ہے۔

ایک گردش زمین کا نتیجہ رات دن ہوتے ہیں اُس کے آٹھہ چوبیس ۲۴ اور ساٹھہ وغیرہ حصوں پر تقسیم کرنے سے۔ پہر۔ گھنٹہ۔ گھڑی۔ منٹ۔ سکنڈ وغیرہ مفروض ہوتے ہیں علیٰ ہذا دنوں کے جمع کرنے سے ہفتہ۔ عشرہ۔ پکش۔ ماہ۔ سال۔ قرن وغیرہ تسلیم کئے جاتے ہیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تب اِن کے ذریعہ سے ماضی و مستقبل کے زمانے قیاس کیے جاتے ہیں۔

مگر دراصل ایک روزانہ گردش برابر جاری ہے جو کہ زمانہ حال کو انسان کی عقل محدود میں ماضی و مستقبل دکھاتی ہے حال ایک علمی نقطہ وقت یعنی کال کے خط کے درمیان واقع ہو کر اوس خط کو دو حصوں پر تقسیم کرتا ہے یہ دو حصے اس کال چکر میں ماضی و مستقبل ہو کر لا انتہائی تک پھیلے ہوئے ہیں نقطہ حال کا کُل خط پر محیط ہے۔ کیونکہ حال ہر وقت موجود رہتا ہے یعنی ماضی بھی اوس وقت حال تھا۔ اور مستقبل بھی اوسوقت حال ہوگا لہٰذا حال وجود رکھتا ہے ماضی و مستقبل صرف وہم و خیال ہیں۔

خلے میں ایک نقطہ فرض کرو جو کرۂ زمین سے بہت فاصلہ پر ہے اور جس پر گردش زمین کا اثر نہیں پہنچ سکتا ہے چونکہ وہ نقطہ قایم اور بے گردش ہے آفتاب کی شعاع برابر اوس پر پڑتی رہتی ہے اور جو نتیجہ شب و روز کا کرۂ زمین کے باشندگان کو محسوس ہوتا ہے وہاں پیدا نہیں ہو سکتا ایسا ہی اہنو یعنی اشراق کا مقام عارفون نے اپنے قلب میں پایا ہے۔ (حضرت شمس تبریز لکھتے ہیں۔)

اے عاشقانِ اے عاشقان من عاشقِ دیرینہ ام — اے صادقان اے صادقان من عاشقِ دیرینہ ام
آں دم کہ نورِ عاشقان از عالمِ عُلوی گذشت — آنچہ ہمہ خود من بدُم من عاشقِ دیرینہ ام
چندیں ہزاراں سال شد تا قالبم را ساختند — این قالب جزوی مبیں من عاشقِ دیرینہ ام
با نوح در کشتی بدُم با یوسف اندر قعرِ چاہ — اندر دمِ عیسیٰ بدُم من عاشقِ دیرینہ ام
آدم نبود و من بدُم عالم نبود و من بدُم — این دم نبود من بدُم من عاشقِ دیرینہ ام
شاہِ حقیقت بودہ ام پیرِ طریقت بودہ ام — شہرِ شریعت بودہ ام من عاشقِ دیرینہ ام

انسان جسکو عالم صغیر کہتے ہیں عالم کبیر یعنی برہمانڈ کا جزو ہے۔ اور انسانی عقل۔ عقل کُل کا پرتو ہے۔ مگر جب اوس کی سامنے پندار کا پردہ پڑ جاتا ہے تو وہ اپنی حقیقت کو نہیں پہچان سکتی لیکن عقل سلیم جو اپنے کو عقلِ کُل سے مختلف نہیں دیکھتی مشکلات کو حل کر سکتی ہے۔ انسان

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نے عالم کی صورت اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی ہے مگر عقل اوسکے ادراک سے عاجز نہیں چنانچہ زمین کا گول ہونا عقل ہی نے دریافت کیا ہے زُحل ستارہ اس نظام شمسی کا یہاں سے ایک انچ سے چھوٹا نظر آتا ہے اگر زحل کے مقام سے اس زمین کو دیکھیں تو چنے کے دانہ سے بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہوگی اب اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ اور بھی نظام شمسی ہیں تو وہاں کے ستاروں سے یہہ عالم مثل ذرہ کے نظر آتا ہوگا جیسے کہ یہاں سے بعض ستارے معلوم ہوتے ہیں۔ بس جبکہ انسان کی عقل اس قدر وسیع ہے کہ اوس کے ادراک میں یہ عالم مثل ذرہ محسوس ہوتا ہے تو غور کرنا چاہئیے کہ اوس عقل کل کے ادراک میں جو محیط اور بسیط ہے یہ عالم کون سا جزو ذرہ کا ہو سکتا ہے دراصل عقل کیوجہ سے لاتعین میں تعین واقع ہوا ہے۔

नत्वेवाहं जातुनासं नत्वं नेमे जनाधिपाः ।।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम ।।१२।।

جان ہست مطلق ہی

(۱۲) نہ میں کبھی نہتا نہ تو اور نہ یہ راجگان اور نہ ہم سب آیندہ نہونگے

تو نہ میں اور سارے راجہ بھی نہ تھے پہلے کبھی		اور نہ آیندہ یہ سب معدوم ہونگے کبھی	

ایک آتما یعنی جان مجھہ میں تجھہ میں اور ان سب راجاؤں میں بسیط ہے وہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ آیندہ پیدا ہوگی۔ وہ قدیم ہے اور سب اجسام میں دیاپک ہے اور سب کی پرکاشک ہے اور ان اجسام کا وجود دراصل طلسمی ہے وہ چیتن کا بھاشش یعنی عکس ہے جس کی وجہ سے میں تو اور یہہ راجہ فرض کیا جاتا ہے یہ سب اشکال فانی اور بے ثبات ہیں ہستی بحت جاودانی اور فنا سے برتر ہے۔

देहिनोस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा ।।
तथा देहांतर प्राप्ति र्धीरस्तत्र न मुह्यति ।।१३।।

اپنے جسم اور دیگر جسموں کو علیحدہ دیکھکر آتما کے منقسم ہونیکا دہوکا نہ کہانا چاہئے۔

(۱۳) آتما کو جیسے اس جسم میں بچپن جوانی اور بڑھاپا آتا ہے ویسے ہی (اوسکا) اور اور جسموں میں دخل ہوتا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سمجھدار اس میں دھوکہ نہیں کھاتا۔

عنصری قالب میں اگرچہ جان کرتی ہے عیاں اسطرح یہ اور جسموں میں بھی کرتی ہے نزول	جسطرح بچپن جوانی اور بڑھاپے کے نشاں لیکن اسکے جال میں آتے نہیں اہل اصول

جیسے بچپن جوانی اور ضعیفی میں جسم کی حالت بدلتی ہے اور چیتین آتما بدستور رہتی ہے علی ہذا اگر کوئی عضو بدن کا کاٹ دیا جاوے تو بھی اوسکی حالت میں بالکل فرق نہیں آتا ویسے ہی چیتین آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر نئے جسموں کو روشن کرتی ہے یعنی جسم پیدا ہوتے ہیں اور فنا ہوتے ہیں آتما بدستور روشنی بخش ہے۔ جسموں کو علیحدہ دیکھکر دانشمند اوس واحد یگانہ کو منقسم نہیں جانتا یعنی وہ کثرت میں وحدت پاتا ہے۔

मात्रास्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्ण सुख दुःखदा ॥
आगमा पायिनो नित्या स्तांतितिक्षस्व भारत ॥१४॥

منقسمہ صورت نظر آتیکا سبب ماترا سپرش ہے	(۱۴) اے ارجن ماترا سپرش سردی و گرمی رنج وراحت دینے والے ہیں شہود غیوب رکھتے ہیں اور بے ثبات ہیں انہیں برداشت کر۔

رنج وراحت سردی گرمی کا باعث ہیں حواس	آتے جاتے ہیں مبدل ہیں مگر انسے ہراس

ماترا سپرش ایک قدرتی تعلق درمیان علم ذات اور علم صفات کے ہے جسکی وجہ سے گیان مبدل براگیان ہو جاتا ہے شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندہ۔ پانچ تن ماترا یعنی عنصری خاصیت ہیں اور اون کے ادراک کرنے والے۔ سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ اور شامہ پانچ گیان اندری یعنی حواس علمی ہیں۔ دونوں کا باہمی تعلق سمان پران اپان ویان اور اودان کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ ان پانچوں پرانوں کی تقسیم عنصری خواص کے پنجگانہ تقسیم پر اس طرح سے مبنی ہے کہ اون کے پرمانو یعنی ذرے پانچوں پرانوں میں مشمول رہتے ہیں۔

جب نفس انسانی بے یاد خالق جاتا ہے تب وہ اپنا دخل یا اثر کرکے جس کو سپرشس کہتے ہیں اہنکار یعنی پندار کی پیدایش کا سبب ہوتے ہیں اور اُس پندار کی وجہ سے سردی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گرمی سوکھہ دوکھہ محسوس ہوتے ہیں۔ چونکہ سردی گرمی سوکھہ اور دوکھہ آتے جاتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ایک حالمیں نہیں رہتے اُنپر التفات نکرنا چاہیئے علم ذات میں آمد و شد نفس کی رکنے سے اِن کا اثر پیدا نہیں ہوتا اِس لئے انسان کو اوسی کا طالب ہونا واجب ہے۔

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ। ॥
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥१५॥

جان پرماترا سپرس کو دخل نہیں ہے صفات پر اوسکا اثر ہے	(۱۵) اے نیکمرد جس انسان پر یہ (ماترا سپرش) اثر نہیں کرتے اور جو سوکھہ اور دوکھہ میں یکساں رہتا ہے وہ حیات ابدی پاتا ہے
اون کے پنجے سے نکلنی کاہی جنکو کچھہ شعور	جاودانی زندگی کا اونکو ملتاہی سرور

عارف اپنی ذات کو صفات سے علیحدہ جانتا ہے اور اپنے سروپ کو فنا سے آزاد دیکھتا ہے اِس لئے اوس پر ماترا سپرش اور دوکھہ سوکھہ گرمی و سردی کا اثر نہیں پہونچ سکتا اسی کو حیات ابدی کہتے ہیں اور یہی حالت گیان اور آنند کی ہے۔

नाऽसतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ॥
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥१६॥

جان ہست مطلق اور جسم نیست و فانی ہے	(۱٦) باطل کی ہستی نہیں ہے اور حق کو فنا نہیں اِن دونوں کا فرق محققوں نے دیکھا ہے۔
حق فنا سے پاک ہے باطل نہیں رکھتا وجود	کاملوں نے کردکھایا تار تار اور پود پود

باطل ظاہر ہے لیکن ہستی ووجود نہیں رکھتا۔ حق گو پوشیدہ ہے لیکن ہست مطلق اور فنا سے برتر ہے عالم میں حق چھپا ہے اور حق میں عالم وجود نہیں رکھتا جان حق ہے اور اوس کو کبھی فنا نہیں ہے جسم باطل ہے اور وجود نہیں رکھتا اوس کا ظہور حق سے ہوتا ہے ویدانت کے عالمون کا مقولہ ہے کہ حق سے حق پیدا ہوتا ہے باطل نہیں ہوسکتا۔ چونکہ یہہ عالم حق سے پیدا ہوا ہے باطل نہیں کہا سکتا۔ اور حق ہے اگر عالم حق کہا جاوے تو مثال عکس و معکوس کی آسکتی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذات شخص ہے اور صفات اوس کا سایہ ہے ذات ہمیشہ ایک حال پر قایم ہے صفات متحرک اور بیدار ہے۔ عالم چونکہ صفات ہے اور متغیر و متبدل ہوتا رہتا ہے لہذا لایق دلبستگی نہیں ذات حق سے دلبستگی باعث سرور ابدی ہے۔

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्व मिदं ततम् ।।
विनाश मव्य यस्याऽस्य नकश्चित्कर्तुमर्हति ।।१७।।

جان محیط اور بےزوال ہے

(۱۷) بیزوال اوس کو سمجھ جو سب میں محیط ہے اوس لازوال کو کوئی فنا نہیں کرسکتا۔

ذرہ ذرہ میں نمایاں ہی فروغ ذوالجلال	غیر ممکن ہی کسی تدبیر سے اوسکا زوال

چنتیں آتما جو جسم انسان میں محرّک ہے سب جگت میں بیاپک ہے گرد فنا اوس کے دامن پر نہیں بیٹھتی کون اوس کو فنا کرسکتا ہے وہ لازوال۔ واحد اور محیط ہے۔

अंतवंत इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ।।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत ।।१८।।

جسم فانی ذرّوں سے بناہے جان مادہ سے برتر ہے۔

(۱۸) وہ واجب الوجود ازلی بیزوال اور غیر مادّی ہے یہہ جو اوس کے وجود ہیں فانی کہے گئے ہیں لہذا ارجن تو جنگ کر۔

گو فنا ہے جسم کو لیکن بقا ہے جان کو	یہ اضافی شے نہیں تو جنگ سے بیخوف ہو

اجسام ذرّوں سے بنے ہیں اور فنا ہوجاتے ہیں جو ان میں محرّک ہے وہ ذرّوں کے امتزاج سے نہیں بناہے اور اوس کو بقا ہے فانی شے کا خیال نہ کرکے اور غیر فانی پر نظر رکھکر عمل کرنا چاہیئے

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ।।
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ।।१९।।

جان کسی طرح ضایع نہیں ہوتی ہے۔

(۱۹) جو اِسکو مارنیوالا جانتا ہے اور جو اسکو مرنیوالا مانتا ہی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وہ دونوں (اسکو) نہیں جانتے یہ نہ مارتی ہے اور نہ مرتی ہے۔

اس کا جینا اور مرنا مان لیتے ہیں غبی
زندگی اور موت سے یہ فی الحقیقت ہے بری

آتما یعنی چیتن نہ فاعل ہے نہ مفعول وہ عالم کی صفت سہ گانہ سے برتر ہے پس کسی طرح ضائع نہیں ہو سکتی۔

नजायते म्रियते वाकदाचिन्नायंभूत्वाभवितावानभूयः।।
अजोनित्यः शाश्वतोऽयंपुराणोनहन्यतेहन्यमानेशरीरे।।२०

جان حیطہ پیدائش و فنا میں نہیں آتی بالذات قائم ہے

(۲٠) نہ کبھی پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے نہ یہ وجود پاکر نیست ہو جاتی ہے یہہ پیدائش نہیں رکھتی ہمیشہ لازوال اور قدیم ہے اور جسم کے مرنے سے نہیں مرتی۔

یہ کبھی پیدا نہیں ہوتی فنا ہوتی نہیں
ہے ہمیشہ غیر فانی پاک و برتر نقص سے
جسم میں آتی نہیں اگر جدا ہوتی نہیں
اسکی موت آتی نہیں مرنے سے خاکی جسم کے

جان نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے اور نہ وہ مثل اجسام کے موجود ہو کر پھر کسی وقت معدوم ہو جاتی ہے یعنی متغیر و متبدل نہیں ہوتی ہمیشہ ایک صورت پر رہتی ہے اور اجسام کی پیدائش تغیر اور فنا کا اثر اوس پر نہیں پہنچ سکتا۔

वेदाऽविनाशिनं नित्यं यएन मजमव्ययम्।।
कथं सपुरुषः पार्थकं घातयति हंतिकम् ।।२१।।

جس نے یہ رمز جان لیا ہے وہ جان جاتا ن ہو جاتا ہے۔

جس نے اس لافانی۔ ہمیشہ۔ پیدائش سے برترا اور بیزوال کو جان لیا ہے وہ انسان اے ارجن کیونکر کسیکو ایذا پہونچاتا ہے۔ اور کسیکو مارتا ہے۔

جس نے جینے اور مرنے سے بری سمجھا اسے
غیر کو آزار دیگا وہ بشر کس واسطے

جس انسان نے آتما کی حقیقت جان لی ہے وہ دیکھتا ہے کہ میری ہی آتما سب میں ہے اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وہ مر نہیں سکتی یعنی وہ نہ کسی فعل کی فاعل اور نہ مفعول بنتی ہے۔

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।।

तथा शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही ।। २२

(۲۲) جیسے انسان پرانے کپڑے اوتار کر اور نئے کپڑے پہنتا ہے ویسے ہی آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر اور نئے جسموں میں دخل کرتی ہے۔

جان مثل بحر محیط کے ہے جسم مانند حباب کے پیدا اور ناپید ہوتی رہتی ہیں

آدمی جیسے پرانے کپڑے دیتا ہے اُتار
اور کرتا ہے نئی پوشاک اپنی اختیار
جان بھی اپنے پرانے قالبوں کو چھوڑ کر
ڈالتی ہے روشنی دیگر نئے اجسام پر

اس بھگوت گیتا کے سدھانت اور اصول سانکھیہ میں آتما کو ادویت اکھنڈ ابناشی اور ویاپک مانا ہے یعنی ایک ہی چیتن ہے جو کل جسموں میں محرک ہے۔ انسان جب کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں تو نئے پہن لیتا ہے ویسے ہی آتما جسموں کو پرانے ہونے پر اور نئے جسموں کو اختیار کرتی ہے جو لوگ مر گئے وہ آتما کی پوشاک تھے اور جو آئندہ پیدا ہوں گے وہ بھی اوس کی پوشاک ہوں گے چیتن واحد ہے اور جسم کثیر ہیں اجسام انسانی دریائے وحدت میں مثل حباب پیدا ہو کر محو ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قدیم سے چلا آیا ہے اور چلا جائے گا۔

नैनं छिंदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।।

न चैनं क्लेदयंत्यापो न शोषयति मारुतः ।। २३ ।।

(۲۳) نہ اِسکو ہتیار کاٹتے ہیں نہ اِس کو آگ جلاتی ہے نہ اِسکو پانی گلاتا ہے اور نہ اِس کو ہوا سکھاتی ہے۔

جان آکاش سے زیادہ لطیف ہے سبب مادی اشیا کا اثر اوس تک نہیں پہونچتا

آگ سے جلتی نہیں تلوار سے کٹتی نہیں
سیل سی گلتی نہیں طوفان سے گھٹتی نہیں

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च ।।

नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः ।। २४ ।।

(۲۴) یہ کٹ نہیں سکتی یہ جل نہیں سکتی گل نہیں سکتی اور نہ خشک

جان مادی اثر کو قبول نہیں کرتی پس وہ ویاپک اور لاتغیر ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو سکتی ہے یہ بیزوال۔ محیط۔ قائم بالذات ساکن اور قدیم ہے

اِسکا جلنا گلنا کٹنا خشک ہونا ہے محال		یہ ہی ساکن خود بخود قایم محیط و بے زوال

अव्यक्तोऽयमचिंत्यो ऽयमविकार्यो ऽयमुच्यते ॥
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितु मर्हसि ॥ २५ ॥

(۲۵) ظہور سے برتر فکر سے بلند اور نقص سے بری وہ بانی گئی ہے پس اوس کو ایسا جانکر تجھے فکر کرنا لازم نہیں ہے۔

وہ قوت فکر سے برتر ہے اوسکے ضایع ہونے کا خیال غلطی ہے۔

قوت بینش سے بالا خوض و دانش سے بلند		معصیت سے پاک ہے تو کس لئے ہو فکر مند

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ॥
तथापि त्वं महाबाहो नैनं शोचितु मर्हसि ॥ २६ ॥

(۲۶) اگر تو اِس کو ہمیشہ پیدا ہونے والا یا ہمیشہ فنا ہو جانے والا فرض کرتا ہے تو بھی اے قوی بازو تجھے اِس کا فکر کرنا نہیں چاہیئے۔

اگر جان کی پیدایش و فنا فرض کیجاوے تو بھی فکر کرنا لاحاصل ہے

سلسلہ موت اور پیدائش کا گر تو مان لے		پھر بھی اے ارجن تجھے بیدل نہ ہونا چاہیئے

जातस्य हि ध्रुवो मृत्यु ध्रुवं जन्म मृतस्य च ॥
तस्माद परिहार्येर्थे नत्वं शोचितु मर्हसि ॥ २७ ॥

(۲۷) جو پیدا ہوا ہے اوسکا فنا ہونا ضرور ہے اور جو فنا ہوتا ہے اوس کی پیدایش ضرور ہے پس لازمی امر میں تجھے فکر کرنا نہ چاہیئے۔

پیدایش و فنا لازم و ملزوم ہیں۔

خاتمہ سب کا عدم ہے اور عدم سے بود ہی		آدمی کا بھاگنا تقدیر سے بے سود ہے

اگر تو نے آتما کو پیدا ہونیوالی فرض کیا تو اوس کو فنا لازم ہوئی اور اگر فنا ہونے والی تسلیم کیا تو اوس کی پیدایش لازم ہوئی جو پیدا ہوا ضرور فنا ہوگا اور فنا اوسیکو ہوگی جو پیدا ہو چکا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

یعنی موت قبل از حیات نہیں ہو سکتی۔ پیدایش اور فنا لازم و ملزوم ہیں جس شے پر ایک کا اطلاق ہے اوس پر دوسرے کا بھی ہے لازمی امر میں فکر کرنا لاحاصل ہے دراصل آتما نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ فنا کے دائرہ میں آتی ہے۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत॥
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना ॥ २८ ॥

جسم ابتدا اور انجام میں عدم ہے صرف وسط میں اوسکا ظہور ہے

(۲۸) ارجن ابتدا میں وجود عدم میں ہوتے ہیں وسط میں نمود پاتے ہیں انجام کار عدم میں سماتے ہیں اِس کا رنج کیا کرنا۔

ہے عدم ہر ایک شے کی ابتدا اور انتہا	وسط کا کل شعبدہ ہے دور کر بیم و رجا

اجسام انسانی عدم یعنی غیوب سے ظہور پاتے ہیں یعنی پہلے اِن کا نشان نہیں ہوتا اور عدم ہی اِن کا خزانہ ہوتا ہے یہ وہاں سے برآمد ہو کر چندے باغ عالم کی سیر کر کے پھر اوسی خواب گاہ میں جاتے ہیں اِس کا رنج کرنا نادانی ہے۔ عدم کے خزانہ کا نام ہرن گربھ ہے۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेन माश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः॥
आश्चर्यवच्चैन मन्यः शृणोति श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित्॥२९

جان کی حقیقت کو دیکھ کر اور سن کر حیرت ہوتی ہے۔

(۲۹) کوئی اِس کو حیرت سا دیکھتا ہے اور کوئی حیرت سا کہتا ہے اور کوئی اِس کو حیرت سا سنتا ہے اور کوئی اِس کو سنکر بھی نہیں جانتا۔

کوئی تو حیراں ہے قدرت کو اس کی دیکھ کے سوچنے لگتا ہے کوئی سن کے اوس کی کیفیت	کوئی اس کا تذکرہ کرتا ہے اِستعجاب سے پر کسیکو بھی نہیں معلوم اِس کی اصلیت

اِس جان کی حقیقت کو بعض شاغل اپنے مشاہدہ میں دریائے حیرت انگیز دیکھتے ہیں بعض علمی بحث سے حیرت افزا کہتے ہیں بعض اون کے کلام کو سنکر حیرت میں پڑتے ہیں اور اکثر سنکر بھی نہیں سمجھتے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

देही नित्य मवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत ॥
तस्मात्सर्वाणि भूतानि नत्वं शोचितु मर्हसि ॥ ३० ॥

درحقیقت جان سب میں محیط قدیم اور غیر منقسم ہے

(۳۰) اے ارجن یہ آتما کل اجسام میں ہمیشہ اور غیر فانی ہے پس کل مخلوق کا تجھے فکر نکرنا چاہیئے۔

پاک و برتر ہے فنا سے جان کُل اجسام کی | اِس لئے بیکار ہے اوروں کا فکر زندگی

آتما گیان بھاش یعنی حالت غفلت میں جیو فرض کیجاتی ہے گیان کی نگاہ میں جو اصلیت کو دیکھتی ہے کل مخلوقات کی چیتن آتما ایک ہے اور وہ منقسم نہیں ہوسکتی پس کل عالم کا فکر بیجا ہے۔ لفظ دیہی جو اس منتر میں آیا ہے اور جس کے معنی اکثر لوگوں نے جیو فرض کرلئے ہیں اوس کا اشارہ طرف اوس واحد لاشریک کے ہے جو کل مخلوقات کی جان غیر منقسم ہے اور جو ہر جسم میں منقسم نظر آتا ہے اس امر میں وید کی شرتی شاہد ہے (एकोहं बहुष्याम:) یعنی ایک میں بہت ہو جاؤں۔ بیس منتر اصول سانکھیہ کے یہاں تک ختم ہوئے ذیل کے آٹھ منتروں میں علم معقولات کے بموجب تلقین کیجائیگی۔

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकंपितु मर्हसि ॥
धर्म्याद्धि युद्धा च्छ्रेयोऽन्यत् क्षत्रियस्य न विद्यते ॥ ३१ ॥

جان سے جسم کو نمود ہے اور جسم کے فرایض ادا کرنے واجب ہیں

(۳۱) اپنے فرایض پر بھی نظر کرکے تجھے ہٹنا نہیں چاہیئے (کیونکہ) جنگ راستی سے بہتر چھتری (سپاہی) کے لئے کوئی اور چیز نہیں ہے

فرض کو پورا نہ کرنے کا بُرا انجام ہے | راستی پہ جان نثاری چھتری کا کام ہے

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्ग द्वार मपा वृतम् ॥
सुखिनः क्षत्रिया पार्थ लभंते युद्धमी दृशम् ॥ ३२ ॥

جسم کے فرایض لازمی ادا کرنے سے بہشت ملتی ہے

(۳۲) تجھے بلا کوشش بہشت کا دروازہ کھلا ہوا ملا ہے اے ارجن قسمت ور چھتری ایسا جنگ کا موقع پاتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کھل گیا ہے راستہ جنت کا تیرے واسطے | سر کٹاتے ہیں سپاہی خوبیِ تقدیر سے

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।।
ततः स्वकर्म कीर्तिंच हित्वा पाप मवाप्स्यसि ।। ३३ ।।

اگر فرائض لازمی ادا نہ کرے گا گنہگار ہوگا۔

(۳۳) اگر تو یہ جنگ جو حق پر مبنی ہے نہیں کرے گا تو اپنا فرض پورا نکرے اور اپنی نیکنامی کھو کر گنہگار ہوگا۔

جو تو راہ حق پہ چلنے سے کرے گا اجتناب | تیری گردن پر رہیگا دین و دنیا کا عذاب

अकीर्त्तिं चापि भूतानि कथयिष्यंति तेऽव्ययाम् ।।
संभावितस्य चाऽकीर्ति र्मरणा दति रिच्यते ।। ३४ ।।

بدنام ہوگا

(۳۴) تیری مذمت ابد تک زبان زد خلایق رہیگی۔ آبرو والیکو آبرو کا جانا بدتر از مرگ ہے۔

تیری بدنامی کو لائیں گے زباں پر آدمی | موت سے بدتر ہے ذلت صاحب توقیر کی

भयाद्रणा दुपरतं मंस्यंते त्वां महारथाः ।।
येषां चत्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ।। ३५ ।।

خفت اوٹھائیگا

(۳۵) مہارتھی خیال کریں گے کہ تو خوف کھا کر میدان سے بھاگ گیا (جن کی نظروں میں) تیری عظمت ہے اون کے آگے تیری سبکی ہوگی۔

ڈر کے بھاگا رزم سے ارجن کہیں گے سورما | تجھکو شرم آئیگی اون سے جن پہ تیرا رعب تھا

अवाच्य वादांश्च बहू न्वदिष्यंति तवाहिताः ।।
निन्दंतस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नुकिम् ।। ३५ ।।

آبرو کھو کر رنج پاوے گا

(۳۶) تیرے دشمن بہت سے ناگفتنی الفاظ کہیں گے اور تیری مردانگی پر حرف رکھیں گے اِس سے زیادہ کیا رنج ہو سکتا ہے۔

دشمنوں کو خوب موقع چھیڑ کا ملجائے گا | اپنی رسوائی کو سنکر تو بہت پچھتائے گا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

हत्तोवा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्य से महीम् ॥

तस्मादुत्तिष्ठ कौंतेय युद्धाय कृत निश्चयः ॥ ३७ ॥

فتح وشکست دونوں میں بہتری ہے

(۳۷) مارا جائے گا تو بہشت میں پہونچے گا اور فتحیاب ہوگا تو سلطنت پائیگا پس اے ارجن تو جنگ کی ٹھان کر کھڑا ہو

سلطنت ہاتھ آئے گی یا زندگی فردوس کی		اِس لئے ارجن دکھا میدان میں مردانگی

راستی اور مردانگی اِنسان میں اعلیٰ صفت کا جزو ہیں اِسلئے جب جان کا تعلق اِنسان کے جسم سے ستوگن کی حالت میں چھٹتا ہے تب ستوگن کے اجزا ستوگن میں جا ملتے ہیں بہشت کا اشارہ اسی پر ہے۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभा लाभो जयाजयौ ॥

ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पाप मवाप्स्यसि ॥ ३८ ॥

عقل کو قایم رکھکر جنگ کر

(۳۸) سوکھ دوکھ نفع ونقصان۔ فتح وشکست کو مساوی سمجھکر جنگ میں مشغول ہو۔ تو اِس طرح پر گنہگار نہیں ہوگا۔

رنج وراحت فائدہ نقصان ہار اور جیت کو		اپنے دل سے دُور کرکے جنگ میں مشغول ہو

اِس منتر میں ارجن کو جنگ کے وقت علم سانکھہ کے بموجب یہاں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سمتا کی اوستھا پر نظر رکھکر جنگ کرے سمتا وہ کیفیت قلب ہے جس کی تشریح اس ادھیا کی گیارھویں منتر میں ہو چکی ہے اور جس میں سکھہ دوکھہ فتح وشکست یکساں معلوم ہوتے ہیں ایسی تسلیم کا ہونا یوگ کہلاتا ہے۔

एषाते ऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमांशृणु ॥

बुद्ध्यायुक्तो यया पार्थ कर्मबंधं प्रहास्यसि ॥ ३९

اصول سانکھہ اوپر بیان ہوگئے ذیل میں اون کا طریقۂ استعمال درج ہے

(۳۹) اون (منتروں) میں سانکھہ کا بیان ہوا ہے اِنمیں (اوسکی) عملی طریقت سُن جس عمل پر حاوی ہو کر تو افعال کی قید سے آزاد ہوگا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اِس ہدایت پر عمل کر اب تو اِستقلال سے		بالیقین چھوٹ جائیگا اعمال کے جنجال سے	

مندرجہ بالا منتروں میں علم سانکھہ کے اصول کی تشریح ہوئی ہے یعنی منتر ۱۱ سے ۳۰ تک جسم و جان کی حقیقت بیان کی گئی ہے ازاں بعد، منتروں میں فرایض متعلقہ کے لحاظ سے بھی جنگ کرنا درست ثابت کرکے اڑتیسویں منتر میں اصول سانکھہ پر کاربند ہونے کی ہدایت کی گئی ہے ذیل کے منتروں میں اوس علم کے وسیلہ سے فعل سے بریت پانے کا طریقہ بتایا جاتا ہے یعنی کس طرح پر اوس علم کے ذریعہ سے پاپ اور پُن معدوم ہوجاتے ہیں اور انسان عمل و فعل سے برتر ہوجاتا ہے

(دیکھو ۴۸ و ۴۹ منتر)

नेहाभि क्रम नाशोस्ति प्रत्यवायो नविद्यते ॥

स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥४०॥

علم خود شناسی کی تعریف

(۴۰) اِس میں کوشش بیکار نہیں جاتی اور نہ کوئی خلل واقع ہوسکتا ہے تھوڑا سا بھی علم ذات انسان کو بہت بڑے خوف سے بچا لیتا ہے۔

اِس میں کوشش رائیگاں جاتی نہیں اِنسان کی		چھوٹنا خطرات سے تاثیر ہے عرفان کی	

علم سانکھہ جس قدر حاصل ہوجاتا ہے پھر ضایع نہیں ہوتا اور اوس کے حصول میں کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا ہے اِس میں کوئی جسمانی یا زبانی فعل نہیں کرنا ہوتا کہ جس میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہوسکے صرف قوت فکری سے کام لینا ہوتا ہے۔ جس انسان کو اِس علم سے تھوڑی سی بھی واقفیت ہوتی ہے اوس کے بڑے بڑے واہمات اور شکوک رفع ہوجاتے ہیں۔

व्यवसायात्मिका बुद्धि रेकेह कुरु नंदन ॥

वहुशाखा ह्यनंताश्च बुद्धयो ऽव्यवसायिनाम् ॥४१॥

عقل خود شناس یعنی عقل سلیم واحد ہے ماسوا دیکھنے والی رائیں مختلف اور کثیر ہیں

(۴۱) اے ارجن عقل سلیم عالم میں ایک ہے ماسوا دیکھنے والوں کی رائیں مختلف اور بے شمار ہیں۔

متفق ہیں سارے عارف جنکے دلکو ہے قرار		لوگ رکھتے ہیں عقیدے مختلف اور بے شمار

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

علم ذات واحد اور برقرار رہے پس کُل عارفوں کی رائے کا اتفاق ہوا کرتا ہے اوس میں نہ کبھی اختلاف ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ بلالحاظ ملک اور قوم کے علم ذات کی تحقیقات میں ایک عارف دوسرے سے متفق بلکہ اوس کا شاہد ہے علم صفات منتقل ہوتا رہتا ہے اور اوس کی بہت سی شاخیں ہیں اِس میں ایک کی رائے کا کچھ نہ کچھ دوسرے کی رائے سے اختلاف رہتا ہے مذہبوں کے اختلاف کی وجہ یہی رائیں ہوئی ہیں۔

آن لعلِ گران بہا ز کانِ دگر است	آن دُرِّ یگانہ را نشانے دگر است
اندیشۂ این و آن خیالِ من و تست	افسانۂ عشق را زبانے دگر است

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्य विपश्चितः ।।
वेदवादरताः पार्थ नान्य दस्तीति वादिनः ।। ४२ ।।
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्म कर्म फलप्रदाम् ।।
क्रिया विशेष बहुलां भोगैश्वर्यगतिंप्रति ।। ४३ ।।

عقل با سوا ہیں پابند تمنا کرتی ہے اور افعال میں پھنساتی ہے

(۴۲ و ۴۳) اے ارجن جو کم فہم وید کی (علمی) بحث کے شایق خواہشات دل میں رکھنے والے اور بہشت کی امید کرنے والے ہیں وہ لذات اور دولت حاصل کرنے کے واسطے ایسے رجا کے کلام کہتے ہیں جن میں زندگی کے اعمال کے نتیجے ملنے کا اقرار کیا جاتا ہے اور طرح طرح کی رسومات کے ادا کرنیکی ہدایت کی جاتی ہے اور بیان کرتے ہیں کہ اِن کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔

طالب لذات جنت فہم سے نا آشنا	یوں بیان کرتا ہے مطلب وید کے اسرار کا
عیش و عشرت کی طلب ہی زندگانی کا حصول	اِس سے اعلیٰ سارے عالم میں نہیں کوئی اصول

پشپت بانی سے وہ کلام مُراد ہے جس میں پھول ہوں اور پھل نہو وہ دیکھنے میں خوش نما معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل اوس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مذہبی قیل و قال مثل پھول کے ہیں اور ثمر اون میں نہیں ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سرائے مدرسہ و علم بحث طاق و رواق	چہ سود چون دل دانا و چشم بینا نیست
سرائے قاضی یزد ار چہ منبع کرم است	خلاف نیست کہ علم نظر در آنجا نیست

جو لوگ لذات بہشت کے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اعمال کا نتیجہ عقبیٰ میں پانے کی اوروں کو امید دلاتے ہیں اور اوس کے حاصل کرنے کے واسطے اون کو بڑی کوشش اور عمل میں لگاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ علم ذات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔

भोगैश्वर्य प्रसक्तानां तया पहृत चेतसाम्॥

व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते॥४४॥

اہل تمنا کی عقل سلیم نہیں ہوسکتی۔

(۴۴) جن کا دل لذات اور دولت میں پھنسجاتا ہے اور تیرہ ہوجاتا ہے محویت کی جانب اونکی رائے سلیم نہیں ہوتی۔

جن کو اپنی خواہشوں کی پرورش منظور رہے	محویت کا راستہ اون کی سمجھ سے دور رہے

جن کا خیال باہر کی طرف لذات دنیا و عقبیٰ میں پھنسا ہے وہ اپنے بطون میں معشوق حقیقی کو نہیں دیکھ سکتے اور علم خود شناسی سے بے نصیب رہتے ہیں۔

त्रैगुण्य विषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन॥

निर्द्वन्द्वो नित्य सत्त्वस्थो निर्योग क्षेम आत्मवान्॥४५॥

علم میں سہ گانگی ہے حالت کیف علم سے برتر ہے۔

(۴۵) ویدوں میں صفت سہ گانگی موجود ہے ارجن تو صفت سہ گانہ سے برتر ہو اور دوئی چھوڑ دے ایک حالت پر قایم اور طلب کی منزل سے بالا ہو اور ذات میں وصل رہ۔

تو سہ گانہ علم سے ویدوں کے اپنا دل ہٹا	بے غرض ہو باصفا ہو دیکھ جلوہ ذات کا

اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من	این حرف معما نہ تو خوانی و نہ من
ہست از پس پردہ گفتگوے من و تو	چون پردہ بیفتد نہ تو مانی و نہ من

وید کے معنی علم ہیں اور علم میں صفت سہ گانگی موجود ہے یعنی علم کے ساتھ عالم اور معلوم

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کا ہونا لازمی ہے اِن تینوں میں سے کسی ایک کا ہونا بغیر اورو دو کے ممکن نہیں پس عالم علم اور معلوم تینوں ہمیشہ باہم پائے جاتے ہیں کوئی فعل سہ گانگی سے خالی نہیں ہے فعل۔ فاعل۔ مفعول عبد۔ عابد۔ معبود۔ عشق۔ عاشق۔ معشوق۔ ست رج تم اِس کی مثال ہیں۔ کیف حال سہ گانگی سے بالا تر ہے اوس میں طالب اور مطلوب ایک ہو جاتے ہیں اور طلب بھی جاتی رہتی ہے سُکھ اور دُکھ نیکی اور بدی وغیرہ مساوی معلوم ہوتے ہیں اور اِنسان ایک حالت سرور کی پاتا ہے جس کو پرم آنند کہتے ہیں وہ اپنے آپے میں مست ہو جاتا ہے اور اپنے جلوہ کو آپ ہی دیکھتا ہے

यावानर्थ उदपाने सर्वतः संप्लुतोदके ॥
तावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥४६॥

(۴۶) برہم کے جاننے والے عارف کا ویدوں سے اِتنا ہی مطلب باقی رہتا ہے کہ جتنا بے پایاں اِنسان کا کنوئیں تالاب دریا وغیرہ مقامات آبی سے۔

عقل سلیم بحر محیط ہے عقل ماسوا ہیں اوسکی لہریں ہے

جتنی پانی کی ضرورت سیر کام اِنسان کو		اوتنی حاجت ویدکی ہے صاحب عرفان کو	

اودپان اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے پانی ملسکے کنواں۔ تالاب۔ باولی۔ نہر۔ دریا۔ وغیرہ سب اِس میں شامل ہیں۔ اِنسان بعض کام تالاب سے لے سکتا ہے جو کنوئیں سے لینے ممکن نہیں علیٰ ہذا بعض اغراض تالاب میں پورے نہیں ہو سکتے جن کے واسطے دریا کا ہونا لازمی ہے۔ کسی سے تو صرف پانی حاصل ہوتا ہے اور کسی میں تیرنا ممکن ہے اور کسی میں کشتی بھی چل سکتی ہے سمندر میں یہ سب مطالب ایک جگہ حاصل ہوتے ہیں اور اس میں سب نہریں اور دریا آکر محو ہو جاتے ہیں علم عرفان بمنزلہ بحر محیط کے ہے جس میں کرم کانڈ اوپاسنا وغیرہ کی ندیاں گر کر معدوم ہو جاتے ہیں۔ عارف گُن اتیت یعنی صفاتی خواص سے آزاد رہتا ہے تاہم وہ اون خواص کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مساوات کی نظر سے کام میں لاتا ہے اور ایسا کرنا لبسر زندگی کے لئے لازمی جانتا ہے آدمی کو جس قدر پانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے اُتنی ہی عارف کو لازمی خواص اور افعال کے بلا ترک واخذ برتنے کی حاجت ہے اور جیسے پانی دستیاب ہونیکے مقامات کنواں۔تالاب۔دریا وغیرہ ہیں اسی طرح حصول علم معرفت کے لئے وید ونمیں کرم ادپاسنا اور گیان کانڈ موجود ہیں عارف کی مثال ایسے شخص سے دیجا سکتی ہے جس کی پیاس بجھگئی ہے تارک اور پابند ان فعل بمنزلہ پیاسوں کے ہیں۔

جو پیاسا نہیں ہے اوس کو کنوئے تالاب اور دریا سے سروکار نہیں ہی تو بھی وہ پیاسوں کی ضروریات کو سمجھتا ہے جو پیاسے ہیں اونکا مدعا پیاس کا بجھنا ہے اور اون کو کنوئے تالاب اور دریا سے سروکار ہے۔

कर्मण्येवाऽधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ॥
माकर्म फलहेतु र्भूर्मा ते संगोऽस्त्व कर्मणि ॥४७॥

گیان یوگ یعنی عقل سلیم کا طریقہ	(۴۷) فعلوں کے کرنے کا تجھے استحقاق ہے لیکن اون کے نتیجہ پر نظر نرکھہ نتائج اعمال کو اون کی کرنی کی وجہ نہونے دے ترک افعال نکر
فعل سے دلبستگی واجب نہیں تیرے لئے	لازمی افعال کر حرص ہوا کو چھوڑ دے

چونکہ جسمانی افعال قدرت کا خاصہ ہیں اون کا کرنا واجب ہے اور اون کے کرنے میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے بشرطیکہ نتیجہ پر نظر نہو یعنی وہ فعل اس خیال سے نہ کئے جائیں کہ اونکا نتیجہ ملیگا بلکہ اس عقیدہ سے کہ وہ فعل قدرت ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ فعل لازمی کے کرنے سے اجتناب نہیں چاہیئے یعنی حواس کے لازمی افعال کا روکنا غلطی ہے

योगस्थः कुरु कर्माणि संगं त्यक्त्वा धनंजय ॥
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥४८॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عقل سلیم کا قایم ہوجانا یوگ ہے۔	(۴۸) اے ارجن یوگ میں قایم ہوکر تعلق چھوڑ کر اور کامیابی اور ناکامی میں یکساں رہکر تو فعل کر ہر حال میں یکساں رہنے کو یوگ کہتے ہیں

کامیابی اور ناکامی کو یکساں مان کر	بے تکلف زندگی عارف کی ہوتی ہے بسر

گیان یوگ افعال کا ترک قلبی ہے یعنی اون کو اپنی ذات سے منسوب نہ کرنا اور اون سے بے تعلق رہنا اور کامیابی اور ناکامی میں خوشی اور رنج نہ اور ماننا اور دونوں کو مساوی جاننا یوگی اپنے بطون میں محو رہتا ہے۔ اور حواس کے فعلوں کو بے تعلقی کیساتھ کرتا رہتا ہے اوسی کو "دل بیار دوست بکار" کہتے ہیں۔

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगा द्धनंजय॥

बुद्धोशरण मन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः॥४९॥

عقل سلیم اعلیٰ ہے پابندی افعال اونی ہے۔	(۴۹) کرم یوگ بمقابلہ گیان یوگ کے بہت ہی کم وقعت رکھتا ہے تو گیان کی پناہ میں آ کہ نتیجہ کے خواستگار حقیر ہیں۔

سچ ہیں اعمال علم معرفت کے سامنے	علم سے معمور ہو عامل کو اونی جان لے
شوقے کہ بجز حق بنود پا پند است	عقلے کہ شود مائل دنیا بند است
در راہ خدا بجز خدا اے سالک	دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند است

کرم یوگ کے ماننے والوں کا بیان اوپر کے ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ منتروں میں ہوچکا ہے وہ لوگ اہنکار یعنی پندار کے سبب اپنے آپ کو فاعل سمجھتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتیجہ عقبیٰ میں ملنے کا یقیں کرتے ہیں اس لئے ادنی منزل میں ہیں گیان یوگ جس کی اوپر کے دو منتروں میں تشریح ہوئی عارفوں کا طریقہ ہے اور وہ اعلیٰ ہے کہ اس میں نتیجہ سے نظر اوٹھ جاتی ہے۔

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृत दुष्कृते॥

तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम्॥५०॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عقل سلیم میں پاپ اور پُن دونوں موہوم معلوم ہوتے ہیں

(۵۰) دنیا میں نیک وبدافعال سے گیانی کا تعلق ترک ہو جاتا ہے لہذا تو گیان یوگ میں مشغول ہو افعال کے واسطے گیان یوگ مناسب ہے۔

ترک کر دیتے ہیں عارف نیک وبدافعال کو	اون کو تو ادنی سمجھکر طالب عرفان ہو

گیان کے وسیلہ سے پاپ اور پُن معدوم ہو جاتے ہیں اور ایک حالت سکوں پیدا ہوتی ہے اس واسطے گیان کا حاصل کرنا بہتر ہے گیان بالذات قایم اور عمل سے برتر ہے اور اوس کے حاصل کرنے کے واسطے یتن درکار ہوتا ہے یتن اور کرم میں یہہ تفاوت ہے کہ کرم سے افعال کا سلسلہ بڑہتا جاتا ہے اور یتن سے افعال کا ترک قلبی ہوتا ہے اور انسان مکروہات سے آزاد ہو جاتا ہے۔

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ॥
जन्मबंध बिनिर्मुक्ताः पदं गच्छंत्यनामयम् ॥ ५१ ॥

علم سلیم رکھنے والا سرور آبدی پاتا ہے

(۵۱) جو عارف گیان یوگ پر قادر ہو کر فعل کے نیتجہ کو ترک کر دیتے ہیں وہ پیدایش کی قید سے آزاد ہو کر سرور ابدی کا مقام پاتے ہیں۔

اہل دانش رشتۂ بیم و رجا کو توڑکر	قید ہستی سے گئے ہیں منزل جاوید پر

عارف گیان کے ذریعہ سے فعلوں کے نیتجہ سے نظر اوٹھا لیتا ہے پس وہ اپنی حیات میں جو افعال کرتا ہے اون کی قید سے آزاد رہتا ہے یہی رستگاری اور نجات کا مقام ہے۔

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ॥
तदा गंतासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥ ५२ ॥

جب عقل ماسوا ہیں صاف ہو کر عقل سلیم ہو جاتی ہے تب حقیقت ذات معلوم ہوتی ہے۔

(۵۲) جب تیری عقل غفلت کی دلدل سے نکل آئے گی اوس وقت تو سُنے ہوئے کی اور سُننے کی کچھہ پروا نہ رکھے گا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جب تو نادانی کی دلدل سے رہائی پائیگا		تیرے دل سے نقش منقولات کا مٹ جائیگا

جب اِنسان کی عقل پندار کی کثافت سے صاف اور پاک ہو جاتی ہے تب وہ حالت کیف میں اپنے سروپ یعنی حقیقت کو بطون کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اطمینان پاتا ہے اور جو کچھ اوس کی بابت پیشتر سن چکا ہے وہ بعد مشاہدہ کرنیکے قابل التفات نہیں رہتا اور نہ اب اوس کو کچھ جاننے کی خواہش رہتی ہے انسان حواس کے جنگل اور اہنکار کی اندھیری رات میں اپنے وطن کو بھولا ہوا بھٹکتا پھرتا ہے جب آفتاب معرفت طلوع ہو کر تاریکی رفع کرتا ہے اوس وقت وہ اپنا اصلی مقام پر پہنچتا ہے اور دیکھتا ہے کہ رات کو میں کہاں پھرتا تھا یعنی اب اوسے کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی۔

श्रुति विप्रतिपन्नाते यदास्थास्यति निश्चला ॥
समाधावचला बुद्धि स्तदा योग मवाप्स्यसि ॥५३॥

حرکت خیال کا ساکن ہونا یوگ ہے	(۵۳) جب تیری پریشان قوت متخیلہ سکوں پاے گی اور عقل محویت میں قایم ہو جاے گی اوسوقت تجھے یوگ کی حالت میسر ہو گی

جب تری یکسو توجہ کو سکوں ہو جائے گا		عقل ہو گی محو اور اشراق ہو گا ذات کا

مقولہ کبیر صاحب

سرت کھنڈی ایکتر کرہی سادھنا جان۔ سرت ایکتا ہوے جب پاوے پد نربان۔

اِس شغل کو عارفون نے سرتی سادھنا کہا ہے **شرتی** کے لفظ سے وہ قوت انسان مراد ہے جو خیال کو روک سکتی ہے اور من جس کا روپ یعنی صورت اور پران اودھشٹان یعنی مسکن ہے اور سادھنا کے معنی شغل ہیں یہ سانکھہ یوگ کا طریقہ ہے جس میں قوت متخیلہ اور عقل بذریعہ تین کے ساکن ہو جاتے ہیں اِس میں کوئی عمل یا فعل نہیں کرنا پڑتا اور یہی جزو سے کل ہونیکا طریقہ ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گیان یوگ کے طریقہ کا بیان جو منتر ۳۹ سے شروع ہوا تھا یہاں ختم ہوا ہے جب تک عقل روشن کے وسیلہ سے انسان منزل مقصود پر نہ پہونچے تب تک ان منتروں کے معنی کا حل ہونا مشکل ہے کہ یہ رموز بہت ہی باریک ہیں اور مشاہدہ چاہتے ہیں۔

अर्जुन उवाच

स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ॥
स्थिति धीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥ ५४ ॥

یوگ کی شناخت

ارجن کا سوال (۵۴) جو شخص عقل ساکن رکھتا ہے اور محویت کیحالت میں ہے اے کرشن اوس کی کیا شناخت ہے ساکن عقل رکھنے والا انسان کیونکر بولتا بیٹھتا اور چلتا ہے۔

عارفِ کامل کی کیا پہچان ہے بتلایئے		بول چال اور طرز بود و باش کو سمجھایئے

اب ارجن دریافت کرتا ہے کہ یوگی اور عام آدمی کی حالت میں بلحاظ گفت و شنود اور نشست و برخاست کیا فرق ہوتا ہے یعنی عارف کے برتاؤ اور طریقہ بود و باش میں کیا خصوصیت ہوتی ہے یہ خیال اوس کا آج کل کی عقل کے موافق تھا یعنی وہ سمجھتا تھا کہ یوگی کا برتاؤ عوام سے مختلف ہوگا اور اوس میں کوئی خاص اور عجیب بات ہوگی۔

श्रीभगवान उवाच

प्रजहाति यदा कामान्सर्वान्पार्थ मनोगतान् ॥
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥ ५५ ॥

یوگی خیال کی حرکت کو روک کر ذات میں مسرور رہتا ہے

شری بھگوان کا جواب (۵۵) اے ارجن جب (انسان) سب دل کی خواہشوں سے آزاد اور اپنی ذات میں مسرور و محو ہو جاتا ہے تب وہ ساکن عقل رکھنے والا کہا جاتا ہے۔

اوس کی ساکن عقل ہے جو ذات میں مسرور ہے	جس کے دل سے دونوں عالم کی تمنا دور ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جس نے اپنے دل سے دنیا وعقبیٰ کی تمنا دور کی ہے اور جو اپنی ذات کو پہچانکر اوسی میں محو اور مسرور ہے اور نفس کی آمد و شد پر نظر رکھتا ہے وہی عارف ہے جو انسان ۴۱ سے ۵۲ منتر تک کی ضمیر کو سمجھکر اوسپر کاربند ہے اوس کی عقل غیر متحرک سمجھنی چاہیے وگرنہ جاہل اور عارف میں کوئی جسمانی فرق نہیں ہوتا۔

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ॥
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥ ५६ ॥

بیم درجاسے آزاد ہو جاتا ہے	(۵۶) جو دکھہ کا اندیشہ نہیں کرتا اور سکھہ کی تمنا نہیں رکھتا اور الفت خوف اور غصہ سے بری ہے وہ ساکن عقل رکھنے والا عارف کہا جاتا ہے

ہے وہ عارف جس کو غصہ شوق اور نفرت نہیں		رنج سے کلفت نہیں آرام سے الفت نہیں

انسان کی حیات میں سکھہ دکھہ سردی گرمی نفع ونقصان لازمی ہیں عارف وہی ہے جو ان کے پیش آنے کے خیال سے رنجیدہ اور خوش نہیں ہوتا۔

यःसर्वत्राऽनभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाऽशुभम् ॥
नाऽभिनंदति नद्वेष्टि स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥ ५७ ॥

ایک سی حالت رکھتا ہے	(۵۷) جو سب سے بے تعلق رہتا ہے اور نیکی و بدی کے پیش آنے پر خوشی اور رنج نہیں کرتا اوس کی عقل ساکن ہے۔

شادی اور غم سے نہیں جسکو مسرت اور ملال		سب سے جو بے لوث ہے وہ آدمی ہے باکمال

تعلقات دنیوی سے جو رنج اور خوشی کے سامان پیدا ہوں اون کا اثر جو شخص اپنی ذات پر نہیں مانتا اوس کی عقل سلیم اور غیر متحرک ہے۔

رباعی

قومے بہ تمنائے زر ومال خوش اند		برخے بہ تماشائے خط وخال خوش اند	
بیدل ہمہ را بحال بدمے بینم		خوش حال کسانانکہ بہرحال خوش اند	

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ।।
इंद्रियाणींद्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ।।५८।।

اوسکی کیفیت مثل کچھوے کے ہے

(۵۸) جب یہ مثل کچھوے کی جو لہ رہنے) عضووں کو چاروں طرف (سے سمیٹ لیتا ہے) حواس کو محسوسات سے ہٹا لیتا ہے۔ تب اوس کی عقل ساکن کہی جاتی ہے۔

اپنے اعضا کو چھپا لیتا ہے کچھوا جس طرح	-	حس و محسوسات سے بچتا ہے عارف اس طرح

شرتی سادھنا میں عارف کی کیفیت مثل کچھوے کے ہوتی ہے یعنی جب شرتی قاعدہ سے رکتی ہے تب اوس کے حواس سمٹ کر بے حرکت ہو جاتے ہیں۔

विषया विनिवर्त्तंते निराहारस्य देहिनः ।।
रसवर्ज्जं रसोप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्त्तते ।।५९।।

حواس کو قابو میں لانے سے ترک لذات کی لذت ملتی ہے

(۵۹) (حواس کو) غذا نہ دینے والے انسان سے محسوسات دور ہو جاتے ہیں اور برتر از صفات ذات نامتناہی کے مشاہدہ کرنے پر اون کی طلب بھی اوس کے دل سے جاتی رہتی ہے

ضبط سے قابو میں آتے ہیں حواس انسان کے	-	شوق مٹتا ہے اون کا ذات کی دیدار سے

محسوسات حواس کی غذا ہیں جب شاغل سرت سادھنا کے قاعدہ سے حواس کو سمیٹتا ہے تب حواس کے افعال قابو میں آجاتے ہیں اور اون کی وہ کشش جو محسوسات کیطرف ہوتی ہے جاتی رہتی ہے یعنی اون کیساتھ تعلق نہیں رہتا جب شاغل کو نور ذات چشم باطنی سے نظر آتا ہے اوس وقت جو مسرت حاصل ہوتی ہے اوس کے مقابلہ میں نفسانی لذات ہیچ معلوم ہوتی ہیں یعنی اودے محسوسات کی طرف جو شوق و رغبت کہ پیشتر تھے نہیں رہتے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

	شعر	
اگر لذت ترکِ لذت بدانی		دگر لذتِ نفس لذت نخوانی

यततो ह्यपि कौंतेय पुरुषस्य विपश्चितः ॥
इंद्रियाणि प्रमाथीनि हरंति प्रसभं मनः ॥ ६० ॥

حواس کی کشش اگر احتیاط نہ کی جائے تو عارف کو عقل سلیم سے بے بہرہ کردیتی ہے	(٦٠) اے ارجن مفسد حواس شغل کرنیوالے عارف کے دل کو بھی زبردستی کھینچ لیتے ہیں
کھینچتے ہیں شاغلوں کے دل کو بھی مفسد حواس	بس میں آجاتے ہیں اونکے اچھے اچھے خودشناس

اگر سرت سادھنا کرنے والے عارف اپنے حواس کو اچھی طرح نہ روکیں تو وہ حواس اونکے دلپر بھی قابو پاجاتے ہیں اور اون کے مشاہدہ کا حجاب ہوجاتے ہیں۔

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ॥
वशे हि यस्येंद्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६१ ॥

پس یوگی حواس کو عقل سلیم کے طابع رکھتا ہے۔	(٦١) جو اون سب کو قابو کرکے میری (ذات نامتناہی) کے ادراک میں مصروف رہتا ہے۔ اور جس کے قابو میں حواس آگئے ہیں اوس کی عقل ساکن ہے۔
اون کو تو مغلوب کر طالب ہو میری ذات کا	عارف کامل ہے جس نے اونکو بس میں کرلیا

ضبط حواس سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان آنکھہ کان اور ناک وغیرہ کو بند کرے اور اون کی بند کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ قوت متخیلہ جس کے مطیع سب حواس ہیں فعل میں آغشتہ نہو یعنی اوس کا شوق فعل کی جانب نہو۔

ध्यायतो विषयान् पुंसः संगस्तेषूपजायते ॥
संगात्संजायते कामः कामात् क्रोधोऽभिजायते ॥ ६२
क्रोधाद्भवति संमोहः संमोहात्स्मृति विभ्रमः ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥ ६३

(۶۳) محسوسات کی طرف توجہ کرنیوالے انسان کو اون سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تعلق سے خواہش پیدا ہوتی ہے۔ خواہش سے غضب پیدا ہوتا ہے۔ غضب سے تیرگی پیدا ہوتی ہے تیرگی سے سہو پیدا ہوتا ہے۔ سہو سے عقل ضایع ہوتی ہے عقل کے زائل ہو جانے سے زوال آتا ہے۔

سوکھشم اور استھول پدارتھ کے پابندی کے اسباب ہیں،

آدمی کو جب خیال آتا ہے محسوسات کا	شوق خواہش اور غصہ باندھتے ہیں سلسلہ
جوش کا ثمرہ ہے غفلت سہو غفلت کا مآل	سہو سے ہوتی ہے تیرہ عقل آتا ہے زوال

اس ادھیا کے ۱۴ منتر میں ماترا سپرش کا جو مجمل ذکر ہوا تھا اوس کی ان دونوں منتروں میں تشریح کیجاتی ہے جب تک انسان سرت سادھنا کا طریقہ نہ جانتا ہو یعنی جب تک انسان کی سرت کا الحاق علم ذات کے ساتھ نہو وہ صفات کی طرف رجوع کرتی رہتی ہی

اوّل۔ اوس کا تعلق سمان وایو سے ہوتا ہے جو صفت اکاس یعنی خلا کی رکھتی ہے

دوم پران وایو سے جو ہوا کا خزانہ ہے الحاق ہونے پر خواہش تولید پاتی ہے۔

سوم تعلق اور خواہش اپان وایو یعنی مادّہ حارّہ سے ملکر غضب پیدا کرتے ہیں۔

چہارم ان تینوں کا دیان وایو یعنی مادّہ باردہ سے اتصال ہونے پر تیرگی ظہور پاتی ہے

پنجم ان چاروں کے اودان وایو یعنی مادّہ خاکی سے ملنے پر شکل پیدا ہو کر پندار غالب ہو جاتا ہے پندار کے غلبہ میں عقل سلیم تیرہ ہو جاتی ہے اور اپنے آپ کو نہیں پہچانتی یہ حالت قابل افسوس ہے اس منتر میں لطافت سے کثافت کی طرف آتما کے نزول کی صورت جسطرح پر واقعی ہے دکھائی گئی ہے۔

रागद्वेष वियुक्तैस्तु विषयानिंद्रियैश्चरन् ॥
आत्मवश्यै र्विधेयात्मा प्रसाद मधि गच्छति ॥ ६४ ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۶۴) جو بشر رغبت اور نفرت کو حواس سے علیحدہ کرکے اور حواس کو اپنے قابو میں رکھکر محسوسات میں او نہیں لگاتا ہوا ذات میں مصروف رہتا ہے وہ سرور ابدی پاتا ہے۔	قوت متخیلہ کو افعال حواس سے علیحدہ کرنا آزادی کا ذریعہ ہے

دیکھتے ہیں اہل دل جلوہ سرور ذات کا		شوق و نفرت ترک کرکے حس و محسوسات کا

زندگی میں حواس اپنے فعل سے عاری نہیں رہ سکتے پس عارف ان کے ترک و اخذ دونوں سے کنارہ کرکے ذات میں مسرور رہتا ہے گو حواس کا محسوسات سے تعلق رہے یعنی وہ اپنا فعل متعلقہ کیا کریں تاہم وہ اونپر توجہ نہیں کرتا اور توجہ کی نہونے سے وہ غالب نہیں ہوسکتے جب اون کی طرف توجہ ہو جاتی ہے تب وہ غالب ہو جاتے ہیں جیسے کوئی بیگاری کسی کا کام کرتا ہے اور اوس کے نفع و نقصان سے تعلق نہیں رکھتا ویسے ہی عارف حواس کے فعلوں کو بیگار سمجھکر کرتا ہے مگر بیگار سے رنج نہیں سکتا۔

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ॥
प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठति ॥६५॥

(۶۵) حالت سرور میں اوس کے سب رنج مٹ جاتے ہیں جو مسرور ہوتا ہے اوس کی عقل جلد قایم ہو جاتی ہے۔	سرور سے کاہش جاتی رہتی ہے اور عقل آرام خالص میں قایم ہو جاتی ہے۔

جو ہوا مسرور اوسکی عقل پاتی ہے ثبات		دور ہو جاتی ہیں دل سے کیف میں سب کاہشات

کیف کی یہ اعلیٰ منزل سرت سادھنا کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ زبان کو اُسکے بیان کی طاقت نہیں

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य नचायुक्तस्य भावना ॥
नचाभावयतः शांतिरशांतस्य कुतः सुखम् ॥६६॥

(۶۶) جو شاغل نہیں ہوتا اوس کی نہ تو عقل (قایم) ہوتی ہے اور نہ اوسکو الوہیت کا دیدار ہوتا ہے جسکو دیدار نصیب نہیں اوسکو تسکین نہیں جسکو تسکین نہیں اوسے آرام کہاں۔	یقین کے بغیر آرام و قرار میسر نہیں ہو سکتا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عقل عرفان سے وہ بے بہرہ ہے جو شاغل نہیں
اوس کو اطمینان اور اصلی خوشی حاصل نہیں

جو سُرت سادھنا کا شاغل نہیں اوس کی عقل کا سلیم ہونا ممکن نہیں اور وہ ذات نامتناہی کا جلوہ نہیں دیکھہ سکتا جب تک مشاہدہ باطنی نہو قرار و اطمینان کی صورت ہرگز پیدا نہیں ہوتی یعنی جبتک شکوک اور واہمات رفع نہوں انسان حالت زندگانی میں آرام نہیں پاتا۔

इंद्रियाणां हि चरतां यन्मनो ऽनुविधीयते ॥
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवांभसि ॥ ६७ ॥

شغل کے بغیر حواس عقل کو پریشان کر دیتی ہیں

(۶۷) جب انسانکا دل فعل کرتے ہوئے حواس کیطرف جاتا ہے تب حواس اوسکی عقل کو اسطرح بہالیجاتے ہیں جیسے ہوا دریا میں کشتی کو

جب طرف لذات کے جاتا ہے دل انسان کا
کشتی دانش پہ ہوتا ہے سماں طوفان کا

حواس دلکو کھینچکر محسوسات کی طرف لیجاتے ہیں اگر دل کی نظر اون کی طرف ہوتی ہے حواس کی آندھی دل کی کشتی کو محسوسات کے طلاطم میں ڈالدیتی ہے مرد دانا کو چاہیے کہ وہ اوس کشتی کو ملاح کیطرح قابو میں رکھے اور بہنے ندے آندھی کا چلنا تو فعل قدرت ہے۔

तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ॥
इंद्रियाणींद्रियार्थेभ्य स्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६८ ॥

پس حواس کو قابو میں اور اعتدال پر رکھنا واجب ہے

(۶۸) پس اے ارجن جسنے حواس کو محسوسات کیطرف جانے سے بخوبی روک لیا ہے اوس کی عقل ساکن ہے۔

اس لئے ارجن اوسے عارف سمجھنا چاہیے
اپنے دل پر ہو جو قادر ترک محسوسات سے

محسوسات کیطرف حواس کی کشش کا ہونا انسانکے سکون دل میں خلل انداز ہوتا ہے لہذا انسانکو حواس کے افعال ضبط کیساتھہ کرنے چاہئیں اسطرح پر اونکی کوشش کارگر نہیں ہوتی طریقہ ضبط کی تشریح اوپر کے منتروں میں ہو چکی ہے

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ॥
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥ ६९ ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عقل سلیم رکھنے والے کی زندگانی	(۶۹) جو سب انسانوں کی رات ہے اوسمیں عارف جاگتا ہے۔ جسمیں انسان جاگتے ہیں وہ عارف دوربین کے لئے رات ہے۔

روز روشن عارفوں کا جاہلوں کی رات ہے		جاہلوں کا روز روشن عارفوں کی رات ہے

عوام الناس جو حواس کے وسیلہ سے عالم ظاہری میں بدل مصروف ہیں اونکے واسطے عالم بطون مثل شب تار ہے مگر عارفوں کا وہ دراصل دن ہے اور جس عالم ظاہری کو عوام دن سمجھتے ہیں عارف اوسکو اندھیری رات خیال کرتے ہیں۔ جاہل صفات کے عالم سے باخبر ہیں اور ذات کے عالم سے بے خبر۔ عارف ذات کے عالم میں ہوشیار ہیں اور صفات کے عالم سے بے پروا۔ کثرت کا حواس سے تعلق ہونا عارفوں کی رات ہے۔ وحدت کا ذات میں محو رہنا عارفوں کا روز روشن ہے۔

आपूर्यमाण मचलप्रतिष्ठं समुद्रमापः प्रविशन्ति यद्वत्।।
तद्वत्कामा यं प्रविशन्ति सर्वे स शान्ति माप्नोति न कामकामी।।७०

عارف مثل بحر محیط کے بیحرکت اور ساکن رہتا ہے۔	(۷۰) جس طرح دریا لبریز اور بے حرکت سمندر میں غایب ہو جاتے ہیں اوسی طرح سب خواہشیں جس انسان کے دلمیں غایب ہو جاتی ہیں وہ حالت اطمینان کی پاتا ہے لذات کی خواہش رکھنے والیکو یہ بات نصیب نہیں ہوتی

جیسے دریا آکے ملجاتے ہیں ساکن بحر میں عین راحت سے بسر ہوتی ہے اوس کی زندگی		محو ہو جاتی ہیں جسکی دلکی ساری خواہشیں طالب دنیا و دین سے دور ہے آسودگی

انسان حالت کیف میں علم ذات کو مثل بحر محیط لبریز اور ساکن پاتا ہے اور اوس کی تمام خواہشیں دریاؤں کے مانند اوس بحر محیط میں معدوم ہوتی نظر آتی ہیں۔ یہ ادراک انسانی کا انتہائی مقام ہے دنیا اور عقبیٰ کے طالب اس سے محروم رہتے ہیں۔

विहाय कामान्यः सर्वान्पुमांश्चरति निःस्पृहः।।
निर्ममो निरहंकारः स शान्ति मधिगच्छति।।७१।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ترک خواہش سے یہ مقام ملتا ہے۔	(۷۱) جو انسان خواہشوں کو چھوڑ کر بغیر کسی خواہش کے فعل کرتا ہے اور تعلق قلبی اور پندار سے آزاد ہو جاتا ہے وہ حالت اطمینان پاتا ہے۔

رغبت و نفرت کا مفروضہ تعلق چھوڑ کر		فعل بے خواہش سے اطمینان پاتا ہے بشر

جو ان تینوں شرطوں کو پورا کرے وہی سرور ابدی پا سکتا ہے۔ جو لوگ حواس کے فعل سے مغلوب ہو جاتے ہیں اون کی توجہ کا اس علم کی طرف ہونا محال ہے۔

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति।।
स्थित्वाऽस्यामंत कालेपि ब्रह्म निर्वाण मृच्छति।।७२।।

یہ مقام انتہائی مراتب ادراک انسانی ہے جہاں غفلت و نادانی باقی نہیں رہتی	(۷۲) ارجن یہ برہم کا مقام ہے اسکو پاکر انسان غفلت میں گرفتار نہیں ہوتا اور آخری وقت بھی اس میں قایم رہنے سے برہم کا وصال پاتا ہے۔

معرفت کی کیف میں ہوتی ہے نادانی فنا		زندگی اور موت میں عارف کا حصہ ہے بقا

اوپر کے منتر میں جو حالت کیف بیان کیگئی ہے وہی برہم کا مقام ہے اوسکے حاصل کرنے سے سارے عقدے انسان کے وا ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی زندگی میں جزو سے کل ہو جاتا ہے اور دم واپسین تک ذات میں مستغرق رہکر جزو سے کل ہو جاتا ہے یعنی اپنی زیست میں اور بعد از مرگ ایک ہی صورت پر رہتا ہے۔

इतिश्री भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योगशास्त्रे
श्री कृष्णार्जुन संवादे सांख्ययोगो नाम द्वितीयोऽध्यायः२

شری بھگوت گیتا کے مخفی برہم ودیا کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی گفتگو کی دوسری ادھیا موسوم بہ سانکھ یوگ ختم ہوئی۔

دوسری ادھیا میں سانکھ یعنی علم حقیقت کا لب لباب درج ہے اگلے ادھیائیں اسی ضمیر پر مبنی ہیں اور اسی کی تفسیر ہیں دوسری ادھیا کے اصول چاروں وید اور چھیون

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شاستروں کا عطر ہیں اگرچہ وید اور شاستر وغیرہ کا مضمون بغیر مطالعہ کے کامل طور پہ دریافت نہیں ہو سکتا مگر چونکہ اکثر اشخاص کو اون کی بابت بہت ہی کم واقفیت ہے اسلئے اُن کے خلاصہ اصول کا ذیل میں درج کرنا بیکار نہو گا۔

چار وید

اوّل رگ وید ہے اس کا "پرگیانم آنند برہم" مہاواک ہے اور اصول اونکار کی سادھنا ہے۔

دوسرا یجر وید اس کا "اہم برہم آسمی" مہاواک ہے اسمیں اونکار کے عملی طریقوں کا بیان ہے

تیسرا سام وید اس کا "تت توم اسی" مہاواک ہے اسمیں اشٹانگ یوگ اور عشق کی طریقت کا بیان ہے اور علم موسیقی داخل عبادت ہوا ہے۔

چوتھا اتھرون وید اس کا "ایم آتما برہم" مہاواک ہے اسمیں توحید و عرفان کا بیان ہے یہ چاروں وید رشیوں یعنی عارفان گذشتہ کے کلمات ہیں جو کسی وقت میں قلم بند کئے گئے ہیں ابتدائے زمانہ میں ان کا علم عارفوں کے سینہ میں تھا اور وہ سینہ بسینہ منتقل ہوتا تھا یعنی بذریعہ سماعت کے شاگرد کو گرد سے حاصل ہوا کرتا تھا۔ جیسا کے لفظ شُرتی سے بھی ظاہر ہوتا ہے جب سامان وقت سے شُرتیاں تعداد میں بہت ہو گئی اور اونکا حافظہ میں رکھنا مشکل ہو گیا تب وہ وقتاً فوقتاً مکتوب ہو کر چہار وید موسوم ہوئیں شُرتی وہ کلام ہے جو حالت اشراق میں عارفوں کی زبان سے نکلا ہے۔

چاروں ویدوں کا ایک وقت میں مکتوب ہونا پایا نہیں جاتا۔ گو وہ علم کسی وقت کلام اور تحریر میں آیا ہو حقیقت اوس کی اناد ہے یعنی کال اور دیش میں محدود نہیں ہے اُپنشد وید کے علم الوہیت کا انتخاب ہے سمرتی کے معنی حافظہ ہیں سمرتی وہ کلام ہے جس نے قوت حافظہ سے ترتیب پائی ہے سمرتی کی شہادت صرف بطون میں مل سکتی ہے سمرتی کی شہادت حواس سے مل سکتی ہے سمرتی میں چھ شاستر یعنی فلسفہ پُران اور اپ پُران۔ وغیرہ شامل ہیں جنکو عالموں نے وقتاً فوقتاً وید کی تشریح و تفسیر میں تحریر کیا تھا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۱) نیائے شاستر کے مصنّف گوتم رشی تھے۔ اس فلسفہ نے مایا۔ ایشر اور جیو تین وجود مانے ہیں اور ان تینوں کو بدلائل انادی ثابت کیا ہے۔

(۲) میمانسا دو ہیں۔ پورو اور اُتر۔ پورو میمانسا جیمنی رکھیشر کا کلام ہے اُتر میمانسا شری وید ویاس جی کی تصنیف ہے پہلا میمانسا مانتا ہے کہ کرم یعنی فعل سے عالم کا ظہور ہوا ہے اور وہ کرم روپ یعنی بصورت فعل ہے اور اوس کا کرم ہی میں انجام ہوگا دوسرا میمانسا ویدانت کے اصول کے موافق کرم کا وجود پرکرتی یعنی قدرت سے بتاتا ہے۔

(۳) وَسے شک ساشتر کنا ورشی کی تصنیف ہے اس میں کال یعنی وقت کا سبب غالب ہے ثابت کیا ہے یعنی سارا عالم کال سے ظہور پاتا ہے اور کال میں فنا ہو جاتا ہے۔

(۴) پاتنجل شاستر مہامنی پاتنجلی کی تصنیف ہے اسمیں اشٹانگ یوگ کو ذات میں وصل ہونے کا ذریعہ ثابت کیا ہے اور اوسیکو سدھانت مانا ہے۔

(۵) سانکھہ شاستر کپل مہامنی کی تصنیف ہے یہ مرتاض اور کمال درجہ کے فاضل ہوے ہیں اور انہوں نے پورش کو پرکرتی سے علیحدہ مانا ہے پورش کو ذات پاک اور بے لوث کہا ہے اور سب عالم کا نمود پرکرتی سے تسلیم کیا ہے پورش کو شخص اور پرکرتی کو اوس کا سایہ کہا ہے اس فلسفے کے اصول سمجھنے میں بوجہ کم فہمی بہت غلطیاں واقع ہوئی ہیں چونکہ کلام اعلیٰ ہے اور اوس کے سمجھنے کے واسطے فکر رسا درکار ہے اس کے جاننے والے اور پیروی کرنیوالے اب ہندوستان میں بہت کم ہیں۔

(۶) ویدانت اعلیٰ درجہ کا فلسفہ سری وید ویاس رشی کا کلام ہے یہ توحید خالص اور انتہائی ادراک انسانی ہے برہم سوتر میں جو انہیں کی تصنیف ہے ویدانت کے اصول بدلائل ثابت کی گئی ہیں نیائے[1] ایشر اور مایا کو انادی بیان کرتا ہے اور دونوں کو عقل ظاہر کرتی ہے اور حواس اوس کی شہادت دیتے ہیں

میمانسا[2] کرم کو سدھانت اس لئے مانتا ہے کہ بغیر فعل کے عالم کا ہونا ممکن نہیں۔

ویسے شنک کال کو سب سے اعلیٰ مانتا ہے کیونکہ جو فعل ہوتے ہیں وہ سب وقت ہیں محدود ہیں
پاتنجل یوگ کو سب سے اعلیٰ سمجھتا ہے یوگ کے معنی وصل ہیں چونکہ فصل اگیان سے ہوا ہے
وصل ضروری ہے گویہ چاروں فلسفہ مختلف ثبوت ذات ناتناہی کی دیتے ہیں مگر سب کو اوسکی ہستی بحث
اور وحدت پر اتفاق ہے نیائے اور میمانسا میں جزوی فرق ہے دونوں کی ضمیر ایک ہی ہے ویسے
شنک کی تحقیقات اون دونوں سے زیادہ وسیع ہے پاتنجل طریقت عشق ہے اسکا تعلق نفس وغیرہ سے
ہے اور یہ فلسفہ کسی وقت میں بہت ترقی پر تھا فی زمانہ اس کے عامل کا ملنا دشوار ہے۔
سانکھیہ عالم ظاہری کا وجود واجب الوجود سے بتلاتا ہے اور بغیر حاصل کئے اس علم کے شکوک دل سے
رفع نہیں ہوتے۔

ویدانت اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے اور فہم ذکی اور طبع رسا چاہتا ہے فہم کے تنگ کاسہ میں یہ بحر محیط
سما نہیں سکتا کوئی علم اسوقت ذات کے ادراک کیواسطے اس سے بہتر نہیں ہے ویدانت کے لغوی
معنی ہیں علم کی انتہا۔ یعنی وہ فلسفہ جس میں علمی تحقیقات ختم ہو اور محویت شروع ہو محویت سے بلند کسی
فلسفہ نے کوئی درجہ بیان نہیں کیا۔ ویدانت واجب الوجود کو اوّل و آخر ظاہر و باطن ثابت کرتا ہے
اپنشدوں میں وید کے علمی رموز یعنی توحید و عرفان حکایتوں کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئی ہیں باون
اوپنشدوں کا ترجمہ شاہزادہ محمد دارا شکوہ نے فارسی میں کیا ہے بعض بیانات سے ایکسو اٹھاون
اوپنشدونکا ہونا پایا جاتا ہے مگر وہ سب اسوقت ہند میں دستیاب نہیں ہوسکتے اوپنشد کے معنی
اسرار مخفی ہیں پرانوں اور اپ پرانوں میں حکایات اور روایات درج ہیں جنکے معنی کامل طور پر
اور بدلائل ثابت کرنے مشکل ہیں بعض میں عالی خیالات ظاہر کئی گئی ہیں چنانچہ وشنو پران بہت
اعلیٰ درجہ کے علم معقولات پر مبنی ہے جس کے رموز و استعارات کو آجکل کے علما نہیں جانتے اور
ایسے معنی بیان کرتے ہیں جن سے سامع کی تشفی نہیں ہوتی اور طرح طرح کے اعتراض پیدا
ہوتے ہیں۔

تیسری ادھیا کرم یوگ ۴۳ منتر

अर्जुन उवाच – ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।।
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ।।१।।

ارجن کرشن جی کی ضمیر کو نہ سمجھ سکا

ارجن کا سوال (۱) اے زناردن اے کرشن جو آپکی رائے میں فعل پر علم فضیلت رکھتا ہے تو پھر آپ مجھے کثیف کام کی کیوں ہدایت کرتے ہیں

ارجن گیان کو کرم پر سبقت دینے اور جنگ کرنے کی ہدایت کو دو مخالف امر سمجھا دراصل فعل کرنا گیان یوگ کے خلاف نہیں ہے بلکہ مطابق ہے آگے ظاہر کیا جائے گا کہ فعل قدرت سے سرزد ہوتے ہیں ذات اون سے مبرّا اور بے لوث رہتی ہے۔

व्यामि श्रेणैव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ।।२।।

سمجھنا چاہتا ہے

(۲) آپ کا متضاد کلام میری سمجھ میں نہیں آتا آپ ایسی ایک بات صاف طور پر کہئے جس سے کہ میری بہتری کی صورت پیدا ہوتی ہو

ارجن ترک تعلق فعل اور ترک فعل میں تمیز نہ کرسکا پس اوس نے یہ سوال پیش کیا ہے۔

श्रीभगवानुवाच – लोकेऽस्मिन्द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मया
ऽनघ ।। ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ।।३

گیان یوگ اور کرم یوگ صالحات کے دو مختلف طریقے ہیں جو کہ زمانہ قدیم سے چلے آرہے ہیں۔

شری بھگوان کا جواب (۳) اے نیکمرد میں اوپر بیان کرچکا ہوں کہ اس عالم میں دو قسم کے عقیدے ہیں عارفونکا گیان یوگ اور جو لوگ کرم کے پابند ہیں اونکا کرم یوگ.

دوسری ادھیا کے ۱۱ سے ۳۹ منتر تک گیان یوگ کے اصول کا اور ۴۰ سے آخر منتر تک اوسکے عملی طریقے کا بیان ہوا ہے اور درمیان کے ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۹ منتروں میں کرم کی بابت رائے ظاہر کیگئی ہے شائقین ان دونوں عقیدونکے فرق کے سمجھنے کیلئے مذکورہ بالا منتروں کو ملاحظہ کریں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

न कर्मणा मना रंभा न्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ॥
नच सन्य सनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥४॥

ترکِ افعال ناممکن اور لاحاصل ہے

(۴) نہ تو انسان افعال کے ترک کرنے سے افعال سے بریت پاتا ہی اور نہ وہ ترک افعال سے مطلوب کو پاتا ہے۔

حواس کے فعل روکنے سے نہیں رک سکتی ہیں علاوہ بریں اون کے روکنے سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوسکتا پس اونکے روکنے کی کوشش کرنا فعل عبث ہے۔

नहि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्य कर्म कृत् ॥
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वैः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥५॥

انسان کو افعال سے ایک لمحہ بھی مفر نہیں ملتا

(۵) کوئی کبھی ایک لمحہ بھر بھی فعل سے خالی نہیں رہتا۔ قدرتی خواص اپنے زور سے سب فعل کراتے ہیں۔

انسان کی زندگانی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرتا ہی جسمیں اوسکے حواس کی قوتیں فعل نہیں کرتیں یہ تمام افعال قدرت سے سرزد ہوتے ہیں اسلئے انکا روکنا احکام قدرت کی مخالفت کرنا ہے

कर्मेंद्रियाणि संयम्य यआस्ते मनसास्मरन् ॥
इंद्रियार्थान् विमूढात्मा मिथ्याचारः सउच्यते ॥६॥

کرم یوگ کا طریقہ ادنیٰ ہے کہ اوسمیں افعال دلی تعلق کے ساتھ کئے جاتے ہیں

(۶) جو کم عقل حواس افعالی کو روک کر دل سے محسوسات کا خیال کرتا رہتا ہے اوسے گمراہ کہنا چاہئے

چونکہ کان آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ کے لازمی افعال کے ترک کرنے پر بھی خیالات محسوسات کی طرف جانے سے نہیں رُکتے یعنی طبیعت کا شوق محسوسات کیطرف بدستور رہتا ہے اس لئے اونکے ترک کرنے کی کوشش حماقت ہی۔

यस्त्विंद्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ॥
कर्मेंद्रियैः कर्मयोग मसक्तः सविशिष्यते ॥७॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گیان یوگ اعلیٰ درجہ رکھتا ہے کہ فعلوں کو بے تعلقی کیساتھ کرنا اوس کا اصول ہے ۞

(۷) اے ارجنؔ جو حواس افعالی کو دل کے تابع رکھکر اون سے لازمی افعال بے تعلق ہو کر کرتا ہے وہ اعلیٰ ہے۔

حواس افعالی کو دل کے تحت میں رکھکر اون سے کام لینا حواس کے ضبط کرنے سے بہتر ہے اس طرح پر فعلوں کا کرنا اون سے بریت کیصورت پیدا کرتا ہے اور اون کا کرنا نہ کرنے کے برابر ہو جاتا ہے یہ ہی عارفوں کا طریقہ ہے۔

नियतं कुरु कर्मत्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः॥
शरीरयात्रापि च तेन प्रसिद्ध्येदकर्मणः॥ ८॥

بے تعلق ہو کر افعال کرنے چاہئیں

(۸) تو لازمی افعال کر اون کا کرنا نکرنے سے بہتر ہے اون کے ترک کرنے سے تو تیرے جسم کا قیام ناممکن ہو جائے گا۔

لازمی افعال کرنے چاہئیں کیونکہ اون کے کرنے سے عارف کا کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اون کے کئے بغیر اوس کی زندگی ممکن نہیں ہوتی۔

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबंधनः॥
तदर्थं कर्म कौंतेय मुक्तसंगः समाचर॥ ९॥

فعل بے تعلق نفی ہو جاتے ہیں فعل با تعلق پابندی کا سبب ہیں

(۹) اوس فعل کے علاوہ جو ریاض سمجھکر کیا جاتا ہے اور جتنے افعال اس دنیا میں (انسان) سے سرزد ہوتے ہیں وہ سب اوسکی پابندی کا باعث ہوتے ہیں اسلئے ارجنؔ تو افعال کو ریاض سمجھکر بے تعلقی سے کر

جو کچھ اس دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے قدرت کے فعل سے ہوتا ہے عارف اسبات کو بخوبی سمجھتا ہے اس لئے وہ کسی فعل کا باعث اپنی ذات کو قرار نہیں دیتا اور تمام افعال کے صدور کو قدرت سے مانکر اونہیں بے تعلقی کیساتھ کرتا ہے برخلاف اسکے جاہل قانون قدرت سے ناواقف ہونیکے باعث افعال کی پیدائش اپنی ذات سے خیال کرتا ہے اور اونہیں اختیاری سمجھتا ہے پہلے طریقہ پر کاربند ہونیسے افعال سے بریت حاصل ہوتی پچھلے طریقے کی پیروی کرنیکا نتیجہ پابندی افعال ہوتا ہے اس منتر کے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

معنی سمجھنے کے لئے جبر و اختیار کے مسئلہ پر غور کرنا ضروری ہے۔

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ।।
अनेन प्रसविष्यध्वमेषवोऽस्त्विष्टकामधुक् ।।१०।।

دراصل فعل عطیہ قدرت ہے

(۱۰) قادر مطلق نے مخلوقات کو ریاض کرنے کی قوت دیکر پیدا کیا اور ہدایت کی کہ تم اسکے وسیلہ سے ترقی کرو اس سے تمہارے مطالب پورے ہونگے

شروع میں بچہ کے حواس کی قوتیں اور جسمانی اعضا رکمزور اور ناکمل ہوتے ہیں بعد ازاں اونسے جسقدر کام لیا جاتا ہے وہ بالیدگی اور تکمیل پاتے ہیں اور جو پہلے بچہ تہا وہ جوان کہلاتا ہے تب وہ ریاض کرکے بسر اوقات کرتا ہے اور مطالب دنیوی حاصل کرتا ہے اسیطرح پر باشندگان کے مجموعی ریاض اور علمی ترقی سے ملک کی بہبودی ہوتی ہے جو لوگ جسمانی ترقی کے مانع ہوتے ہیں احکام قدرت سے سرکشی کرتے ہیں اور اوس کی سزا پاتے ہیں برخلاف اس کے عیش و عشرت سے قوا ضعیف ہوجاتے ہیں اور موت کا سامنا جلدی لاتے ہیں عقل سلیم کے مطیع رکھکر حواس سے کام لینا دانائی ہے۔ اور قانون قدرت کی مطابعت ہے۔

देवान्भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ।।
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ।।११।।

حواس کو قانون قدرت کے موافق ترقی دینا انسان کا فرض ہے

(۱۱) تم اس سے دیوتاؤں کی خدمت کرو وہ تمہیں نعمت بخشینگے کوشش باہمدگر سے تمہیں کمال درجہ کی بہبودی حاصل ہوگی

دیوتا کوئی مجسم شے نہیں ہیں بلکہ یہی پانچ حواس چت اور بدہ سات دیوتا ہیں جسقدر ہم ریاض سے اون کی قوت کو بڑہاتے ہیں یعنی اونکو کام میں لاتے ہیں اوسی قدر وہ ہماری بہبودی کیصورت پیدا کرتے ہیں ہمارے ریاض پر اونکی ترقی منحصر ہے اور اونکی ترقی پر ہماری بہبودی۔ افسوس ہے کہ اس منتر کے معنی پر اہل ہند کی نظر نہوئی اور اس ہدایت ربانی پر اونہوں نے عمل نہ کیا جو ملک آجکل ریاض پیشہ ہیں اور اس کے موافق عمل کر رہے ہیں وہ روز افزوں ترقی پر ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यंते यज्ञभाविता: ॥
तैर्दत्तान प्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एवस: ॥१२॥

قدرت حواس کے فعلونکی فاعل ہے ذات برتر از فعل ہے

(۱۲) ریاض سے خدمت کرنے پر دیوتا تمہیں ضروری اشیاء دینگے جو شخص اون کی دی ہوئی اشیاء کو اونہیں دئے بغیر کہالیتا ہے وہ چور ہے

چونکہ سب ضروریات کے فراہم کرنے والے اور سارے کاروبار کے کرنیوالے وہی دیوتا ہیں اسلئے جو لوگ بسبب پندار اپنے آپکو اونکا کرنیوالا مانتے ہیں وہ اونکی فاعلیت کے حق میں خیانت کرتے ہیں یعنی وہ سب افعال جنکا انسان اپنے تئیں فاعل مانتا ہے عالم میں بہت مجموعی اونہیں صفاتی قوتوں سے سرزد ہوتے ہیں ذات کبھی کسی فعل کی فاعل نہیں بنتی اگنی دیوتا سب جسموں میں موجود ہے اور تحصیل وتحلیل غذا کا سبب ہے جو انسان اپنی غذا کا مہیا کرنیوالا اور کہانیوالا اوسکے بجائے اپنے وجود کو قرار دیتا ہے وہ اوس دیوتا کی حق تلفی کرتا ہے۔

यज्ञशिष्टाशिन: संतो मुच्यंते सर्व किल्विषै: ॥
भुंजते ते त्वघं पापा ये पंचत्यात्म कारणात् ॥१३॥

عارف آزاد رہتا ہے جاہل بوجہ پندار کے پابند افعال ہوتا ہے

(۱۳) جو شئے ریاض سے اعلیٰ ہے اوسکے کہانے والے سب گناہوں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور جو خود غرض اپنے لئے پکاتے ہیں وہ گنہ کا مزا چکھتے ہیں

عارف افعال کا صدور قدرت سے جانتا ہے اور علم ذات کو توش جان کرتا ہے اسلئے وہ عذاب وثواب سے بری رہتا ہے جاہل انانیت کا بندہ ہو کر سارے جسمانی فعلوں کا سبب اپنی ہستی موہوم کو قرار دیتا ہے اور اوسکے نتیجہ میں پابندی افعال کی سزا اوٹھاتا ہے۔

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्या दन्न संभव: ॥
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञ: कर्म समुद्भव: ॥१४॥
कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षर समुद्भवम् ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥१५॥

انسان کی حیات کا دار ومدار قدرت کے چرخ پر ہے

(۱۴) انسانونکی حیات غلہ سے ہے غلہ کا ہونا بارش پر منحصر ہے بارش حرارت سے ہوتی ہے حرارت فعل سے پیدا ہوتی ہے۔

(۱۵) فعل کی پیدایش قدرت سے سمجھنی چاہیئے اور قدرت کا ظہور بیزوال سے پس قدرت محیط ہو کر ہر وقت اپنا فعل کرتی رہتی ہے

انسان کی حیات نباتات پر منحصر ہے نباتات کی پیدایش بارش پر موقوف ہے بارش اوسیوقت ہوتی ہے جبکہ آفتاب کی حرارت روے زمین سے اجزات کو بلندی پر لیجاتی ہے حرارت حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور حرارت کی پیدایش قدرت سے ہے جسکو پرکرتی کہتے ہیں۔ پرکرتی مثل سایہ کے پورش کیساتھ ساتھ رہ کر مذکورہ بالا طریقے سے انسان کی زندگی کی نگہبانی کرتی ہے اوسی نے حرکت حرارت بارش اور غلہ کی صورت اختیار کی ہے یعنی اکاس۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی اوسی کی مختلف شکلیں ہیں اور وہی ان پانچوں صورت میں کل عالم میں ہر لمحہ فعل کررہی ہے جس کو برہم یگ کہتے ہیں (دیکھو یجروید کی مہانارا ین اپنشد)

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ॥
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥१६॥

جو کوئی چرخ قدرت کے معنی نہیں جانتا وہ جاہل ہے

(۱۶) قدرت کا چرخ اس طرح پر جاری ہے جو بشر اس دنیا میں اوسکے موافق نہیں چلتا اور عمر ضایع کرتا ہے اور حواس سے مغلوب ہو جاتا ہے اوس کی زندگی لاحاصل ہوتی ہے۔

جس انسان کو اپنی حیات میں اس چرخ قدرت کی حقیقت دریافت نہیں ہوتی اوسے حیوان بشکل انسان کہنا بجا ہے اور اوسکا پیدا ہونا نہونے کے مساوی ہے۔

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ॥
आत्मन्येव च संतुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥१७॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عارف مشاہدہ باطنی کا علم و سرور کہتا ہے	(۱۷) جسکو اپنی ذات کا عشق ہے اور اپنی ذات پر قناعت ہے اور اپنی ذات میں لطف حاصل ہوتا ہے اوسے فعل سے سروکار نہیں ہوتا

عارف عشق حقیقی رکھتا ہے اور اوسکے دل میں ذات بحت کی ادراک کرنے پر کسی فانی شے کی طلب پیدا نہیں ہوتی صرف علم ذات کا سرور رہتا ہے۔ اوسکا افعال کے ساتھ دلی تعلق نہیں ہوتا کہ وہ جانتا ہے کہ سب افعال قدرت سے پیدا ہوتے ہیں اور ذات فعل و عمل سے برتر ہے۔

नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृते नेह कश्चन ॥
न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥१८॥

وہ فعلوں سے دلی تعلق نہیں رکھتا۔	(۱۸) اس دنیا میں اوسے نہ تو فعل کئے ہوئے سے کچھ غرض ہوتی ہے اور نہ نکئے سے اوسکی جہان بھر میں کسی شے کے ساتھ دلبستگی نہیں ہوتی

عارف جو کچھ کر چکا ہے اور جو کچھ اوسے آئندہ کرنا ہوتا ہے دونوں سے بےتعلقی رکھتا ہے گو وہ سب کچھ کرتا ہے لیکن اوسے کسی فعل کے ساتھ نہ تو رغبت اور نہ نفرت ہوتی ہے وہ بیم و رجا ماضی و مستقبل کو واہمات سمجھتا ہے اور اونکا پابند نہیں ہوتا اور ذات کو فعل سے مبرا جانکر قدرت کا تماشہ دیکھتا ہے۔

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ॥
असक्तो ह्याचरन कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥१९॥

انسان کو بےتعلق ہوکر فعل کرنے چاہئیں	(۱۹) اسلئے تو لازمی فعلوں کو کر بےتعلق ہوکر۔ بےتعلق ہوکر فعل کرنے سے انسان ذات میں وصل ہو جاتا ہے

اسوقت کے رہنمائے دین نتیجہ سے بےتعلق ہوکر فعل کرنے کی یہ تدبیر بتاتے ہیں کہ جو نیکی کا کام کرو اوسے کرشن آرپن کر دو اوس کا ثمرہ وہ چند ملیگا تعجب کی بات ہے کہ وہ نیک افعال کو تو بامید افزایش نتیجہ کرشن آرپن کراتے ہیں مگر برے فعلوں کو اپنے معتقدوں کی گرہ میں بندھا رہنے دیتے ہیں مبادا کرشن آرپن کرنے سے وہ بھی وہ چندہ ہو جائیں اور اونہیں بھوسگنے پڑیں سچ پوچھو تو کرشن آرپن میں نتیجہ سے منظر اوٹھا لینی چاہئے اور اپنے پندار

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کے ترک کرنے کا سنکلپ کرنا چاہیئے اس طرح جوکچھ بھلائی یا برائی انسان سے سرزد ہوتی ہے وہ سب کرشن آرپن ہو جاتی ہے۔

कर्मणैव हि संसिद्धि मास्थिता जनकादयः॥
लोक संग्रहमे वापि संपश्यन् कर्तुमर्हसि॥२०॥

افعال لازمی کے کرنے سے عارف کا کوئی ہرج نہیں

(۲۰) راجہ جنک وغیرہ کاروبار کرتے کرتے درجہ کمال پر پہونچے تھے پس عالم کی بہتری کو مدنظر رکھکر تجھے فعل کرنا لازم ہے دیوسوت منو۔ راجہ اکشواک۔ شری رامچندر جی۔ بشسٹ جی۔ ویدویاس جی۔ راجہ جنک اور بہت سے راج رشی تعلقات دنیوی کے برتنے پر بھی عارف کامل تھے اسوجہ سے کہ وہ تمام جسمانی اور روحانی فعلوں کے صدور کو تقاضائے قدرت سمجھتے تھے اور اپنی ذات کو ہمیشہ افعال سے مبرّا و بے لوث جانتے تھے آج کل یہ عام خیال ہے کہ جبتک کوئی سر نہ منڈائے اور گوشہ گذینی اختیار نہ کرے تب تک اوسے علم معرفت حاصل نہیں ہوسکتا مگر یہ خیال سراسر غلط ہے۔ برخلاف اس کے معاش حاصل کرنے کیلئے نوکری یا کوئی پیشہ اختیار کرنا عارف کا فرض ہے۔ اپنی حیات میں دنیا کبھی کسی سے ترک نہوئی اور نہوگی جسم انسانی جو خود دنیا کا جزو ہے ہر جگہ ساتھہ رہتا ہے اور زبردستی فعل کراتا ہے البتہ جو بشر علم عرفان کے زریعہ سے جسم کو ترک کردیتا ہے وہ بیشک تارک ہو جاتا ہے اس لئے کہ آتش عرفان جسم کی موجودگی میں جسم کو بالکل جلادیتی ہے یعنی عدم وجود اوسکا مساوی کردیتی ہے

رباعی

مخصوص صفا بہ سر تراشیدن نیست	تسلیم و رضا بہ خرقہ پوشیدن نیست
رمزیست کہ از فیض میسر گردد	این دولت نایاب زکوشیدن نیست

ترجمہ مولف

موند منڈائے نہو سیناسی	کپڑے رنگے نہوئے اوداسی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو یاوے ہووے سکھہ باسی	پرار وپ کی انہو بانی

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरोजनः ॥
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्त्तते ॥२१॥

عارف کو لازمی افعال تقلید عوام کے واسطے کرنے واجب ہیں

(۲۱) جو فعل ایک معزز شخص کرتا ہی اوسیکو سب لوگ کرنے لگتے ہیں وہ جس امر کو جائز قرار دیتا ہے اوسیکو عام آدمی درست مانتے ہیں۔

بڑے آدمیوں کو واجب ہے کہ نیک افعال کے پابند ہوں تاکہ عوام بھی اون کی تقلید میں نیک افعال اختیار کریں ورنہ اون کی بُری مثال کا قایم ہونا عام لوگوں کی گمراہی کا سبب ہوا کرتا ہی

नमे पार्थास्ति कर्त्तव्यं त्रिषु लोकेषु किंचन ॥
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त्त एवच कर्मणि ॥२२॥

کرشن بھگوان فرماتے ہیں کہ میں برہم سروپ ہونے پر بھی افعال کو کرتا ہوں

(۲۲) اے ارجن گو مجھے نہ تو تینوں لوک میں کچھہ کرنا ہے اور نہ کسی شے کا جو حاصل نہیں ہی حاصل کرنا ہی پھر بھی میں فعل کرتا ہوں۔

جبکہ کرشن بھگوان کو دنیا کے لازمی افعال سے مفر نہوا تو پھر اوروں کا دعویٰ ترکِ فعل کیونکر صحیح ہو سکتا ہی اس منتر میں اونکی ذات مقدس کا بیان مجمل طور پر کیا گیا ہے۔

यदि ह्यहं न वर्त्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ॥
मम वर्त्मानुवर्त्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥२३॥

تاکہ عوام میری تقلید کریں

(۲۳) اگر میں فعل ہوشیاری کیساتھہ نکروں تو اے ارجن سب لوگ میری تقلید کریں گے

افسوس ہی کہ اہل ہند ہوشیاری اور ہمت کو چھوڑ کر آرام طلبی اور کم ہمتی کے بندے ہو گئے ہیں اور اب تک اس ہدایت ربانی کی مخالفت کرتے جاتے ہیں۔

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ॥
संकरस्य च कर्त्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः ॥२४॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جن عالم کا رہنما ہوں

(۲۴) جو میں فعل کرنا چھوڑ دوں تو عالم کے لوگ بدافعال ہو جائینگے اور میں اولاد ناجائز کی پیدایش کا باعث اور عالم کا گمراہ کنندہ قرار دیا جاؤں گا۔

بعض اعتراض کرتے ہیں کہ علم ویدانت بدافعالی سکہاتا ہے لیکن یہ خیال اونکا کم فہمی پر مبنی ہے اور اون کی عقل کی کم وسعتی ثابت کرتا ہی علماے ویدانت سے ہرگز بدافعال سرزد نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ فعل کی حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نیک اعمالی۔ استقلال۔ ہمت اور چستی علم کا خاصہ ہیں اور بدافعالی تلون مزاجی بزدلی اور کاہلی جہل کا ثمرہ

सक्ताः कर्मण्य विद्वांसो यथा कुर्वंति भारत ॥
कुर्याद्विद्वांस्तथाऽसक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥ २५ ॥

عارف افعال سے بے تعلق رہتا ہے جاہل فعل کے ساتھہ دلی تعلق رکھتا ہی

(۲۵) جن فعلوں کو جاہل دلی تعلق کیساتھہ کرتے ہیں عارف عالم کی بہتری مدنظر رکھنے والا اونکو بے تعلقی سے کرتا ہے۔

عارف اور جاہل دونوں فعل کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہی کہ عارف جو فعل کرتا ہے اوس میں عوام کی بہبودی کو مدنظر رکھتا ہے اور اوس کا مصدر قدرت کو جان کر آپ آزاد رہتا ہے۔ جاہل اپنے آپ کو فاعل قرار دیتا ہے اور پابند افعال ہو جاتا ہے۔

नबुद्धि भेदं जनयेद ज्ञानां कर्मसंगिनाम् ॥
जोषयेत्सर्व कर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन् ॥ २६ ॥

عارف کو واجب ہے کہ وہ عوام کو فعل لازمی سے باز نہیں رکہے۔

(۲۶) کم سمجھہ لوگوں کو۔ جو افعال کے پابند ہوں دور اندیش عارف گمراہ نہ کرے بلکہ اونہیں سب فعلوں کے کرنے کی ہدایت کرے

تاوقتیکہ طالب میں علم ذات کے حاصل کرنے کی قابلیت پیدا نہو عارف کو لازم ہے کہ وہ اوسکی توجہ افعال کیطرف سے نہ ہٹائے اور اوسکو اخلاق اور نیک افعال سیکہنے کی ہدایت کرتا رہے برخلاف اسکے فی زمانہ دنیا پرست فقرا چھوٹی عمر کے لڑکوں کو سر منڈوا کے اور گیروے کپڑے پہناکر اپنا چیلا بنا لیتے ہیں اور اس امر کا خیال نہیں کرتے کہ اون لڑکوں نے حواس کے

لازمی فرائض ادا نہیں کئے ہیں اور وہ تحصیل علم سے فارغ ہوکر علم ذات کے سبق لینے کی قابل نہیں ہوتے ہیں دراصل ترک افعال اختیاری بات نہیں ہے بلکہ وہ مشاہدہ ذات کے علم وسرور کا خاصہ ہے یعنی جسوقت انسان کو حق وباطل کے فرق کا تمیز ہوتا ہے وہ کل فعلوں کا مصدر صفات کو جانتا ہے اور ذات کو اون سے بالکل بے تعلق سمجھتا ہے

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः॥
अहंकार विमूढात्मा कर्ताहमिति मन्यते॥२७॥

فعل کا مصدر قدرت ہی

(۲۷) قدرت کے خواص سے سب فعل صادر ہوتے ہیں جاہل بسبب پندار اپنے آپکو (اونکا) فاعل مانتا ہے۔

حقیقت میں سب فعل قدرت سے صادر ہوتے ہیں جاہل پندار کی غفلت میں گرفتار ہونیکی وجہ سے اپنے آپکو اون کا فاعل خیال کرتا ہے۔

اے بے خبر از خود ہنرے پیدا کن این بارِ خودی کہ سخت بر پشت تو شد	ازخانۂ بود خود درے پیدا کن بگذار ز پشت یا خرے پیدا کن	

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्म विभागयोः॥
गुणा गुणेषु वर्त्तन्त इति मत्वा न सज्जते॥२८॥

عارف فعل کو قدرت سے منسوب کرتا ہے اور ذات کو فعل سے برتر جانتا ہے

(۲۸) عارف صفت اور فعل سے ذات کو مبرّا سمجھتا ہے اور محسوسات کے ساتھہ صرف حواس کے تعلق کا ہونا مانتا ہے اس لئے وہ آزاد رہتا ہے۔

جو شخص سانکھہ ودیا یعنی علم حقیقت سے واقفیت حاصل کرلیتا ہے وہ سمجھہ جاتا ہے کہ انسان کے تمام حواس کی اور نیز اون محسوسات کی جنکو وہ ادراک کرتے ہیں صفات سے پیدایش ہے اور اون کے باہمی تعلق کا باعث بھی وہی ہے ذات پاک دونوں سے برتر اور منزہ ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

प्रकृतेर्गुण संमूढाः सज्जंते गुणकर्मसु ॥
तानकृत्स्न विदो मंदान् कृत्स्न विन्न विचालयेत् ॥२९॥

جاہل اپنی ذات کو پابند افعال سمجھتا ہے

(۲۹) کوتاہ عقل اور کند ذہن انسان اپنی خاصہ طبعی کے غالب ہونے کی وجہ سے صفت اور فعل کے پابند ہو جاتے ہیں۔ دور اندیش عارف اونہیں اپنے راستہ سے نہ ہٹادے۔

جاہل ذات وصفات میں تمیز نہیں کرسکتے اسلئے وہ صفات سے پیدا ہوئے فعلوں کو ذات سے منسوب کرتے ہیں اور غلط فہمی کیوجہ سے ذات پر اونکا اثر مانتے ہیں دراصل ست رج اور تم پرکرتی کی تین صفتیں ہیں جنسے کل افعال پیدا ہوتے ہیں اگر عارف یہہ دریافت کرلے کہ وہ اس امرواقعی کو نہیں سمجھہ سکتے تو اوسے واجب ہے کہ وہ اونکو اونہیں کے عقیدہ پر رہنے دے اور اونکو نیک افعالی کی ہدایت کرے۔

मयिसर्वाणि कर्माणि संन्यस्याध्यात्मचेतसा ॥
निराशी निर्ममो भूत्वा युध्यस्व विगतज्वरः ॥३०॥

بے پندار اور بے تعلق ہو کر فعل کرنے چاہئیں

(۳۰) تو اپنے سب فعلوں کو مجھہ پر چھوڑکر مشاہدہ باطنی میں مشغول ہو کر اور افعال کے نتیجہ کی اُمید اور اونکی فاعلیت کے پندار کو ترک کرکے بے باکانہ جنگ کر۔

علم ذات کے استغراق میں صفاتی افعال محو ہو جاتے ہیں اور تعلق اور خواہش وغیرہ پیدا نہیں ہوتے اس ادھیائے کے ۱۹ منتر میں بے تعلقی سے فعل کرنے کی ہدایت ہو چکی ہے اور ۲۷ منتر میں فعل کا صدور صفات سے دکھادیا گیاہے اس منتر میں طالب کو بے پندار ہو کر فعل کرنے کی ہدایت کیگئی ہے۔

ये मे मतमिदं नित्य मनु तिष्ठंति मानवाः ॥
श्रद्धावंतो ऽनसूयंतो मुच्यंते तेपि कर्मभिः ॥३१॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(۳۱) جو اہل ارادت اور بے تعصب انسان میرے اس اصول پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں وہ فعل سے مخلصی پاتے ہیں -	اس ہدایت پر کاربند ہونے سے مخلصی ملتی ہے

فعلوں کا مصدر قدرت کو سمجھکر اونکے نتیجہ کی امید نہ رکھنا فعلوں سے بریت کی صورت ہے

ये त्वेतदभ्यसूयंतो नानुतिष्ठंति मे मतम् ॥
सर्वज्ञान विमूढांस्तान्विद्धि नष्टान चेतसः ॥३२॥

(۳۲) جو تعصب سے میرے اس اصول پر کاربند نہیں ہوتے تو سمجھ لے کہ وہ بدبخت اور کم عقل لوگ علم کلیت سے بے بہرہ رہجاتے ہیں	جاہل علم حقیقت سے بے نصیب رہتے ہیں

وہ لوگ جہل مرکب میں گرفتار ہیں جو اس ادہیا کے تیسویں منتر کی ہدایت پر کاربند نہیں ہوتے

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृते ज्ञानवानपि ॥
प्रकृतिं यांति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥३३॥

(۳۳) عارف بھی اپنے خاصہ طبعی کے موافق فعل کرنے پر مجبور ہے انسان اپنی خاصہ طبعی کی طرف رجوع کرتے ہیں روکنے سے کیا ہو سکتا ہے -	عارف اور جاہل دونوں خاصہ طبیعت سے مجبور ہیں

خاصہ طبعی سے نہ صرف جاہل بلکہ عارف بھی مجبور ہے کیونکہ اوسے بھی اپنی زندگی میں فرایض ادا کرنے پڑتے ہیں الغرض کسی فرد بشر کو خاصہ طبعی سے مفر نہیں ملتا -

इंद्रियस्येंद्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपंथिनौ ॥३४॥

(۳۴) حواس محسوسات کے ساتھہ شوق اور نفرت رکھتے ہیں عارف اون دونوں کے قابو میں نہ آئے کہ وہ اسکے رہزن ہیں	عارف رغبت اور نفرت کو چھوڑ کر فعل کرتا ہے

عارف کو واجب ہے کہ وہ اپنے فرایض کو شوق اور نفرت کے بغیر ادا کرتا رہے -

	سرا ین تنگ و پائے نام بشکن		گذر از دانہ وایں دام بشکن

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نئی واقف ازیں دزدان باطن	بہ نزد جان تو ہستند ساکن
بہ پشت ہیچو یار از در در آیند	سطاع خاص تو ہردم ربایند
تو غافل از متاع خانہ خود	ندانی خویش یا بیگانہ خود

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥३५॥

اپنے اور اوروں کے فرایض کا لحاظ رکھتا ہو

(۳۵) اپنے فرایض کا کسی حد تک ادا کرنا اوروں کے فرایض کے پورے طور پر ادا کرنے سے بہتر ہے اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے جان دینا نیک انجام رکھتا ہے اوروں کے فرایض کا اختیار کرنا باعث خوف ہوتا ہے۔

شوق اور نفرت سے کنارہ کرنے کے علاوہ عارف کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اوروں کے فرایض کو ہرگز اختیار نہ کرے اور اپنے ہی فرایض کو ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتا رہے اس لئے کہ جو کام اپنی ذات سے تعلق نہیں رکھتا وہ کیسی ہی عمدگی سے تکمیل پاوے نیک نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔

अर्जुन उवाच – अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ॥
अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥३६॥

دیدہ و دانستہ انسان مرتکب گناہ کیوں ہوتا ہے۔

ارجن نے سوال کیا (۳۶) اے کرشن پھر کس کی تحریک سے انسان اپنی مرضی کے خلاف گناہ کا مرتکب ہوتا ہے گویا وہ اوس سے جبراً کرایا جاتا ہے۔

اوپر تینتیسویں ۳۳ منتر میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر ایک انسان اپنی خاصۂ طبعی کے موافق فعل کرتا ہے اب ارجن سوال کرتا ہے کہ خلاف مرضی فعل سرزد ہونیکا باعث کیا ہے۔

श्रीभगवानुवाच – काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

महाशनो महापाप्मा विद्ध्येनमिह वैरिणम् ॥३७॥

رجوگن سے خواہش پیدا ہوکر مصدر گناہ ہوتی ہے

شری بھگوان نے جواب دیا۔ (۳۷) اس کا سبب خواہش ہے یا غضب ہے جو رجوگن سے پیدا ہوتا ہے اور بہت کھانیوالا اور بڑا موذی ہے اسکو دشمن سمجھ

دوسری ادھیا کا ۶۲ و ۶۳ منتر میں خواہش اور غضب کی تصریح ہو چکی ہے رجوگن یعنی صفات کے ساتھ تعلق ہونے سے خواہش پیدا ہوتی ہے یہی خواہش غضب کی صورت اختیار کرتی ہے غضب سے سہو غفلت اور انجام کار تمیز کی عقل یعنی تموگن کے پیدا ہونے پر عارف علم ذات کے ثمر سے محروم ہو جاتا ہے صفت شیطانی کی پیدائش کا رجوگن سرچشمہ ہے اوس کے بند کرنے یعنی بے تعلق ہو کر فعل کرنے سے خواہش و غضب کا سلسلہ مسدود ہو جاتا ہے رجوگن قلب کی حرکت ابتدائی ہے اور اوس کے تسلسل میں تموگن پیدا ہوتا ہے۔

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथादर्शो मलेन च ॥
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥३८॥

خواہش اور غفلت سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے

(۳۸) جیسے دھواں آگ کو چھپا لیتا ہے اور میل آئینہ کو اور جھلی بچہ کو ویسے ہی وہ اس علم ذات کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ॥
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च ॥३९॥

خواہش عارف کی دشمن ہے

(۳۹) عارف کا یہ ازلی دشمن جو خواہش کی صورت رکھتا ہے اور آگ کی مانند کبھی سیر نہیں ہوتا علم ذات کو محجوب کر دیتا ہے۔

خواہش لذات اور علم معرفت میں ایک قدرتی مخالفت ہے یعنی جسکا دل خواہشات میں پھنستا ہے اوسے علم ذات حاصل ہونا دشوار ہو جاتا ہے خواہش کا سیر ہونا کبھی ممکن نہیں کہ جسقدر وہ پوری ہوتی جاتی ہے اوسیقدر وہ بڑھتی ہے آگ لکڑی کے ڈالنے سے بجھتی نہیں بلکہ زیادہ بڑھتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آنکہ شیران را کند روبہ مزاج	احتیاج است احتیاج است احتیاج

इंद्रियाणि मनोबुद्धिरस्याऽधिष्ठानमुच्यते ॥
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥४०॥

خواہش کا مقام حواس دل اور عقل ہیں۔

(۴۰) حواس دل اور عقل اوسکا مسکن بتائے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے وہ علم کو محجوب کر کے انسان کو غفلت میں ڈالتی ہے

خواہش رجوگن سے پیدا ہوکر حواس دل اور عقل میں مقیم رہتی ہے اور اپنے زور سے اونکو علم ذات پر غالب کر کے انسان کو جہل میں گرفتار کرتی ہے۔ جان کو اوس خواہش کا مقام نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہمیشہ پاک اور بے لوث ہے۔

तस्मात्त्वमिंद्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ॥
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम् ॥४१॥

عارف کو چاہیے کہ خواہش کو پیدا نہونے دے

(۴۱) پس اے ارجن تو شروع سے حواس کو قابو میں کر کے علم و سرور کے غارت کرنیوالے اس موذی کو ہلاک کر

جب حواس کے فعل محسوسات کیطرف دلی تعلق کے ساتھ ہوتے ہیں اوس وقت خواہش کا آغاز ہوتا ہے بعد ازاں وہ خواہش حواس وغیرہ میں دخل کر کے جہل کو پیدا کرتی ہے اگر شروع ہی سے اوسکو روکا نہ جاوے تو پھر مثل بیماری کے اوس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے

इंद्रियाणि पराण्याहुरिंद्रियेभ्यः परं मनः ॥
मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः ॥४२॥

حواس دل اور عقل سے ذات برتر ہے

(۴۲) (جسم کثیف) سے حواس سے برتر مانے گئے ہیں حواس سے برتر دل ہے دل سے برتر عقل ہے اور عقل سے برتر وہ ہے۔

حواس دل اور عقل میں مُقامی فاصلہ نہیں ہے بلکہ تفہیمی ہے یعنی فہم سے انکے مدارج تمیز ہوتے ہیں مادّی اجسام قوتِ حس نہیں رکھتے پس محسوسات کہلاتے ہیں حواس اونکو ادراک کرتے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہیں اس لئے اون سے افضل ہیں دل کی غیر حاضری میں حواس محسوسات کا ادراک نہیں کر سکتے یعنی جسوقت انسان کا دل حاضر نہیں ہوتا اسوقت اوسکے سامنے سے چاہے کوئی شئے گذر جائے اوس کا علم نہیں ہوتا اس لئے حواس دل کے محتاج ہیں اور دلکو اون پر فضیلت ہے حواس اور دل دونوں عقل کی معلومات کے احاطہ میں ہیں لہذا عقل اون پر فضیلت رکھتی ہے عقل نے ہی محسوسات حواس اور دل کی بابت تحقیقات کی ہے اور تمام علوم معقولات پر مبنی ہیں تاہم یہ عقل صرف محدود شئے کو تمیز کر سکتی ہے ذات غیر محدود ہے اس لئے اوس کے ادراک سے باہر ہے جو لوگ ذات کو معقولات میں محدود کرتے ہیں ایک مفروض ذہنی بناتے ہیں کیونکہ عقل محدود ذات کا حجاب ہے البتہ عقل سلیم کے وسیلہ سے ذات کا جلوہ انسان اپنے اندر مشاہدہ کر سکتا ہے جس کو انبھو شکتی یعنی علم اشراق کہتے ہیں۔

چرنداس کا قول ہے

اندری سے من پرے ہے تاکہ پری ہے بُدھ		انبھو واسکے پری ہے کہو ایک پاوے سُدھ	

एवं बुद्धे: परं बुद्धा संस्तभ्यात्मा नमात्मना ॥
जहि शत्रुं महा बाहो कामरूपं दुरासदम् ॥ ४३॥

علم ذات کی مدد سے خواہش کا مغلوب کرنا انسان کا فرض ہے

(۴۳) اے ارجن جو اس طور پر عقل سے برتر بیان کیا گیا ہے اوس کو جانکر اور دل کو اپنے قابو میں کرکے تو اس زبردست دشمن کو جو خواہش کی صورت رکھتا ہے ہلاک کر۔

ذات پاک چھوٹے سے چھوٹے ذرے اور بڑے سے بڑے عالم میں موجود ہے اور وہ اندریوں سے اور من اور بدھی سے برتر ہے پس دانش کو اوس میں دخل نہیں صرف حالت کیف میں اوس کے جمال کا مشاہدہ ہو سکتا ہے انسان علم ذات میں مسرور رہ کر اور حواس کے افعال سے بے تعلقی اختیار کر کے خواہش کو پیدا ہونے دے خواہش کا مخزن خیال ہے اور خیال کے روکنے سے خواہش کا سلسلہ رک جاتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

इति श्रीभगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे कर्मयोगो नाम तृतीयोऽध्यायः ३

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے عملی
طریقہ کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن
کی تقریر کی تیسری ادھیا
کرم یوگ نام ختم
ہوئی

تیسری ادھیا کا خلاصہ

(۱) افعال لازمی ہیں اور کسی کو اون سے نجات نہیں ملتی یعنی جب تک انسان قید حیات میں ہے فعل کرنے پر مجبور ہے۔

(۲) افعال کا مبدا قدرت ہے جس کو پرکرتی کہتے ہیں یعنی سب فعل قدرت سے پیدا ہوتے ہیں اور قدرت ہی کی حرکت سے کل عالم متحرک ہے ذات پاک اور بے لوث ہے۔

(۳) دلی تعلق اور انانیت کو ترک کر کے فعلوں کا کرنا اون سے بریت حاصل کرنے کا طریقہ ہے یعنی حواس کو شوق و نفرت کے مطیع نہونے دینے اور اون کے فعلوں کا باعث قدرت کو جاننے سے افعال کی پابندی چھوٹ جاتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

چوتھی ادھیا کرم سیناس یوگ

श्रीभगवानुवाच

इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ॥
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥१॥

شری بھگوان نے فرمایا

دیوسوت۔ منو اور اکشواک علم ذات رکھتے تھے

(۱) میں نے یہ لازوال علم معرفت دیوسوت کو بتایا۔ دیوسوت نے منو کو منو نے اکشواک کو

علم ذات راجہ دیوسوت کے بعد منو کو اور منو کے بعد راجہ اکشواک سری رامچندر جی کے دادا کو حاصل ہوا تھا موحد کے لئے ضمیر کلام بالکل صاف ہے وہ جانتا ہے کہ آتما ہمیشہ بدستور ہے اور سب میں محیط ہے جب انسان کا بطون کثافت جہل سے صاف ہو جاتا ہے اوسوقت اوسمیں علم ذات کا اشراق ہونے سے دوئی کا حجاب اوٹھ جاتا ہے چنانچہ مذکورہ بالا اشخاص میں اوس علم نے وقتاً فوقتاً اشراق پایا تھا اسی ادھیا کے چھٹے منتر میں اس منتر کا مطلب ظاہر کیا جائے گا۔

एवं परंपराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ॥
स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप ॥२॥

انکے بعد جو عارف ہوئے وہ بھی وہی علم ذات رکھتے تھے اب وہ پوشیدہ ہوگیا ہے

(۲) اسے ارجن جو علم اسطرح پر زمانہ قدیم سے چلا آیا تھا اوسکو راج رشی جانتے تھے وہ علم اب زمانہ دراز سے محجوب ہوگیا ہے

راج رشی وہ لوگ تھے جو باوجود اپنی ریاست کا کاروبار کرنے کے مرتاض اور اس علم سے واقف تھے کرشن بھگوان کے زمانہ سے پیشتر علم ذات اون راج رشیوں میں باقی نہیں رہا تھا اس لئے اونہوں نے پھر اوسکا اعلان کیا۔

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ॥
भक्तोसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥३॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کرشن بھگوان فرماتے ہیں کہ میں اوسی قدیم علم ذات کو پھر آشکارا کرتا ہوں -

(۳) وہی قدیم علم میں تجھے اب بتاتا ہوں تو میرا معتقد اور رفیق ہے اور یہ عالی اسرار ہیں

علم ذات ایک ہے اور وہ کبھی ضایع نہیں ہوتا پس کرشن بھگوان نے اونہیں رموز کو جو عارفان گذشتہ کے سینہ میں تھے از سر نو ظاہر کیا۔

अर्जुन उवाच

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ॥
कथमेतद्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥४॥

ارجن نے سوال کیا

ارجن کہتا ہے کہ آپ دیوسوت کے بعد پیدا ہوئے آپ کا بیان عقل سے ثابت نہیں ہوتا

(۴) آپ بعد میں پیدا ہوئے اور دیوسوت پیشتر پیدا ہوا ہیں کیونکر جانوں کہ ابتدا میں آپنے وہ علم بتایا تھا

ارجن کی نظر کرشن جی کے جسم پر گئی ہے کرشن کے جسم کی ولادت بیشک دیوسوت کے بعد ہوئی کرشن کی ذات نامتناہی ہر وقت ہر انسان میں موجود ہے وہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ آیندہ پیدا ہوگی اسی سے علم ذات دیوسوت وغیرہ عارفون کے بطوں میں آشکارا ہوا کرتا ہو

श्रीभगवानुवाच

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ॥
तान्यहं वेद सर्वाणि नत्वं वेत्थ परंतप ॥५॥

شری بھگوان نے جواب دیا

کرشن بھگوان سمجھاتے ہیں کہ میری ذات قدیم اور محیط ہے پس وہ کل مخلوقات کی جان ہے

(۵) اے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے اون سب کو میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا۔

لفظ میرے اور تیرے سے کم فہم شری کرشن اور ارجن کو جدا سمجھکر یہ خیال کرسکتے ہیں کہ کرشن جی اور ارجن نے زمانہ سابق میں جنم لئے ہوں گے مگر مراد کلام یہ نہیں ہو صاف مطلب ہے کہ آتما سروبیاپک ہے اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وہ میرے اور تیرے جسم کا مادہ حیات ہے اُس نے بیشمار جنم لئے ہیں دیوسوت منو اور اکشواک میں وہی تھی اور مجھ میں اور تجھ میں اور سب میں وہی ہے میں چونکہ صاحب علم توحید عرفاں ہوں اور اس آتما کو اپنے اندر اور سب میں محیط دیکھتا ہوں تو پندار خودی رکھتا ہے اسلئے آتما کو اپنی حقیقت نہیں جانتا۔

رُباعی

گر بہر سندم زحال زندگی	نہ صدو ہفتاد قالب دیدہ ام	ور بگویم شرح حال خویش را	ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ॥
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय संभवाम्यात्ममायया ॥ ६ ॥

جان کبھی پیدا نہیں ہوتی اجسام میں ظاہر ہونا اوسکا کرشمہ ہے

(٦) گو میں پیدائش اور فنا سے برتر ہوں اور مخلوقات کا مالک ہوں تاہم میں اپنی قدرت میں دخل کر کے اپنے کرشمہ سے ظاہر ہو جاتا ہوں

یہ کرشن کی حقیقت ہے جسے ارجن نہیں جانتا تھا پورش لازوال ہے اور کل شے میں محیط ہے وہ کبھی پیدا اور فنا نہیں ہوتا اجسام پرکرتی یعنی قدرت سے پیدا ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔ اجسام کے پیدا ہونے اور فنا ہونے سے پورش میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا جب انسان پورش یعنی ذات کے علم سے ناواقف ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلیت کو بھول جاتے ہیں اوسوقت کوئی وجود مثل کرشن کے پیدا ہو کر جہل کی تاریکی رفع کرتا ہے اگرچہ ذات کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے اور جاہل کا اوس کو اپنی ہستی تسلیم نکرنا اوس میں کوئی فرق نہیں لاتا تاہم وہ جہل رفع کرنے کے واسطے اپنے علم کو انسان پر آشکارا کرتی رہتی ہے۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ॥
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

جب جہل و بداعمالی عالم میں بڑھجاتی ہے

(٧) اے ارجن جب کبھی نیکی گھٹ جاتی ہے اور بُرائی غلبہ پاتی ہے اُسوقت میں وجود اختیار کرتا ہوں۔

جب انقلاب زمانہ سے جہل انسانوں میں بڑھجاتا ہے اوسوقت کوئی نادر وجود پیدا ہو کر علم اشراق کو ظاہر کرتا ہے اور اوتار کہلاتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

परित्राणाय साधूनां विनाशायच दुष्कृताम्॥
धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे॥८॥

تب نیکی کی بنیاد مضبوط کرنیکی واسطے علم ذات ظاہر ہوتا ہی

(۸) میں نیک آدمیوں کی حفاظت کرنے اور بدکرداروں کو غارت کرنیکے واسطے اور نیکی قایم رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا ہوں۔

जन्म कर्मच मे दिव्य मेवं योवेत्ति तत्त्वकः॥
त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन॥९॥

جسم اور جان کی اس حقیقت کا جاننے والا ذات میں وصل ہوتا ہے

(۹) اے ارجن جو میری حیرت انگیز پیدایش اور افعال کی حقیقت سمجھتا ہی وہ جسم کو ترک کرکے جسمانی قید میں نہیں آتا مجھ میں وصل ہوجاتا ہی

ذات کا جسم میں ظہور کرنا ایک نادر کرشمہ ہے یعنی اوسکا باوجود افعال جسمانی سے بے تعلق ہونیکے محرک جسم نظر آنا عجیب طلسم ہی جو اس کی حقیقت کو علم معرفت کے وسیلہ سے دریافت کرلیتا ہی وہ بحالت زندگی اپنی ذات کو جسم سے علیحدہ دیکھتا ہے زاں بعد وہ جسمانی افعال کا پابند نہیں رہتا اور ہستی بحت پاتا ہے۔

वीतराग भय क्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः॥
बहवो ज्ञान तपसा पूता मद्भावमागताः॥१०॥

چنانچہ ترک بیم و رجا اور علم معرفت سے بہت انسان ذات بحت میں وصل ہوچکے ہیں

(۱۰) بیم و رجا اور غضب سے بری ہوکر میرا تصور کرکے اور میری پناہ میں آکے اور ریاض معرفت سے پاک ہوکر بہت لوگوں نے میری ہستی بحت پائی ہے۔

جب تک انسان بیم و رجا سے آزادی نہ پاوے تب تک اوسے علم معرفت حاصل نہیں ہوسکتا چنانچہ عارفان متقدمیں بیم و رجا کو ترک کرکے اور پیدایش اور افعال کی حقیقت جانکر ذات میں وصل ہوئے ہیں

ये यथा मां प्रपद्यंते तांस्तथैव भजाम्यहम्॥
मम वर्त्मानु वर्त्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः॥११॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذات پاک ہر ایک عقیدہ کے مطابق معبود فرض کیجاتی ہی

(۱۱) جو لوگ میرے جسطرح پر طالب ہوتے ہیں اونکو میں ویسا ہی نتیجہ دیتا ہوں اے ارجن سب لوگ میرے ہی راستہ پر چلتے ہیں۔

رباعی

ہر آں چیز کہ مقصودِ تو آمد	ہماں مولا و معبودِ تو آمد	
ہر آں چیز کہ دایم در دل تست	ہماں ہشدار آخر حاصل تست	

ذات واحد کل اجسام میں جلوہ گر ہی مختلف اشخاص اور فرقے اوسکی نسبت مختلف عقیدے رکھتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا فرضی وجود اوس کے عقیدے کے بموجب ہوا کرتا ہے۔

رباعی

گر گل گذرد بخاطرت گل باشی	ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روز چند	اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی

ہر انسان کی کچھہ نہ کچھہ تسلیم ہونی لازمی ہے اور کل انسان کا منزل مقصود وہی ہے۔

ہمہ کس طالب یار اند چہ ہشیار و چہ مست
ہمہ جا خانۂ عشق است چہ مسجد چہ کنشت

कांक्षंतः कर्मणां सिद्धिं यजंत इह देवताः ॥
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा ॥१२॥

طلبگار دنیا صفات پرست ہوتے ہیں

(۱۲) نتیجہ افعال کے چاہنے والے اس جہان میں دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ دنیا میں فعل کا نتیجہ جلد حاصل ہوتا ہے۔

پرستار صفات ادراک ذات سے محروم رہتے ہیں گو وہ دنیوی مطالب میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुण कर्म विभागशः ॥
तस्य कर्त्तार मपि मां विद्ध्य कर्त्तार मव्ययम् ॥१३॥

انسانوں میں صرف صفات اور فعل کا فرق ہے ذات سب میں یکساں موجود ہے

(۱۳) صفت اور فعل کی تقسیم سے مینے چار ورن پیدا کئے گو میں اونکا خالق ہوں مجھے فاعلیت سے برتر اور لازوال جان

دنیا میں انسان چار قسم کے ہیں۔ بعض میں علمی قوت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ سب کے علم معاش و معاد میں رہنما بنتے ہیں اور قابل تعظیم خیال کئے جاتے ہیں۔ بعض ہمت مردانگی اور اعلیٰ درجہ کی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جسمانی طاقت رکھتے ہیں اور سپہ گری اور حفاظت ملک کرتے ہیں بعض کو تجارت اور مال و دولت کے انتظام کا مادہ حاصل ہوتا ہے جن کی وجہ سے کاروبار دنیوی بخوبی انجام پاتے ہیں جو لوگ ان تینوں صفتوں سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ اوروں کی خدمت گذاری کر کے بسر اوقات کرتے ہیں۔ کل اجسام میں آتما یعنی ذات پاک محیط ہے اور باوجود اُنکے محرک معلوم ہونے کے صفت اور فعل سے برتر ہے اجسام صفت اور فعل کے تقسیم سے گوناگون اشکال رکھتے ہیں اور پیدا اور فنا ہوتے رہتے ہیں

नमां कर्माणि लिम्पंति नमे कर्म फलेस्पृहा ॥
इतिमांयोऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ॥१४॥

ذات فعل اور اوس کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے

(۱۴) نہ تو میں افعال میں آلودہ ہوتا ہوں اور نہ فعل کے نتیجہ کی خواہش رکھتا ہوں جو مجھکو ایسا جان لیتا ہے وہ فعل کا پابند نہیں ہوتا۔ آتما ساری مخلوقات میں موجود ہو کر افعال کے ظہور میں آنیکا باعث ہوتی ہے تاہم وہ افعال اور اُن کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے جو انسان اپنی ذات کو فعل سے برتر جان لیتا ہے وہ فعل کی پابندی میں نہیں آسکتا

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः ॥
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥१५॥

عارفان گذشتہ نے یہ اصول تسلیم کر کے فعل کئے تھے تجھے اون کی تقلید لازم ہے

(۱۵) اسی عقیدے کے ساتھ زمانہ سابق کے طالبان نجات نے فعل کئے تھے تو بھی وہ فعل کر جو کہ متقدمین پیشتر کر چکے ہیں۔ عارفوں نے زمانہ گذشتہ میں یہ خیال رکھکر کہ ذات فعل سے برتر ہے فعل کئے تھے چونکہ یہ اون کا طریقہ درست تھا تجھکو اوسکی پیروی لازم ہے۔

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः ॥
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥१६॥

فعل کی پابندی اور فعل سے بریت میں بہت باریک فرق ہے

(۱۶) فعل کی کیا تعریف ہے اور فعل سے بریت کسکو کہتے ہیں دانشمند بھی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس امر میں حیران ہیں میں تجھے وہ فعل بتاتا ہوں جسکی حقیقت سمجھکر تو شکوک سے بری ہو جائے گا۔
آزادی و پابندی افعال میں تمیز کرتے ہوئے دانشمندوں کی عقل بھی چکراتی ہے
کیونکہ یہ رمز بہت دقیق ہے اس کی تشریح آگے اٹھارہویں منتر میں دیکھو۔

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मणः ।
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गतिः ॥१७॥

امر ونہی دو قسم کے فعل ہیں اور فعل سے بری ہونیکا مقام اعلیٰ ہے

(۱۷) نیک افعال بد افعال اور ترک افعال میں تمیز کرنا واجب ہے ترک افعال کی ماہیت کا دریافت کرنا مشکل امر ہے۔

افعال نیک و بد دو قسم کے ہوتے ہیں جن کا فرق سمجھنا آسان ہے ذات مصدر فعل نہیں ہے اوسکی تمیز کے واسطے علم عرفان درکار ہے۔

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः ।
स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥१८॥

جو ذات میں صفات اور صفات میں ذات کو دیکھتا ہے وہ فعل سے بری اور عارف ہے

(۱۸) جو بشر افعال میں ترک افعال کا ہونا اور ترک افعال میں افعال کا ہونا مشاہدہ کرتا ہے وہ عارف اور واصل ہے چاہے تمام افعال اوس سے سرزد ہوتے ہوں۔

نتیجہ کی امید رکھکر خواہش کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ فعل کہلاتا ہے۔ بلا امید نتیجہ اور بے خواہش جو کچھ سرزد ہوتا ہے۔ ایسے فعل سے بریت کہتے ہیں فعل دونوں میں ہوتا ہے فرق انسان کے تعلق اور بے تعلقی سے کرنا ہے فعل سے بریت کے معنی ترک فعل نہ سمجھنے چاہئیں اکرم یعنی بریت از فعل ایک حالت کیف کی ہے جو بہت غور سے معلوم ہو سکتی ہے اس منتر کے معنی باریک اور غور طلب ہیں انفاس یعنی پران وایان سے سب حرکات و فعل ہوتے ہیں سمان وایو بالذات قائم اور محیط ہے یعنی اوس میں سب فعل ہوتے ہیں اور وہ سب افعال میں محیط ہے سمان اور پران وغیرہ کی تشریح ساتویں ادھیا کے خلاصہ میں دیکھو۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यस्य सर्वे समारंभाः कामसंकल्प वर्जिताः ॥
ज्ञानाग्नि दग्धकर्माणं तमाहुः पंडितं बुधाः ॥१९॥

فعل سے بریت پانیکا وسیلہ علم معرفت ہی

(۱۹) جو تمام فعلوں کو بغیر کسی خواہش کے کرتا ہے اور (اسطور پر) اونکو آتش عرفان میں جلا دیتا ہے دانشمند اوس کو عارف کہتے ہیں

عارف بیخواہش نتیجہ فعل کرتا ہے اور علم عرفان کی نظر سے افعال کو ہیچ جانتا ہی فعلوں کو آتش عرفان میں جلانے کے یہی معنی ہیں۔

त्यक्त्वा कर्म फला संगं नित्य तृप्तो निराश्रयः ॥
कर्मण्यभि प्रवृत्तोऽपि नैव किंचित् करोति सः ॥ २०॥

عارف کا فعل کرنا مثل نکرنے کے ہوتا ہے

(۲۰) جو فعل کے نتیجہ سے غرض نہ رکھکر ہمیشہ مطمئن اور آزاد رہتا ہی وہ فعلوں کو کرتے ہوئے بھی کچھہ نہیں کرتا۔

نتیجہ پر نظر نہ رکھکر بے تعلقی سے جو فعل کیا جاتا ہے اوسکا کرنا نکرنے کے مساوی ہو جاتا ہے۔

निराशीर्यत चित्तात्मा त्यक्तसर्व परिग्रहः ॥
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्विषम् ॥२१॥

مصدر فعل جسم ہے جان فعل سے ہمیشہ بری ہے

(۲۱) جو اُمیدوں سے رہائی پاتا ہے اپنے خیال کو مطیع کر لیتا ہی اور سب پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے وہ صرف جسم سے فعل کرتا ہوا گنہگار نہیں ہوتا۔

عارف مطالب دنیوی کے حاصل کرنے کی اُمید نہ رکھکر اور قوت متخیلہ کو قابو میں کرکے فعل کرتا ہے اس طرح جو فعل بے تعلقی کی حالت میں اوس کے جسم سے صادر ہوتے ہیں اونکی قیدمیں وہ نہیں پڑتا پابندی اسوقت ہوتی ہی جبکہ انسان بوجہ پندار کے اپنے آپکو اون کا فاعل مانتا ہی۔ پابندی سے آزاد رہنے کی مُراد زن و فرزند و دولت و دنیا کا چھوڑنا نہیں ہے جسمانی افعال تو عارف کو بھی کرنے پڑتے ہیں ذات کو اون سے علیحدہ اور برتر سمجھنا معرفت ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यदृच्छालाभसंतुष्टो द्वंद्वातीतो विमत्सरः ॥
समः सिद्धावसिद्धौच कृत्वापि न निबद्ध्यते ॥२२॥

عارف مسرور اور بے تعلق ہو کر پابند فعل نہیں ہوتا

(۲۲) جو بغیر خواہش کے حاصل ہوئی شئے پر قناعت کرتا ہے متضاد خیالات کو دل میں جگہہ نہیں دیتا تعصب سے تعلق نہیں رکھتا اور کامیابی و ناکامی میں یکساں رہتا ہے وہ فعل کرنے پر بھی پابند نہیں ہوتا۔

سامان قدرت سے جو کچھہ پیش آتا ہے عارف اوسی میں خوشحال رہتا ہے نیکی و بدی کامیابی و ناکامی رنج و راحت وغیرہ کے متضاد خیالات اوس کے دل میں پیدا نہیں ہوتے وہ کسی کے ساتھہ الفت اور تعصب نہیں رکھتا اور بے تعلق ہو کر فعل کرتا ہے پس اوسمیں نہیں پھنستا۔

गतसंगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थितचेतसः ॥
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥२३॥

عارف فعل کا صدور قدرت سے جانتا ہے اور اپنی ذات کو اوس سے بری سمجھتا ہے

(۲۳) جو بے تعلق رہنے کے باعث آزاد اور علم ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے اور فعل کو ریاض قدرت سمجھکر کرتا ہے اوسکی کل فعل معدوم ہو جاتے ہیں۔

ब्रह्मार्पणं ब्रह्महविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम् ॥
ब्रह्मैव तेन गंतव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना ॥२४॥

عارف کی تسلیم یعنی گیان یوگ

(۲۴) جو یگ کرنیکے آلہ کو۔ یگ میں ڈالنے کی شئے کو۔ یگ کی آگ کو یگ کرنیوالیکو اور یگ کے کرنیکو ذات واحد تصور کرتا ہے اوسکا ذات واحد سے وصال ہوتا ہے۔

صوفی شدہ نیست نیست را مذہب نیست	با دوست رسیدہ را دگر مطلب نیست
رب رس رب شد تمام رب را رب نیست	ہر جا خورشید ہست آنجا شب نیست

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनै वोपजुह्वति ॥

॥२५॥

[صفات پرستی اور اجپا جاپ] (۲۵) بعض اشخاص جو کرم کے پابند ہیں دیوتاؤں کا یگ کرتے ہیں
بعض ذات واحد کی آتش میں عمل کو عمل کی مدد سے جلاتے ہیں۔

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ॥
शब्दादीन्विषयानन्ये इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥२६॥

[سُرتی سادھنا اور اشٹانگ یوگ کا طریقہ] (۲۶) بعض قوت سامعہ وغیرہ حواس کو ضبط کی آگ میں جلاتے ہیں
بعض صوت وغیرہ محسوسات کو حواس کی آگ میں جلاتے ہیں

सर्वाणीन्द्रिय कर्माणि प्राण कर्माणि चापरे ॥
आत्मसंयम योगाग्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥२७॥

[من دھیان کا طریقہ] (۲۷) بعض سب حواس کے فعلوں اور نفس کے فعلوں کو ضبط دل کی
آگ میں جو علم ذات سے روشن ہے جلاتے ہیں

द्रव्य यज्ञास्तपोयज्ञा योगयज्ञास्तथापरे ॥
स्वाध्याय ज्ञान यज्ञाश्च यतयः संशितव्रताः ॥२८॥

[دان تپ اوپاسنا تحصیل علم] (۲۸) بعض مستقل مزاج طالب خیرات کا یگ زہد کا یگ یوگ
کا یگ اور تحصیل علوم معقولات و منقولات کا یگ کرتے ہیں۔

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथा परे ॥
प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायाम परायणाः ॥२९॥

[پرانایام کا طریقہ] (۲۹) بعض اشخاص جو حبس نفس کے شاغل ہوتے ہیں وہ پران
اور اپان کی حرکتوں کو روک کر پران کو اپان میں اور اپان کو پران میں جھونکتے ہیں۔
پرانایام کے شغل کی تشریح کے واسطے پانچویں ادھیائے کے آخر میں تصویر کو دیکھو۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अपरे नियता हाराः प्राणान् प्राणेषु जुह्वति ॥
सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपित कल्मषाः ॥ ३० ॥

تقلیل غذا سے نفس کے مغلوب کرنیکا طریقہ

(۳۰) بعض لوگ جو اندازہ کے موافق غذا کھاتے ہیں پرانوںکو پرانوں میں سوخت کرتے ہیں یہ سب کے سب یگ کے جاننے والے یگ کے ذریعہ سے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

یگ کا اشارہ اُن مختلف اشغال کیطرف ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اوپر کے منتروں سے ثابت ہے کہ یگ کے معنی عمل یا ریاض کے ہیں۔

यज्ञशिष्टाऽमृतभुजो यांति ब्रह्म सनातनम् ॥
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥ ३१ ॥

ریاضات کا نتیجہ حصول معرفت اور وصال ذات ہے

(۳۱) اے ارجن جو یگ سے حاصل کئے ہوئے آبحیات کو پیتے ہیں وہ ذات لازوال کو پاتے ہیں اور جو یگ نہیں کرتے اُن سے دنیا بھی نہیں سنبھلتی عقبیٰ کا تو کیا ذکر کیا جائے۔

جن اشغال کا اوپر بیان ہوا ہے اون کا نتیجہ اور ماحصل علم ذات ہے جو شخص اون کے انجام میں علم ذات کو نہیں پاتا ہے وہ وصال ذات سے محروم رہتا ہے اس لئے اشغال کو منزل مقصود جاننا نچاہیئے بلکہ اون کو علم ذات کے حاصل کرنے کا وسیلہ سمجھنا چاہیئے اور جس انسان کا کچھ بھی شغل نہیں ہوتا ہے اور جو اپنے فرائض کے ادا کرنے میں بالکل قاصر رہتا ہے وہ ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی خوشی سے محروم رہجاتا ہے۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ॥
कर्मजान्विद्धि तान्सर्वा नेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥ ३२ ॥

ویدوں میں جو یگ لکھے ہوئے ہیں وہ سب عمل ہیں ✦✦

(۳۲) اسطور پر جو بہت اقسام کے یگ وید میں درج ہیں اون سب کی پیدایش عمل سے خیال کر۔ اس عقدے کے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

حل کر لینے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

جتنے اور اک ذات کے طریقے ویدوں میں بیان کئے گئے ہیں اون میں سے کوئی بھی عمل سے خالی نہیں ہے یعنی ہر ایک میں حواس اور دل وغیرہ میں سے کسی نہ کسی سے فعل کیا جاتا ہے وہ طریقہ جسمیں کوئی عمل کرنا نہیں پڑتا گیان یوگ ہے اسکے اصول کی تشریح پانچویں ادھیائے کے ۲۷ منتر میں درج ہے

श्रेयान् द्रव्यमयाद्यज्ञा ज्ज्ञान यज्ञः परंतप ॥

सर्वं कर्मा ऽखिलं पार्थ ज्ञाने परि समाप्यते ॥३३॥

عملی ریاضات سے علمی ریاض اعلیٰ ہے

(۳۳) اے ارجن عملی یگ سے علمی یگ اعلیٰ ہے اے ارجن سب اعمال علم میں کلیتاً انجام پاتے ہیں۔

بھگوت گیتا نے ہر جگہ علم کو عمل پر سبقت اور فضیلت دی ہے اور اوس کو سب سے اعلیٰ کہا ہے اور اوس کا حاصل کرنا انسان کے حیات کا سب سے بڑا فرض بتایا ہے چنانچہ مندرجہ بالا اشغال کا مدعا اور مطلب علم ذات کا حاصل کرنا ہے جس بشر کو اوس علم کی سچی راحت میسر ہوتی ہے اسکی نزدیک تمام اعمال ہیچ ہوجاتے ہیں

तद्विद्धि प्रणिपातेन परि प्रश्नेन सेवया ॥

उपदेक्ष्यंति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्व दर्शिनः ॥३४॥

عارفوں سے یہ علم حاصل ہوتا ہے

(۳۴) سمجھ لے کہ حقیقت شناس عارف تعظیم التجا اور خدمت کے کرنے پر تجھے وہ علم (معرفت) بتائینگے۔

عارفوں کا ادب کرنا اور اون کی خدمت گذاری اِس لئے واجب ہے کہ وہ آبحیات اونہیں کی صحبت بابرکت سے ملتا ہے۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोह मेवं यास्यसि पांडव ॥

येन भूतान्य शेषेण द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥३५॥

اس علم سے غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان ذات کے سرور کو پاتا ہے

(۳۵) جس سے واقف ہو کر تو اے ارجن پھر ایسی غفلت میں گرفتار نہیں ہوگا اور جسکے ذریعہ سے تو کل عالم کو اوّل اپنے اندر بعد ازاں مجھ میں موجود دیکھیگا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

انسان نادانی کی وجہ سے اپنے آپ کو جزو سمجھتا ہے جب علم ذات کے وسیلے سے اوس کی نادانی رفع ہو جاتی ہے اوسوقت وہ ذات واحد کو کل عالم کی ہستی سمجھتا ہے۔

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ॥
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं संतरिष्यसि ॥३६॥

(۳۶) گو تو سب گنہگاروں سے بھی زیادہ گنہگار ہو تاہم علم عرفان کی کشتی کے وسیلہ سے گناہ (کے دریا) سے پار ہوگا۔	گنہگار بھی اس کے وسیلے سے نجات پاتا ہے

بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ	گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ	ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ॥
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥३७॥

(۳۷) جیسے شعلہ زن آگ لکڑیوں کو خاکستر کر دیتی ہے ویسے ہی آتش عرفان سب فعلوں کو جلا دیتی ہے	یہ علم مثل آتش کے عذاب اور ثواب دونوں کو جلا دیتا ہے

नहि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ॥
तत्स्वयं योगसंसिद्धः कालेनात्मनि विंदति ॥३८॥

(۳۸) علم معرفت کی برابر دنیا میں کوئی شے پاک نہیں ہے اسلئے کہ وہ علم انسان کو اوس کے عمل کے تکمیل پانے پر خود بخود حاصل ہوتا ہے۔	علم ذات علم صفات سے اعلیٰ ہے اور اپنا آپ شاہد ہے

علم ذات قایم بالذات ہے اور سب علوم اور علمیات صفاتی ہیں اور انجام رکھتے ہیں۔

श्रद्धावांल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेंद्रियः ॥
ज्ञानं लब्ध्वा परां शांतिमचिरेणाधिगच्छति ॥३९॥

(۳۹) جو تیز فہم اور اہل ارادت ہے اور اپنے حواس پر غالب ہے وہ علم معرفت حاصل کرکے جلد سرور ابدی کو پاتا ہے۔	شوق اور طلب سے یہ علم جلد حاصل ہوتا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

غواصی کن گرت گہر می باید	غواص را چہار ہنر می باید	سر رشتہ بدست و دل بجان بر کف دست	دم تازون و قدم ز سر می باید

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ॥
नायं लोकोस्ति नपरो नसुखं संशयात्मनः ॥४०॥

جاہل علم پاک سے بے نصیب رہتے ہیں

(۴۰) جو شخص جاہل اور بے ارادت ہی اور حواس سے مغلوب رہتا ہی وہ برباد ہو جاتا ہی اپنا دل جس کے قابو میں نہیں اوسے نہ تو دنیا اور عقبیٰ کی آسائشیں میسر ہوتی ہیں اور نہ اوس کے دل کو چین نصیب ہوتا ہے۔

جو شخص جہل پست ہمتی اور بے اعتقادی کیوجہ سے علم معرفت کے حاصل کرنے میں قاصر رہتا ہے اور اپنے دل کے شکوک اور واہمات کو رفع نہیں کر سکتا اوس کی اور حیوان کی زندگی میں بہت کم فرق ہے

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ॥
आत्मवंतं न कर्माणि निबध्नंति धनंजयः ॥४१॥

جو علم معرفت کے ذریعہ سے افعال کو ترک کر دیتے ہیں اور علم حقیقت سے شکوک رفع کر لیتے ہیں وہ مقید افعال نہیں ہوتے

(۴۱) اے ارجن جو انسان افعال سے بے تعلقی اختیار کرتا ہی اور تیغ عرفان کی مدد سے شکوک کو قطع کرتا ہی اور اپنے دل کو قابو میں لے آتا ہے وہ افعال کی قید سے بری ہو جاتا ہے۔

جب قوت متخیلہ کلیتاً بطون کی طرف رجوع ہوتی ہے اور بحر عرفان میں سماتی ہے اوس وقت سب فعل خود بخود ترک ہو جاتے ہیں اور جو وسوسات بطون میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی ہیں وہ علم حقیقت کے ادراک سے دور ہو جاتے ہیں۔

तस्माद ज्ञान संभूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मनः ॥
छित्वैनं संशयं योग मातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥४२॥

انسان اپنے شکوک کو علم حقیقت سے قطع کر کے اور میدان معرفت میں قدم رکھے

(۴۲) پس اے ارجن تو اون شکوک کو جو تیرے دل میں نادانی کیوجہ سے پیدا ہو گئے ہیں علم عرفان کی تلوار سے قطع کر کے افعال سے بے تعلق رہنے کے اصول پر کاربند ہو اور جنگ کرنے پر مستعد ہو

شکوک جہل کی تیرگی سے پیدا ہوتے ہیں اور علم روشنی بطون ہے اوس روشنی کے مقابل اندھیرا نہیں ٹھیر سکتا۔ علم میں قیام پذیر ہونے کو یوگ کہتے ہیں۔

इति श्रीमद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे कर्म संन्यास योगोनाम चतुर्थोऽध्यायः॥४॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کی طریقت کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن کی تقریر کی چوتھی ادھیا کرم سینا س یوگ نام ختم ہوئی

چوتھی ادھیا کا خلاصہ

آتما لازوال محیط اور قدیم ہے اور مصدر علم و سرور ہے اوس کا علم کبھی ضایع نہیں ہوتا البتہ کبھی پوشیدہ اور کبھی آشکارا ہوتا رہتا ہے صرف عارف اس رمز کو جانتے ہیں۔ جاہل تموگن یعنی صفت ادنی کے غالب ہونے کی وجہ سے اوس کے سمجھنے سے معذور رہتے ہیں اور انسانوں میں صرف صفت اور فعل کا فرق ہوتا ہے آتما تو سب میں یکساں موجود ہے وہ آتما جسمانی افعال اور اون کے نتیجہ سے بے تعلق رہتی ہے پس انسان بے تعلق ہو کر فعل کرنے سے آتما میں وصل ہو سکتے ہیں کرم سنیاس یعنی ترک فعل کے یہی معنی ہیں۔ فعل دو قسم کے ہیں فعل باتعلق

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اور فعل بے تعلق اوّل قسم کے فعل میں نیک وبد کا تمیز ہوتا ہے اور وہ ادنیٰ ہے دوسری قسم کے فعل میں نظر نیکی بدی دونوں سے اوٹھہ جاتی ہے اور وہ عارفوں کے طریقہ کے مطابق ہے اس طرح پر عمل کرنے سے تمام افعال آتش عرفان میں سوخت ہو جاتے ہیں اور انسان ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے وید میں جتنے مختلف عملی طریقے درج ہیں اون کا اصلی مطلب اور نتیجہ علم معرفت کا حاصل کرنا ہے اور علم معرفت وہ سب سے اعلیٰ شے ہے جسکے بغیر شکوک رفع نہیں ہوتے اور آرام نہیں ملتا پس انسان کو واجب ہے کہ وہ اوسی کا طالب ہو۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پانچویں ادھیا سنیاس یوگ

अर्जुन उवाच

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ॥
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥१॥

کرم سنیاس اور کرم یوگ ان دونوں میں سے کونسا بہتر طریقہ ہے

ارجن نے کہا۔(۱) اے کرشن آپ کرم سنیاس کی اور ساتھ ہی کرم یوگ کی ہدایت کرتے ہیں ان میں سے جونسا طریقہ بہتر ہے وہ ٹھیک طور پر مجھے بتائیے۔

اوپر کی تلقین سے ارجن نے کرم سنیاس کے معنی فعل کا نکرنا اور کرم یوگ کے معنی فعل کا کرنا خیال کیا یعنی اونکو دو مخالف امر سمجھا اس لئے اوس نے یہ سوال پیش کیا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

संन्यासः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ ॥
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ॥२॥

کرم سنیاس اور کرم یوگ دونوں لازم ملزوم ہیں مگر کرم یوگ اعلیٰ ہے

شری بھگوان نے جواب دیا۔(۲) اگرچہ کرم سنیاس اور کرم یوگ دونوں عمدہ ہین لیکن منجملہ اونکے کرم سنیاس سے کرم یوگ اعلیٰ ہے۔

عارف کی نظر میں کرم سنیاس اور کرم یوگ دو مخالف امر ثابت نہیں ہوتے بلکہ لازم ملزوم ہیں کرم سنیاس سے مراد سانکھ یعنی علم حقیقت ہے جو لفظ ثت سے مناسبت رکھتا ہے اور جس سے قلب کی حرکت ساکت کیجاتی ہے کرم یوگ کے معنی ویدانت یعنی علم معرفت ہیں جو لفظ ادم سے نسبت رکھتا ہے اور وصال کی منزل کا بیان ہے۔ وصال سکون قلب سے حاصل ہوتا ہے اور سکون قلب وصال کا لوازمہ ہے۔ افعال سے بے تعلقی اختیار کرنا کرم سنیاس ہے اور افعال سے بے تعلقی ہو جانا کرم یوگ ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ज्ञेयः स नित्य संन्यासी यो न द्वेष्टि न कांक्षति ।।
निर्द्वंद्वो हि महाबाहो सुखं बंधात्प्रमुच्यते ।। ३ ।।

سیناسی اوسے کہتے ہیں جو شوق و نفرت کو ترک کر دیتا ہے

(۳) ہمیشہ اُسکو تارک سمجھنا چاہیئے جو رغبت و نفرت نہیں رکھتا ہے ارجن جو خیالات متضادہ نہیں رکھتا وہ بآسانی قید افعال سے آزاد ہو جاتا ہے

سیناسی وہی ہے جو کسی شے سے رغبت نفرت نہیں رکھتا اور واہمات سے نجات پاتا ہے ظاہری سامان کے ترک کر دینے سے انسان سیناسی نہیں ہو جاتا۔

सांख्य योगौ पृथग्बालाः प्रवदंति न पंडिताः ।।
एकमप्यास्थितः सम्य गुभयोर्विंदते फलम् ।। ४ ।।

سانکھ اور یوگ بالمعنی ایک ہیں

(۴) سانکھ اور یوگ کو طفل جدا بتاتے ہیں نہ کہ دانشمند جو بشر کسی ایک پر قادر ہوتا ہے اوسے دوسرے کا نتیجہ بھی بخوبی حاصل ہو جاتا ہے۔

علم حقیقت کے بغیر علم معرفت کبھی حاصل نہیں ہوتا اور علم معرفت کے حاصل ہوئے بغیر علم حقیقت درجہ تکمیل پر نہیں پہونچتا اس لئے وہ دونوں طریقے بالمعنی واحد ہیں۔

مقولہ کبیر صاحب

جگ تپ کرم اوپاسنا دھیان جوگ اور گیان	سات جتن میں سانکھ کُھ جون پنچھی کے پانکھ
بنا سانکھ پاوے نہیں پرم تتو کا بھیو	کون دیو رچھا کرے یہی سانکھ ہی دیو
سانکھ کرے من شدھ ہو پرتھا جاوے نہ بھیو	تُرت سلے تت کال پھل ایسا پرگھٹ دیو
نرنے سانکھ بچار کا پھل آنند پہچان	جتنا جسکو سانکھ ہے اوتنا آنند جان
سانکھ یوگ دو مانناہی احوال کا کام	سکنے ماتر جانئے سانکھ یوگ دو نام
سانکھ یوگ کا ساتھ ہی وہی سانکھ وہی یوگ	سانکھ کیا جن وست کا وہی وست ہی یوگ
سانکھ یوگ کے بھید کو پرگھٹ کروں بکھان	وست ایک جانی نہ نہی ابھے جانی جان
وست سانکھ بن دور تھی ہوئی سانکھ سی پاس	وہی پاس وہی یوگ ہی ہوا پاس میں باس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते ॥
एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति ॥ ५॥

(۵) جس مقام پر سانکہ کے عالم پہونچتے ہیں اوس کو یوگی بہی حاصل کر لیتے ہیں سانکہ اور یوگ کو جو واحد دیکھتا ہے وہ بیننده ہے۔

دونوں کیفیت قلبی انسان میں باہم پائی جاتی ہیں ؏

حقیقت اور معرفت ایک ہی کیفیت قلبی کی دو مختلف اشکال ہیں۔

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः ॥
योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म नचिरेणाधिगच्छति ॥ ६॥

(٦) اسے ارجن یوگ کے بغیر سانکہ کا حاصل ہونا مشکل ہے اور یوگ کا جاننے والا عارف ذات میں جلد وصل ہو جاتا ہے۔

علم حقیقت کا حاصل ہونا علم معرفت پر منحصر ہے

تحقیقات باطنی کے انجام میں شاغل کو علم ذات حاصل ہوتا ہے اور علم ذات کے آشکارا ہونے سے اوسکی تحقیقات درجہ تکمیل پر پہونچتی ہے۔

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेंद्रियः ।
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते ॥ ७॥

(۷) جو شخص یوگ کے ذریعہ سے صفائی قلب حاصل کرتا ہے اپنے دل پر فتح پاتا ہے حواس کو قابو کر لیتا ہے اور کل مخلوقات کی جان کو اپنی جان تصور کرتا ہے وہ باوجود فعلوں کے کرنے کے اون میں آلودہ نہیں ہوتا۔

یوگی کو افعال کی پابندی نہیں ہوتی

नैव किंचित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ॥
पश्यञ्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपन्श्वसन् ॥ ८॥
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ॥
इंद्रियाणींद्रियार्थेषु वर्त्तंत इति धारयन् ॥ ९॥

(۸ و ۹) حقیقت شناس عارف مانتا ہے کہ دیکھتے۔ سنتے۔ چھوتے۔ سونگھتے

اوس کی نظر مشاہدہ ذات سے غافل نہیں ہوتی ؏

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کھاتے۔ چلتے۔ سوتے۔ سانس لیتے۔ بولتے۔ چھوڑتے۔ پکڑتے۔ آنکھ کھولتے۔ اور بند کرتے وقت حواس کا فعل محسوسات کیجانب ہوتا ہے وہ کچھہ نہیں کرتا۔

یوگی ذات کو صفاتی قیود سے منزہ جانتا ہے اس لئے وہ تمام جسمانی اور روحانی افعال کے سرزد ہونے پر بھی اون افعال سے بے تعلقی رکھتا ہے اور مشاہدہ ذات میں مسرور رہتا ہے

ब्रह्मण्या धाय कर्माणि संगं त्यक्त्वा करोति यः ॥

लिप्यते न स पापेन पद्म पत्र मिवांभसा ॥१०॥

جو اپنے پندار کو فنا کر دیتا ہے وہ الودہ گناہ نہیں ہوتا

(۱۰) جو اپنے افعال قدرت کو تفویض کرکے اونہیں بے تعلقی کے ساتھہ کرتا ہے وہ گناہ سے اس طرح بے لوث رہتا ہے جیسے کنول کا پتہ کسی تالاب کے پانی میں

قدرت کو افعال تفویض کرنے کے یہ معنی ہیں کہ افعال کو اپنے سے منسوب نکرنا اور اونکا صدور قدرت سے جاننا چاہیئے

कायेन मनसा बुद्ध्या केवलै रिन्द्रियैरपि ॥

योगिनः कर्म कुर्वंति संगं त्यक्त्वात्म शुद्धये ॥११॥

عارف اپنے بطون سے نظر نہیں ہٹاتا اور افعال کی تکمیل جسم وغیرہ میں دیکھتا ہے

(۱۱) یوگی صفائی قلب حاصل کرنے کے لئے بے تعلق ہو کر جسم دل عقل اور حواس سے فعل کرتا ہے

عارف کل فعلوں کو جسم دل اور عقل سے متعلق جانتا ہے یعنی اپنی ذات سے اونہیں علیحدہ مانتا ہے

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शांति माप्नोति नैष्ठिकीम् ॥

अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो निबध्यते ॥१२॥

عارف بیم و امید سے نظر اوٹھا کر آرام محض پاتا ہے جاہل بیم و امید میں گرفتار رہتا ہے۔

(۱۲) یوگی نتیجہ افعال سے نظر اوٹھا کر اطمینان ابدی پاتا ہے جو بشر یوگ سے ناواقف ہے وہ نتیجہ افعال کے خواہش رکھنے کے باعث پابند افعال ہوتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عارف کہ ہمہ بند و دوئی را بگسیخت		چوں شیر و شکر بوحدتِ صرف آمیخت	

عارف نظر بالذات اور آزاد رہتا ہے۔ جاہل نظر بالغیر ہونے کی وجہ سے پابند صفات ہو جاتا ہے

सर्व कर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखंवशी ॥
नवद्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥ १३ ॥

جسم مکان ہے جان مکین ہے

(۱۳) ذات مطلق سب فعلوں کو دل سے ترک کرکے نو دروازوں کے شہر میں نہ کچھ کرتی ہوئی اور نہ کچھ کراتی ہوئی مسرور رہتی ہے۔

جانان درجان چو جان درتن پیدا در ہر درش دانہ خود جدے کن		بے من صفتے زپردۂ من پیدا در دانۂ تو ہزار خرمن پیدا	

جسم انسان مثل ایک شہر کے ہے جس میں دو آنکھ دو کان دو سوراخ ناک کے ایک منہ اور دو مقام بول و براز نو دروازے ہیں جان بادشاہ ہے قوت مدرکہ ممیزہ وغیرہ اراکین سلطنت ہیں اور محسوسات رعایا ہیں۔

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ॥
न कर्म फल संयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥

پندار اور افعال کا سب خاصہ طبعی ہے نہ کہ جان

(۱۴) ذات اس عالم میں پندار[1] فاعلیت کو انفعال[2] کو اور افعال[3] اور اون کے نتائج کے باہمی تعلق کو پیدا نہیں کرتی یہ سب صفات سے پیدا ہوتے ہیں

ذات پاک پندار اور فعل۔ اور فعل و نتیجہ کے تعلق کا باعث نہیں ہے اور اونکی آلایش سے برتر ہے وہ سب پر کرتی یعنی امتزاج صفات سے ظہور پاتے ہیں اسی کا نام جہل بسیط ہے جسمیں کل عالم گرفتار ہے۔

नादत्ते कस्यचित्पापं नचैव सुकृतं विभुः ॥
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यंति जंतवः ॥१५॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جان پر عذاب و ثواب کا اثر نہیں ہوتا انسان بوجہ جہل انکو اوس سے منسوب کرتا ہے

(۱۵) اگرچہ ذات کسی کے عذاب اور کسی کے ثواب کو نہیں اوٹھاتی لیکن جہل علم ذات کو پوشیدہ کر دیتا ہے (اسوجہ سے) انسان غفلت میں پھنستے ہیں۔

آفتاب ذات ہمیشہ روشن رہتا ہے اور تاریکی اوس کے پاس دخل نہیں پاتی البتہ خاصہ طبعی کا ابر عقل کے سامنے حایل ہو کر انسان کو عذاب و ثواب کے پھندے میں ڈالدیتا ہے۔ اِس سے بریت پانیکے واسطے عقل کو روشن کرنا لازم آتا ہے کیونکہ جو غلطیاں اندھیرے میں ہوتی ہیں روشنی میں اونکی صحت ہو سکتی ہے انسان کو مرض جہل کے دفع کرنیکے لئے دانش کا نسخہ استعمال کرنا ضروری ہے اور وہ نسخہ بھگوت گیتا ہے۔

ज्ञाने नतु तदज्ञानं येषां नाशित मात्मनः॥
तेषा मादित्य वज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम्॥१६

جب جہل کا پردہ ہٹ جاتا ہے تو قلب میں علم ذات بخوبی آشکارا ہوتا ہے۔

(۱۶) علم ذات کے وسیلہ سے جنکا جہل دور ہو جاتا ہے اونکا علم اوس واجب الوجود کو اس طرح عیاں کر دیتا ہے جیسے دنیا کو سورج

عارف علم ذات کے وسیلہ سے پندار ہستی مٹا دیتے ہیں یعنی جزویت سے کلیت پاتے ہیں اور ذات نامتناہی کو ظاہر اور باطن مثل آفتاب کے منوّر دیکھتے ہیں۔

तद्बुद्धयस्तदात्मान स्तन्निष्ठास्तत्परायणाः॥
गच्छंत्य पुनरावृत्तिं ज्ञान निर्धूत कल्मषाः॥१७॥

جنکا اس منزل میں مقام ہوتا ہے وہ رستگار ہیں۔

(۱۷) جن کی عقل اوس کے ادراک میں مصروف ہوتی ہے دل اوس میں لگا ہوتا ہے اور جنہیں اعتقاد اور بھروسہ اوسپر ہوتا ہے وہ علم ذات کے وسیلہ سے گناہونسے پاک ہو کر نجات پاتے ہیں۔

جو انسان علم ذات میں مسرور رہتا ہے وہ عذاب و ثواب سے بری ہو کر ذات میں وصل ہو جاتا ہے۔

विद्याविनय संपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि॥
शुनि चैवश्वपाके च पंडिताः समदर्शिनः॥१८॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اوس کو عارف کہتے ہیں جو وحدت کا جلوہ کثرت میں دیکھتا ہے

(۱۸) باعلم وتہذیب برہمن۔گئو۔ہاتھی۔کتا۔اور چنڈال سب میں عارف ذات کو مساوی دیکھتا ہے۔

عارف کُل اجسام میں ذات واحد کو محیط دیکھتا ہے اور نیرنگی دنیا کا باعث صفات اور افعال کو جانتا ہے

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ॥
निर्दोषंहि समं ब्रह्म तस्माद्ब्रह्मणि तेस्थिताः १९॥

جو وحدت کی نظر رکھتا ہے وہ ذات میں وصل ہوتا ہے

(۱۹) جن کا دل اصول مساویت کے تسلیم کرنے میں پکا ہو جاتا ہے وہ اس عالم کو فتح کر لیتے ہیں اور ذات میں وصل ہو جاتے ہیں۔

کثرت میں وحدت کی تسلیم وصال ذات کی صورت ہے۔

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम् ॥
स्थिर बुद्धिरसं मूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थितः ॥२०॥

وہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے

(۲۰) جو بشر مستقل مزاج۔ہوش مند۔عارف اور واصل ذات ہے وہ مرغوب شے کے حاصل ہونے پر خوش اور نامرغوب کے حاصل ہونے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔

वाह्यस्पर्शेष्वसक्तात्मा विंदत्यात्मनि यत्सुखम् ॥
स ब्रह्मयोग युक्तात्मा सुख मक्षय मश्नुते ॥२१॥

اوس کی حواس اور محسوسات پر نظر نہیں رہتی اور وہ ذات کی کیفیت میں مسرور رہتا ہے

(۲۱) جو شاغل حواس بیرونی پر توجہ نہیں کرتا اور مشاہدہ بطون میں مسرور رہتا ہے وہ آرام ابدی پاتا ہے۔

येहि संस्पर्शजा भोगा दुःखयोनय एवते ॥
आद्यंतवंतः कौंतेय नतेषुरमते बुधः ॥ २२ ॥

لذات حواس عارضی ہیں اور اصلی آرام دینے والے نہیں ہیں۔

(۲۲) اے ارجن جتنے لذاتِ حواس ہیں وہ سب تکلیف کے باعث ہیں اور عارضی ہیں اس لئے کوئی دانشمند ان پر التفات نہیں کرتا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

शक्नोतीहैवयः सोढुं प्राक् शरीर विमोक्षणात्॥
कामक्रोधोद्भवं वेगं सयुक्तः ससुखी नरः॥२३

جو انسان اپنی حیات میں خواہش اور غضب کو مغلوب کر لیتا ہے وہ یوگی ہو جاتا ہے۔

(۲۳) جو شخص اس دنیا میں جسم کے چھوڑنے سے پیشتر خواہش اور غضب کے جوش کی برداشت حاصل کرتا ہے وہ یوگی کہلانے کے مستحق ہو جاتا ہے اور سچی خوشی رکھتا ہے۔

جو شخص خواہش اور غضب پر قادر ہو جاتا ہے اوس کو یوگی کہنا چاہیئے اوس کے سوائے کسیکو اصلی آرام حاصل نہیں ہوتا علم معرفت نقد کا سودا ہے اور امید عقبیٰ نسیہ کی دوکان انسان کو اپنے فرایض کا مرگ سے پیشتر ادا کرنا واجب ہے عقبیٰ کی اُمیدیں صرف بیم در جا ہیں

योन्तः सुखंऽन्तरा राम स्तथां तर्ज्योतिरेवयः॥
सयोगी ब्रह्म निर्वाणं ब्रह्म भूतोऽधिगच्छति॥२४॥

آرام خالص بطون کے استغراق میں حاصل ہوتا ہے

(۲۴) جو یوگی بطون میں مسرور اور مستغرق رہتا ہے اور روشن دل رکھتا ہے وہ ذات میں وصل ہو کر ذات کا سرور حاصل کرتا ہے۔

یوگی لذّاتِ حواس کو ناپائیدار اور ہیچ سمجھکر اور اون سے کنارہ کر کے جمال ذات کے مشاہدہ میں مصروف رہتا ہے جسکو انسان کے قلب کی سب سے اعلیٰ کیفیت سمجھنا چاہیئے۔

लभंते ब्रह्म निर्वाण मृषयः क्षीण कल्मषाः॥
छिन्न द्वैधा यतात्मानः सर्व भूत हिते रताः॥२५॥

بطون میں سلسلۂ خیالات کے روکنے سے استغراق حاصل ہوتا ہے

(۲۵) جو عارف گناہوں سے مخلصی پاتے ہیں شکوک سے بریت حاصل کرتے ہیں اپنے دل پر حاوی ہو جاتے ہیں اور کل عالم کی بہتری مدنظر رکھتے ہیں وہ ذات میں حاصل ہوتے ہیں۔

نروان ایک حالت کیف اور سرور کی ہے جسمیں انسان کو اپنے وجود کی مطلق خبر نہیں رہتی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جس کے بیان کرنے کی کلام کو طاقت نہیں ہے اور جس کا ثبوت صرف شاغل کو اپنے بطون میں ملتا ہے۔

कामक्रोध वियुक्तानां यतीनां यतचेतसाम्॥
अभितो ब्रह्मनिर्वाणं वर्त्तते विदितात्मनाम्॥२६॥

ترک خیال سے خواہش اور غضب پر فتح ملتی ہے اور یہی وسیلہ وصال ذات کا ہے

(۲۶) جو خواہش اور غضب سے بری اور خیال پر قادر ہو کر تارک ہیں اور علم خود شناسی رکھتے ہیں اون کو ذات کا سرور حاصل ہے تارک وہ ہے جو خیال کے حرکت کو قابو میں رکھکر سب فعلوں کو کرتا ہے نہ وہ شخص جو اسباب ظاہری کو ترک کر دیتا ہے۔

स्पर्शान्कृत्वा वहिर्वाह्यां श्चक्षुश्चैवांतरे भ्रुवोः॥
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यंतर चारिणौ॥२७॥
यतेंद्रिय मनो बुद्धि मुनि र्मोक्ष परायणः॥
विगतेच्छा भयक्रोधः यः सदा मुक्त एवसः॥२८॥

بھرکٹی دھیان یعنی سرت سادھنا

(۲۷) جو عارف تعلقات بیرونی کو باہر کرکے اور نظر کو بھنوں کی وسط میں ٹھیرا کے اور ناک میں سے گذرنے والے انفاس بالا و پائیں کو مساوی کرکے۔

(۲۸) حواس دل اور عقل پر قادر ہو جاتا ہے آزادی حاصل کرتا ہے اور خواہش خوف اور غصہ سے مخلصی پاتا ہے وہ ہر وقت نجات رکھتا ہے۔

جو شخص مندرجہ بالا ہدایت کے بموجب محسوسات کا خیال دور کرکے دل کو یکسو کرتا ہے اور اپنی نظر کو اوس مقام پر جہاں ناک کا بانسہ شروع ہوتا ہے ٹھیراتا ہے اور منہ بند کرکے سانس کی آمد و شد ناک سے رکھتا ہے اوسے تھوڑے عرصہ کے بعد سانس کی رفتار میں ایک قسم کا سکون معلوم ہوتا ہے تب اوس کے بطون میں خیالات کا سلسلہ رک جاتا ہے اور علم اشراق آشکارا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہوتا ہے۔ کرشن بھگوان نے اس عملی طریقہ کو کل وید ونیں سے انتخاب کرکے اہل دنیا کو اوسپر کاربند ہونیکی اجازت دی ہے اور یہی بھرکٹی دھیان سُرت سادھنا اور سہج اوستھا کے مختلف ناموں سے موسوم ہوا ہے اور اسی کی بدولت کشایش باطن حاصل ہوتی ہے پس جو لوگ اس شغل کے کئے بغیر قیل وقال کرتے ہیں اونہیں اپنے بیانات کے راست ہونے کا بھروسہ بالکل نہیں ہوتا رام چندرجی نے بھی رام گیتا میں اس شغل کی تشریح ذیل کے الفاظ میں کی ہے۔

جاگرت وشواکار کولاوے تیجس مائیں	تیجس مئی کولین کرے پراگ مکارے ہائیں
پراگ مئی کولین کرے تریا ابنھہ ماہیں	اوسی ویس میں ہور ہی جہاں دوسرا ناہیں

زمانۂ سلف کے اکثر عارفوں نے اسی ضمیر کو مختلف کلمات میں ادا کیا ہے جنکی نظر بطون پر ہوتی ہے وہ تو سب کلام میں ایک ہی ضمیر پاتے ہیں اور جو اس سرزمین سے بے خبر ہیں وہ واہمات میں پڑے رہتے ہیں اس موقع پر شایقین کے مطالعہ کیواسطے پران چکر کا ایک نقشہ جسکا حوالہ منتر ۲۹ چوتھی ادھیا میں آچکا ہے دکھایا جاتا ہے اوس کی پوری تشریح مؤلف کے تصنیف کئے ہوسے بھاشا کے برہم درشن نامی گرنتھ میں مِل سکتی ہے۔

भोक्तारं यज्ञ तपसां सर्व लोक महेश्वरम् ॥
सुहृदं सर्व भूतानां ज्ञात्वा मां शांति मृच्छति ॥ २९ ॥

اس شغل کی برکت سے عارف ذات میں وصل ہوتا ہے

(۲۹) یہ جانکر کہ میں یگ اور تپ سے حظ اوٹھانیوالا صاحب اور کل مخلوقات کا دوست ہوں وہ تسکین پاتا ہے۔

ذات پاک عمل اور ریاض کو جس کا ظہور قدرت سے ہوتا ہے صرف ممیز کرتی ہے اونکی فاعل نہیں بنتی وہ کُل موجودات میں محیط ہے سارا عالم اوس کی فرع ہے اور اوس کے جاننے سے آرام ابدی ملتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे कर्मसंन्यासयोगो नाम पंचमोऽध्यायः ॥५॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کی طریقت کے بارہ میں سری کرشن اور ارجُن کی تقریر کی پانچویں ادھیا سنیاس یوگ نام ختم ہوئی

پانچویں ادھیا کا خلاصہ

پانچویں ادھیا نے کرم سیناس اور کرم یوگ کے مختلف ہونے کے خیال کو غلط ثابت کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ وہ ایک ہی کیفیت قلبی کی دو صورتیں ہیں سانکھ سے علم حقیقت اور یوگ سے علم معرفت مراد ہے یوگی تمام افعال جسمانی کو کرتے ہوئے بھی نظر بباطن رہتا ہے مگر اور طریقوں کے شاغل جب کاروبار دنیوی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں نظر بالغیر ہو جاتے ہیں یوگی کے معنی واصل کے اور سنیاسی کے معنی تارک کے ہیں علم معرفت کے بغیر افعال کا ترک نہیں بنتا اور علم حقیقت کے بغیر وصال ممکن نہیں اس لیے سنیاس اور یوگ لازم ملزوم ہیں انکے حاصل ہونے پر انسان دریافت کر لیتا ہے کہ جان افعال جسمانی کی فاعل نہیں بنتی اور اُنکے نتیجہ سے تعلق نہیں رکھتی مگر وہ جہل کے سبب عوام کو پابند افعال معلوم ہوتی ہے ۲۷ و ۲۸ اور ۲۹ منتر میں جو شغل لکھا گیا ہے اوسکی مدد سے مشاہدہ جان ہوتا ہے اور اسکی تشریح ۱۸ سے ۲۲ منتر تک کیگئی ہے اس منزل کو انسان اپنی زندگی میں پا سکتا ہے زمانہ مستقل پر نظر رکھنا صرف بیم و رجا میں پھنسنا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

چھٹی ادھیا آتم سمیم یوگ

श्रीभगवानुवाच

अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोतियः ॥
ससंन्यासी च योगीच न निरग्निर्न चाक्रियः ॥१॥

شری بھگوان فرماتے ہیں

سنیاسی اور یوگی کی تعریف

(۱) سنیاسی اور یوگی وہ شخص ہے جو نتیجہ پر نظر نہ رکھکر فعل کرتا ہے نہ کہ وہ شخص جو آگ کو استعمال میں نہیں لاتا یا مذہبی پابندیاں چھوڑ دیتا ہے۔

سنیاسی یا یوگی سے جتنے فعل صادر ہوتے ہیں جبر کی حالت میں ہوتے ہیں اور اوس کو اونکے نتیجہ سے سروکار نہیں ہوتا انسان کے قلب کی ایسی کیفیت کا نام ترک ہے تارک ہونے کیواسطے افعال لازمی کا چھوڑنا ضرور نہیں ہے صرف اونکا بے تعلق ہوکر کرنا کافی ہے پس جو لوگ کاروبار دنیوی سے کنارہ کرکے اپنے آپ کو تارک بتاتے ہیں وہ تارک نہیں ہیں بلکہ دنیا پرست ہیں انسان صرف کپڑوں کے رنگنے اور مذہبی رسوم کے ترک کرنے سے سنیاسی یا یوگی نہیں ہو سکتا افعال کا بے تعلقی کے ساتھ کرنا ترک کی اصلی مراد ہے۔

यंसंन्यास मिति प्राहु र्योगंतं विद्धि पांडव ॥
नह्यसंन्यस्त संकल्पो योगी भवति कश्चन ॥२॥

سنیاس یعنی ترک خیال کے بغیر یوگ ہونا ناممکن ہے

(۲) جس کو سنیاس کہتے ہیں ارجن اوسی کو یوگ سمجھ کیونکہ خیالات کے ترک کئے بغیر کوئی یوگی نہیں ہو سکتا۔

سلسلۂ خیالات کو روک کر علم ذات کا حاصل کرنا سنیاس کہلاتا ہے۔ یوگ حلم و سرور کی اوس حالت کا نام ہے جسمیں خیالات بیم و رجا کے پیدا نہیں ہوتے ہیں اور واقعات کی تصویر پیش نظر رہتی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

आरुरुक्षो र्मुनेर्योगं कर्म कारण मुच्यते ॥
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारण मुच्यते ॥३॥

ترک خیال کی کوشش کو شغل کہتے ہیں ترک خیال کی حالت سکون کو کمال کہتے ہیں۔

(۳) جبتک عارف یوگ کا شاغل ہوتا ہے اوسکا ذریعہ فعل کہلاتا ہے جس وقت وہ یوگ میں کامل ہو جاتا ہے اوس کا ذریعہ سکون کہا جاتا ہے

جسوقت تک شاغل شغل کی عادت ڈالتا رہتا ہے اوسوقت تک اوسکا وہ فعل اختیاری ہوا کرتا ہے جب کچھ عرصہ کی مزاولت سے شغل کا کرنا اوس کی طبیعت کا خاصہ ہو جاتا ہے تب وہ فعل جبریہ کہا جاتا ہے

यदा हि नेन्द्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ॥
सर्व संकल्प संन्यासी योगा रूढस्तदोच्यते ॥४॥

حالت سکون کی شناخت

(۴) جسوقت تمام واہمات کے ترک کرنے پر انسان کی توجہ محسوسات اور فعلوں کے طرف نہیں جاتی اوسوقت وہ یوگ میں کامل کہا جاتا ہے۔

جسوقت علم ذات کے سرور کے غالب ہونے پر محسوسات کا علم نہیں رہتا اور ذات واحد کا جلوہ کل عالم میں نظر آتا ہے اوسوقت یوگ کی حالت انسان کے دل میں آشکارا ہوتی ہے

उद्धरे दात्मनात्मानं नात्मान मवसादयेत्
आत्मैव ह्यात्मनो बंधु रात्मैव रिपुरात्मनः ॥५॥

انسان کا درجہ کمال کو حاصل کرنا فرض ہے

(۵) انسان دلکو عروج دے نہ کہ دل کو پستی میں گراوے۔ دل ہی اپنا دوست ہے اور دل ہی اپنا دشمن

یوگ کا حاصل کرنا دلکو عروج دینا ہے۔ یوگ سے واقف نہونا اور گرفتار واہمات رہنا دلکو پستی میں گرانا ہے اوس کی ترقی وتنزل انسان کے اختیار میں ہے

बंधुरात्मा त्मनस्तस्य येनात्मै वात्मनाजितः ॥
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत् ॥६॥

کامل اور ناقص رہنے کا انحصار انسان کی ذات پر ہے

(۶) جو بشر دلپر فتح پاتا ہے اوسکا دل اوسکا دوست بنجاتا ہے۔ مگر جو دل پر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

قادر نہیں ہوتا اوسکا دل اوس کے ساتھہ دشمن کے مانند برتاؤ کرتا ہے۔
یوگ کے وسیلہ سے دل قابو میں آکر دوست بن جاتا ہے جو یوگ سے ناواقف ہے اوس کا دل
اوس کے قابو میں نہونے کیوجہ سے باعث آزار ہو جاتا ہے۔

जितात्मनः प्रशांतस्य परमात्मा समाहितः॥
शीतोष्ण सुख दुःखेषु तथा माना पमानयोः॥७॥

صاحب کمال اطمینان پاتا ہے (۷) جو دلپر قادر ہوتا ہے اور اطمینان رکھتا ہے اوسکا دل سردی اور
گرمی رنج اور راحت۔ عزت اور اہانت میں مشاہدہ ذات میں مسرور رہتا ہے۔
یوگی کی توجہ بیرونی تعلقات کیطرف نہیں ہوتی کیونکہ وہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے اور بطون میں ذات
بحت کا جلوہ دیکھتا ہے

ज्ञान विज्ञान तृप्तात्मा कूटस्थो विजितेंद्रियः॥
युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकांचनः॥८॥

علم و سرور رکھتا ہے (۸) وہ یوگی جسکا دل علم و سرور سے معمور رہے اور جو آزاد رہتا ہے اور حواس
پر قابو رکھتا ہے اور جسکے نزدیک مٹی پتھر اور سونا مساوی ہے ذات میں وصل کہا جاتا ہے۔

آنند کے سندھ ہو میں آن بسے تنکو نہ ہو تن کو پتنو جب آپ میں آپ لہوا نپو تب اپنا ہی جاپ رہو جپنو	جب آپ میں آپ سمائے گئے تب آپ میں آپ لہوا نپو جب گیان کو بہا پرکاش بہو جگ جیون ہوئے رہو سپنو

सुहृन्मित्रार्युदासीन मध्यस्थ द्वेष्य वंधुषु॥
साधुष्वपिच पापेषु सम बुद्धि र्विशिष्यते॥९॥

کل عالم کو مساوی جانتا ہے (۹) جو محب دوست۔ دشمن اور بے غرض کو دوستی اور دشمنی یکساں
رکھنے والیکو بیگانے اور یگانے کو نیک افعال اور بد افعال کو مساوی خیال کرتا ہے وہ اعلیٰ ہے

بہو لو سماوہ جاپ بہول گیو پن پاپ کون ہر کون آپ کہان لو بکھانئے
برہون سنجوگ بہئے سوگ! دولٹ بہوگ بہئے سرجن یہ جوگ بہئے کیسی جی انئے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جانت ہے دو جا تب جاہت ہی پو جا یہاں ایک ہے نہ دو جا کہو کیسی جی آنیئے
جل میں ترنگ جیسے جیو اور برہم ایسے لاکھہ روپ دیکھے کو ایک روپ مانیئے

योगी युंजीत सततमात्मानं रहसि स्थितः ॥
एकाकी यतचित्तात्मा निराशीर परिग्रहः ॥१०॥

یوگ کے شغل کی ہدایت (۱۰) یوگی کو واجب ہے کہ وہ گوشہ میں تنہا بیٹھکر قوت خیال اور دل کو روک کر بیم ورجا چھوڑ کر اور بے تعلق ہو کر یوگ کا شغل ہمیشہ کیا کرے۔

شغل کی مزاولت عارف کیلئے ضروری خیال کی گئی ہے تاکہ بیرونی تعلقات اوس کے دل کو ادراک ذات کی طرف سے نہ ہٹا سکیں۔

رُباعی

عُزلت زخودی و خویشتن مے باید	خلوت ہمہ بے جان و بدن مے باید
بیشک علے و ہمتے و شو سے	نے آنکہ در یں محفل سخن مے باید

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिर मासनमात्मनः ॥
नात्युच्छ्रितं नाति नीचं चैलाजिन कुशोत्तरम् ॥११॥
तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेंद्रिय क्रियः ॥
उपविश्यासने युञ्ज्या द्योग मात्म विशुद्धये ॥१२॥

یوگ کے لوازمات (۱۱) وہ کسی پاک جگہ چادر پر مرگ چرم پر یا کُشا گھاس پر نہ بہت اونچی اور نہ بہت نیچی اپنی نشست بیحرکت قایم کرے۔

(۱۲) دل کو یکسو کرکے قوت خیال اور حواس کے فعلوں کو روک کر جائے نشست پر بیٹھکر صفائی قلب حاصل کرنے کیواسطے یوگ میں مشغول ہو۔

ایک شغل تو پانچویں ادھیا کے ۲۷ و ۲۸ منتر میں بیان کیا جا چکا ہے دوسرا اس موقع پر درج ہوا ہی تیسرے شغل کا آٹھویں ادھیا کے ۱۲ و ۱۳ منتر میں آگے بیان کیا جاوے گا یہ تین مختلف طریقے قوت خیال کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

روک کر ذات میں محو ہونیکے ہیں

ہردے نابھہ اور بھرکٹی تین دھیان استھان
سرت ایکتا نابھہ میں ہردے تیج پر دھان

سرت لیں ہو بھرکٹی بر مہہ رہنسدر میں گیان
تین دھیان کی ایکتا پرم شانت اور آن

سب منوت من سے رہے تج بچار اور گیان
نربھے پد کی اوستھا کیونکر کروں بکھان

نربھے پد کی اوستھا جون پر کاشے بھان
رہے دیہہ میں بدیہہ ہوا نباشی نربان

جون کا تیوں پہچان کر دوبجے چھوٹے کان
آپ سنبھال کمال نے کھینچے پران آپان

समंकाय शिरोग्रीवं धारयन्न चलं स्थिरम् ॥
संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥१३॥
प्रशांतात्मा विगतभी र्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ॥
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥१४॥

ناسا گر دھیان کا طریقہ (۱۳) طالب حق جسم سر اور گردن کو سیدھا اور بےحرکت قایم رکھکر اپنی نظر کو اطراف و جوانب سے ہٹا کر اور ناک کے اگلے حصہ پر جا کر
(۱۴) مستقل مطمئن اور توہمات سے آزاد ہو کر اور دل کو روک کر میرا تصور کرتا ہوا میرے ادراک میں مشغول رہے۔

من سے لگاوے ہر پاوے
جوگی یا بدھ من کو لگاوے

جیسے پتنگ جرے دیپک میں پریت اسی پران جلاوے
جھلمک جوت سہی نہیں جاوے جوت میں آن سماوے
جوگی یا بدھ من کو لگاوے

جیسے نار پنگھٹ کو جات ہے سر گاگر بھر لاوے
سکھی سنگ سے بولت چالت سرت گاگر سی لاوے
جوگی یا بدھ من کو لگاوے

جیسے نٹ کلا کے کارن گا ڈھول بجاوے
اپنا بوجھ سادھ سر اوپر سرت بانس سی لاوے
جوگی یا بدھ من کو لگاوے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شایقین سوچیں کہ گنیش کی مورتی جسکی پوجا اہل ہند سب سے پہلے کرتے ہیں کیا معنی رکھتی ہیٔ انسان کے دھڑ پر ہاتھی کا سر کاٹ کر لگا دینا معقولات کے خلاف ہے

واقعات یہ ہیں کہ زمانۂ سلف میں جو استعارات تحریر میں آتے تھے گرو کی زبان سے اُنکی تشریح ہوا کرتی تھی افسوس کہ اب گرو ہی معنی سے بیخبر ہیں چیلے کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔

شو پوران میں گنیش جی کی ولادت کی روایت درج ہے جسکے لُغوی معنی پر عوام نے اپنا خیال جما لیا ہے اور اصلی مطلب کو گم کر دیا ہے البتہ غور و فکر سے اس روایت کے معنی بخوبی حل ہو جاتے ہیں ماتا پاروتی پرکرتی یعنی شکتی کا رُوپ ہے اور پتا مہادیو پُورش یعنی شو کا سرُوپ ہے۔ پرکرتی کا اپٹن یا میل پنچ مہا بھوت ہیں جنہیں عناصر کثیف کہتے ہیں اور جن سے کل اجسام کی پیدایش ہے۔ اہنکار یعنی پندار جسم کا دوارپال یا نگہبان ہے اور وہ پرکرتی کا بندہ ہونیکی وجہ سے اپنے پتا آنند روپ شو کو نہیں پہچانتا اور اپنے انتہ کرن یعنی قلب میں اس کی علم الیقین کو دخل نہیں ہونے دیتا جب اُس پورش کا علم قلب میں دخل پاتا ہیٔ اُوسی وقت انانیت کا سر کٹ جاتا ہیٔ ہاتھی کے سر کا لگانا اس غرض سے بیان کیا گیا کہ اجسام دو قسم کے ہیں کشر اور اکشر یعنی فانی اور باقی۔ فانی اجسام میں چوہا سب سے چھوٹا اور ہاتھی سب سے بڑا ہیٔ اور دونوں میں کامل مشابہت ہیٔ اسیطرح علم جزویت سب سے چھوٹا اور علم کلیّت سب سے بڑا مسلمہ ہیٔ سنسکرت کی زبانمیں اکشر غیر فانی کو کہتے ہیں اور وہ لفظ حروف تہجی کو بھی تعبیر کرتا ہیٔ جنمیں ओं اونکار سب سے بڑا ہے اور سب سے اوّل آتا ہے۔

اس اسم اعظم کی تحریری شکل پر غور کیا جاوے اور اولٹ کر دیکھا جاوے تو وہ ایک دانت والے ہاتھی کے سر کے مثال ہے۔ ہاتھی کا سر کاٹ کر انسان کے دھڑ پر لگانیسے یہ مراد لیگئی ہے کہ اہنکار یعنی جزویت کے پندار کو دماغ سے نکالکر اونکار ओं یعنی کلیّت کا علم وہاں قایم کیا جاوے گن کے معنی گروہ کے ہیں اور ایش یا پتی کے معنی مالک کے ہیں پس گنیش یا گنپتی کا اشارہ گرو پر ہے جو مریدوں کے مجمع کا رہنما ہو کر اونکار ओं کے اسم اعظم کا شغل اُنکو بتاتا ہیٔ اور جزویت کے پندار کو اُنکے سر سے نکال دیتا ہے یا اُسکو مطیع کر لیتا ہے اسلئے چوہے کو گنیش کی سواری مانا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہے شرتی نے اونکار شبد کا اوچارن سب سے مُقدم بتایا ہے اور سمرتی نے اوس شبد کی مورتی بناکر گنیش کے پرتشٹھا کی ہے اور اوسکو گرو کی مہان دی ہے۔

اس تصویر میں ایک طرف گنیش کی صورت ظاہر ہے اور دوسری طرف ناساگر دھیان یعنی شغل طاؤسی کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جس کا طریقہ مجمل طور پر اس ادھیا کے تیرھویں منتر میں درج ہے اس تصویر میں پانچوں دیوتاؤں کے نشاں ملتے ہیں اور گایتری کے جاپ کا طریقہ نفس کی رفتار و سکون کے ذریعہ سے جسے پورک کُنبھک اور ریچک کہتے ہیں دکھایا گیا ہے یوگ کی یہ سب سے آسان اور عمدہ سیڑھی ہے اور اسکی تفصیل اتھرون وید کی یوگ شکھا اپنشد میں لکھی ہوئی ہے

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी नियत मानसः ॥

शांतिं निर्वाण परमां मत्संस्था मधिगच्छति ॥१५॥

یوگ سے اعلیٰ درجہ کی راحت حاصل ہوتی ہے

(۱۵) جو یوگی دل کو روک کر ہمیشہ اس طرح پر شغل کرتا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی راحت کو جو مجھہ میں موجود ہے حاصل کرتا ہے۔

مندرجہ بالا شغل کی مزاولت سے انسان وصال ذات کا اعلیٰ سرور حاصل کرتا ہے۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्तिन चैकांत मनश्नतः ॥

नचाति स्वप्न शीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥१६॥

یوگ کے شرائط

(۱۶) اے ارجن یوگ نہ تو زیادہ خوراک والے کو حاصل ہوتا ہے اور نہ بہت کم خوراک والیکو۔ نہ زیادہ سونے والیکو اور نہ زیادہ جاگنے والیکو۔

युक्ताहार विहारस्य युक्त चेष्टस्य कर्मसु ॥

युक्तस्वप्ना ऽवबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥१७॥

اعتدال سے یوگ حاصل ہوتا ہے

(۱۷) جس شخص کی غذا اور تفریح اعتدال کیساتھہ ہوتی ہے اور جو کام میں اعتدال کیساتھہ محنت کرتا ہے اور اعتدال کے ساتھہ سوتا اور جاگتا ہے اوسکو راحت دینے والا یوگ حاصل ہوتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شری بھگوان نے اعتدال اختیار کرنیکی ہدایت کی ہے اور تمام حکماُ کی بھی یہی راے ہوئی ہے۔گیو ایک عشق کیحالت جسمیں عاشق محو رہا کرتا ہے یعنی کھانے پینے۔ چلنے۔ بیٹھنے۔ سونے۔ جگنے۔ میں اوسکے عشق کیحالت نہیں بدلتی۔

यदा विनयते चित्त मात्मन्ये वावतिष्टति ॥
निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यतेतदा ॥१८॥

یوگ کے کمال کی شناخت

(۱۸) جس وقت خیال رک کر اور اک ذات میں قایم ہو جاتا ہے اور تمام لذات کا شوق جاتا رہتا ہے اُسوقت انسان یوگی کہا جاتا ہے۔

خیال کا قایم ہو جانا اور لذات کیساتھ شوق و نفرت نرہنا یوگ کی شناخت ہے۔

यथा दीपो निवातस्थो नेंगत्ते सोपमास्मृता ॥
योगिनो यतचित्तस्य युंजतो योगमात्मनः ॥१९॥

اوس کی تمثیل

(۱۹) چراغ کی لو بند ہوا میں نہیں ہلتی یہ اوس یوگی کی مثال دی گئی ہے جو خیال پر قادر ہے اور جسکا دل یوگ میں مصروف ہے۔

بند ہوا میں چراغ کی لو ساکن اور منوّر ہوتی ہے اور یہ تمثیل یوگی کی ہے جسکا دل خیالات کی تھپیڑے سے بچا ہوا ہی۔

यत्रो परमते चित्तं निरुद्धं योग सेवया ॥
यत्र चैवात्मनात्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥२०॥

یوگ کے وسیلہ سے سکون قلب پیدا ہو کر مشاہدہ ذات حاصل ہوتا ہے

جس کی مزاولت کرنے پر شغل کے وسیلہ سے قوت خیال رُک کر ساکن ہو جاتی ہی اور انسان اپنی ذاتکو اپنی بطون میں خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوتا ہی

सुखमात्यंतिकं यत्तद्बुद्धिग्राह्यमतींद्रियम् ॥
वेत्तियत्र नचैवायं स्थितश्चलति तत्वतः ॥२१॥

یوگ سے راحت ابدی حاصل ہوتی ہے

(۲۱) جس کی بدولت وہ اوس بے انتہا راحت کو جو اشراق میں تمیز ہوتی ہی اور حواس کے حیطہ سی باہر ہی ادراک کرتا ہی اور اصول پر قایم ہو کر علم حقیقت

سے برگشتہ نہیں ہوتا۔

यंलब्ध्वा चा ऽपरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ।।
यस्मिन्स्थितो नदुःखेन गुरुणापि विचाल्यते ।।२२।।

یوگ سب سے اعلیٰ ہی اور وہ انسان کو حالت سکون بخشتا ہی

(۲۲) جسکو حاصل کرکے وہ کوئی شے اوس سے اعلیٰ حاصل کرنے کے لئے نہیں پاتا اور جسمیں قایم ہو کر وہ سخت تکلیف سے بھی جنبش نہیں کھاتا۔

तंविद्याद्दुःख संयोग वियोगं योग संज्ञितम् ।।
सनिश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्ण चेतसा ।। २३।।

یوگ کا حاصل کرنا فرض ہی

(۲۳) اور جو تکلیف کے تعلق کو قطع کرتا ہے اوسکا نام یوگ جاننا چاہئے اوسمیں انسان کو استقلال اور ہمت کے ساتھ مصروف ہونا واجب ہے۔

संकल्प प्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषतः ।।
मनसैवेंद्रियग्रामं विनियम्य समंततः ।। २४ ।।
शनैः शनैरुपरमेद् बुद्ध्या धृति गृहीतया ।।
आत्मसंस्थं मनः कृत्वा नकिंचिदपि चिंतयेत् ।।२५

یوگ کا طریقہ ضبط دل ہی

(۲۴) شاغل کو چاہئے کہ وہ اون تمام خواہشون کو جو خیال سے پیدا ہوں کلیتاً ترک کرکے دل سے حواس کے گروہ کو روک کر۔

(۲۵) استقلال کے ساتھ رفتہ رفتہ حواس سے نظر اوٹھا دے اور توجہ کو بطون میں ٹھیرا کر کسی شے کا خیال نکرے۔

خیال کی حرکت کو جو باہر کی طرف جاتی ہی روکنے سے خیال ساکن ہو جاتا ہے اور اسوقت انسان اپنے حواس سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

यतोयतो निश्चरति मनश्चंचल मस्थिरम् ।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ।।२६।।

ضبط دل کی مزاولت واجب ہے

(۲۶) جس جس طرف بیقرار اور متحرک دل جاوے اوس اوس طرف سے روک کر او سکو بطون میں ٹھیرائے

دل پرندے کے مانند محسوسات کی طرف پرواز کرتا ہے شاغل کو اوس کی بیقراری دور کرنی لازم ہی

प्रशांत मनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम्

उपैति शांत रजसं ब्रह्मभूत मकल्मषम् ।।२७।।

اس طرح پر یوگ میں کمال حاصل ہوتا ہے اور اعلی درجہ کی راحت ملتی ہے۔

(۲۷) جب یوگی سکون دلکو حاصل کرتا ہی خواہشات سے بری اور ذات میں وصل ہوتا ہے اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تب اوسے اعلی درجہ کی راحت ملتی ہے۔

युजन्नेवं सदात्मानं योगी विगत कल्मषः ।।

सुखेन ब्रह्मसंस्पर्श मत्यंतं सुखमश्नुते ।।२८।।

وصال ذات کی بے انتہا راحت حاصل ہوتی ہے

(۲۸) یوگی اس طرح پر شغل کرنے کی بدولت گناہوں سے آزاد ہو کر وصال ذات کی بے انتہا راحت کو بآسانی حاصل کرتا ہے۔

सर्व भूतस्थ मात्मानं सर्व भूतानि चात्मनि ।।

ईक्षते योग युक्तात्मा सर्वत्र सम दर्शनः ।।२९।।

یوگی توحید کا لطف اوٹھاتا ہی

(۲۹) جو یوگی ذات میں وصل ہو جاتا ہی اور سب کو مساوی جانتا ہی وہ اپنے آپ کو کل مخلوقات میں اور کل مخلوقات کو اپنی ذاتمیں موجود دیکھتا ہے۔

یوگی ذات واحد کو کل اجسام میں محیط دیکھتا ہے اور اوس کو اپنی ہستی جانتا ہے پس وہ اپنے آپ کو کل مخلوقات میں پاتا ہے یہ منتر معقولات کی ادراک سے برتر ہی اور اسکی سمجھنے کیواسطے مشاہدہ درکار ہی یعنی وہ حالت سکون جسکا اس ادھیا کی تیسرے منتر میں ذکر ہو چکا ہی حاصل کرنی ضروری ہی اگلا منتر اس منتر کی توضیح کرتا ہی

योमां पश्यति सर्वत्र सर्वंच मयि पश्यति ।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तस्याहं न प्रणश्यामि सच मे न प्रणश्यति ॥ ३० ॥

(۳۰) جو مجھکو سب میں اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے اوس سے میں جدا نہیں ہوتا اور وہ مجھسے جدا نہیں ہوتا ہے۔

کثرت میں وحدت کا تماشہ دیکھتا ہے

सर्व भूतस्थितं योमां भजत्येकत्व मास्थितः ॥
सर्वथा वर्त्तमानोपि सयोगी मयि वर्त्तते ॥ ३१ ॥

(۳۱) جو یوگی توحید کی نظر سے مجھکو کل مخلوقات میں مقیم مانتا ہے وہ ہر حال میں مجھ میں وصل رہتا ہے۔

جو موحد ہوتا ہی وہ وصال ذات حاصل کرتا ہی

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ॥
सुखं वायदि वा दुःखं सयोगी परमो मतः ॥ ३२ ॥

(۳۲) اے ارجن جو یوگی ذات کو واحد تسلیم کرکے رنج و راحت کو مساوی جانتا ہے وہ اعلی مانا گیا ہے۔

جو موحد رنج و راحت میں مساوی رہتا ہے وہ اعلی ہے

अर्जुन उवाच । योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन ।
एतस्याहं न पश्यामि चंचलत्वात्स्थितिं स्थिराम् ३३

ارجن نے کہا (۳۳) اے کرشن آپ نے جو یہ یوگ مساویت کے اصول پر بتایا ہے میں انسانی دل کے متحرک ہونیکی وجہ سے اوس کے تسلیم کو استحکام نہیں دیکھتا۔

مساوات کے تسلیم کا قایم ہونا مشکل ہے

चंचलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम् ॥
तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम् ॥ ३४ ॥

(۳۴) اے کرشن دل متحرک۔ مفسد۔ زبردست اور سرکش ہے میری رائے میں اوسکا قابو میں کرنا مثل ہوا کے روکنے کے مشکل ہے

دل بڑا ہی سرکش ہے اور اسکا روکنا سخت دشوار ہے

श्रीभगवानुवाच । असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम्

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते॥ ३५॥

شری بھگوان نے جواب دیا (۳۵) اے ارجن دل بیشک قرار نہیں رکھتا اور مشکل سے قابو میں آتا ہے لیکن وہ شغل اور عشق حقیقی کے وسیلہ سے قابو میں آجاتا ہے۔

دل بیشک متحرک ہے مگر شغل اور عشق سے قابو میں آتا ہے

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः॥

वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः॥ ३६॥

(۳۶) میری رائے میں جو لوگ دل پر قادر نہیں ہیں اونہیں یوگ حاصل ہونا دشوار ہے البتہ جو لوگ دل پر قادر ہیں کوشش کرکے حاصل کر سکتے ہیں۔

دل کے قابو میں آنے پر یوگ منحصر ہے

अर्जुन उवाच॥ अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः॥

अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति॥ ३७॥

ارجن نے سوال کیا (۳۷) اے کرشن جو اہل ارادت شغل سے ناواقف رہتا ہے اور یوگ میں دل نہیں لگا سکتا یوگ کا درجہ کمال حاصل نہ ہونے سے اوس کا کیا حال ہوتا ہے۔

جو طالب یوگ کے کمال کو نہیں پاتا اوس کا کیا انجام ہوتا ہے

कच्चिन्नोभयविभ्रष्टश्छिन्नाभ्रमिव नश्यति॥

अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि॥ ३८॥

(۳۸) کیا وہ شخص جو سکون نہیں رکھتا اور مطلوب کے راستہ سے بے خبر ہے دونوں طرف سے ناقص رہکر بادل کے ٹکڑوں کے مانند فنا نہیں ہو جاتا۔

وہ ناقص رہکر فنا ہو جاتا ہے یا نہیں

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः॥

त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता न ह्युपपद्यते॥ ३९॥

(۳۹) آپ کو یہ میرا شک کامل طور پر رفع کرنا لازم ہے کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی اس شک کا رفع کرنیوالا نہیں ہے۔

یہ شک آپ رفع کیجیے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

पार्थनैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ॥
नहि कल्याण कृत्कश्चिद् दुर्गतिं तात गच्छति ॥ ४० ॥

نیکی کی طرف رجوع کرنیوالا فنا نہیں ہوتا۔

شری بھگوان نے فرمایا (۴۰) اے ارجن وہ اس عالم اور اوس عالم میں فنا نہیں ہوتا۔ اے عزیز نیکی کرنیوالا ہرگز خرابی میں نہیں آتا

प्राप्य पुण्य कृतां ल्लोकानुषित्वा शाश्वती समाः
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥ ४१ ॥

اوسکی نیکی کا ظہور آیندہ نیک فعالوں میں ہوتا ہے۔

(۴۱) جو شخص یوگ سی بے بہرہ رہجاتا ہے وہ نیک فعالونکے عالم میں پہنچکر اور زمانہ دراز وہاں رہکر یا تو نیک افعال دولتمندوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम् ॥
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥ ४२ ॥

علم ذات سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہے

(۴۲) یا دانشمند یوگیوں کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے مگر دنیا میں اس قسم کی تولید بہت نادر ہوتی ہے۔

یوگ یعنی علم ذات کے حاصل کرنیکے واسطے نیک افعالی طالب کا شعار ہوتا ہے اور نیک افعالوں کا مسکن کرہ ستوگن میں ہوتا ہے (دیکھو اودھیائے ۱۴ منتر ۱۰) اس لئے جو شخص یوگ کے درجہ کمال کو نہیں پہنچتا اوسکی قوت علمی جسم کے ترک کرنیکے بعد کرہ ستوگن میں محو ہو جاتی ہے اور اوسی کرہ سے آیندہ نسلوں میں بصورت نیک افعالی ظاہر ہوتی ہے۔ (دیکھو ساتویں ادھیا کے آخر میں پرکرتی یعنی قدرت کے منازل کا نقشہ) یوگیوں کی منزل کرہ ستوگن سے بلند مانی گئی ہے اگر وہ عیال دار فرض کئے جاویں تو اولاد کا ہونا ممکن ہے اور طالب ذات کی قوت علمی جسکو کمال حاصل نہیں ہوا کشش مقناطیسی (اچھاکارن) سے یوگیوں کے خاندان میں ظہور پا سکتی ہے۔ (دیکھو پندرھویں ادھیا کا آٹھواں منتر)

اگر یوگی تارک اور مجرد مانے جاویں تو اولاد کا پیدا ہونا قاعدہ قدرت کے خلاف اور بعید از قیاس ہو جاتا ہے غور کرنا چاہئے کہ تولید دو قسم کی مانی گئی ہے ایک جسمانی دوسری علمی۔ پہلی قسم کی تولید باپ سے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہوا کرتی ہی اور دوسری قسم کی تولید گرو سے اس طرح پر علم ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا رہتا ہے اس موقع پر لفظ پیدایش سے ولادتِ علمی مراد ہی نہ کہ جسمی آتما تو بالذات قایم ہے یہ سب تبدل و تغیر پرکرتی میں ہوتا رہتا ہے اہل ہند نے تسلیم کیا ہے کہ گیانی کو آواگون نہیں ہوتا اگیانی کو ہوتا ہے اِسکے معنی پر ذرہ غور کرنا چاہیئے ۔گیانی کو آواگون نہیں ہوتا یعنی روشنی میں غلطی نہیں ہوتی اگیانی کا آواگون ہوتا ہے یعنی اندہیرے میں غلطی کا ہونا ممکن ہے ۔گیان مثل آفتاب کے روشن ہے اس لیئے وہاں آواگون جیو کا موہوم ثابت ہوتا ہے اگیان مثل شب تار کے ہی پس اوسمیں آواگون کا وجود فرض ہوتا ہے اب دریافت کرنا چاہیئے کہ کونسی تسلیم صحیح ہے بیشک جو کچھ روشنی میں دریافت کیا جاتا ہے قابل تسلیم ہوتا ہے اور جو اندہیرے میں معلوم ہوتا ہی پایۂ ثبوت نہیں رکھتا آواگون کے معنی آنے اور جانیکے ہیں اور یہ سلسلہ دنیا میں جاری ہے ایک آتا ہے دوسرا جاتا ہے آواگون کے معنی دوبارہ جسم قبول کرنے کے خود اوس لفظ سے ثابت نہیں ہوتے البتہ پُنر جنم کے معنی دوبارہ جسم اختیار کرنے کے ہوسکتے ہیں جو مراد کہ عوام نے آواگون کے لفظ سے اخذ کی ہے وہ کلمات متبرک اور کلام عارفان سے ثابت نہیں ہوتی ہے اور جو اوس لفظ کے معنی اس موقع پر ہیں وہ پندرھویں ادھیا کے ۸ و ۹ منتروں پر غور کامل کرنیکے بعد دریافت ہوسکتے ہیں۔

तत्रतं बुद्धि संयोगं लभते पौर्वदेहिकम्॥
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनंदन॥४३॥

علم ذات کشش مقناطیسی رکھتا ہے

(۴۳) اے ارجن وہ وہاں پر سابق جسم کی قوت علمی کو حاصل کرتا ہی اور پہر کمال پانے کے لیے سعی کرتا ہے۔

وہ کا اشارہ مجموعہ پرکرتی پر ہے جیو نہ کہیں جاتا ہے اور نہ آتا ہے (دیکھو دوسری ادھیا کا منتر نمبر ۲۰)

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोपिसः॥
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्द ब्रह्माति वर्त्तते॥४४॥

اوس کی کشش منزل معرفت پر پہونچاتی ہے۔

(۴۴) یوگ کا طالب زمانہ سابق کے شغل کی مدد سے خود بخود

چرخ قدرت سے پار ہو جاتا ہے۔

طالب صادق کمال کی طرف رجوع کرتے کرتے آخر الامر کمال کو حاصل کرتا ہے۔

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्धकिल्विषः ।
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परां गतिम् ॥ ४५ ॥

وہ کشش متواتر چلی جاتی ہی

(۴۵) یوگی کوشش کیساتھہ شغل کرکے اور گناہوں سے پاک ہو کر اور بہت سی پیدائش کے بعد منزل کمال کو پاکر اعلیٰ درجہ پر پہونچتا ہے۔

یوگی مکتی کے ذریعہ سے گناہوں سے بری ہو کر بہت سے جنموں میں درجہ کمال حاصل کرتے ہیں۔

اس منتر میں لفظ جنم سے ولادت علمی مراد ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اوس کی سب سے عمدہ تاریخی مثال بشسٹ جی مہرشی اون کے فرزند پراشر سوامی اور پوتے دید ویاس مُنی اور پڑپوتے مہامنی سکھدیو جی ہیں یعنی جو علم بشسٹ جی کو حاصل ہوا تھا وہ رفتہ رفتہ خالص ہو کر سکھدیو جی کے ذات میں درجہ تکمیل پر پہونچا ہے اور ازان بعد اون کی نسل کا خاتمہ ہو گیا ہے مگر اون کا علم اب تک زندہ اور موجود ہے۔

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः ।
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन ॥ ४६ ॥

یوگی سب سے اعلیٰ ہیں

(۴۶) چونکہ یوگی مرتاضوں سے عارفوں سے اور پابندان فعل سے اعلیٰ مانا گیا ہے۔ لہذا اے ارجن تو یوگی ہو۔

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनान्तरात्मना ॥
श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥ ४७ ॥

یوگیوں سے واصل ذات اعلیٰ ہے۔

(۴۷) یوگیوں میں سے بھی وہ شخص جو راسخ الاعتقاد ہے اور سچے دل سے میری یاد میں مستغرق رہتا ہے اعلیٰ درجہ کا یوگی مانا جاتا ہے۔

جو یوگی دوئی کا حجاب بالکل اوٹھا دیتا ہے اور ذات نامتناہی کو اپنی ہستی جانتا ہے وہ سب

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سے اعلیٰ ہے۔

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे आत्मसंयमयोगो नाम षष्ठोऽध्यायः

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی چھٹی ادھیا موسوم بہ آتم سمیم یوگ ختم ہوئی

پانچویں ادھیا میں خیال کے روکنے کے واسطے بھرکٹی دھیان کا علمی طریقہ بیان کیا گیا ہے اس ادھیا میں دوسرے شغل (ناسا گر دھیان) کی تشریح کی گئی ہے اور کرشن بھگوان نے اوس کو دل کے ضبط کرنے کا وسیلہ بتایا ہے اور یوگ کو سب سے اعلیٰ مانا ہے اور اوس کے طالب ہونے کو ایما فرمایا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ یوگ کا تعلق بیرونی افعال سے صرف اوسوقت تک رہتا ہے جب تک کہ کشایش باطنی حاصل نہیں ہوتی جب شاغل قلب کی سیر دیکھنے لگتا ہے اوسوقت اوسے کُل اندرونی قوتیں کام میں لانی پڑتی ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ساتویں ادھیا گیان وگیان یوگ ۳۰ منتر

श्रीभगवानुवाच

मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः ।।
असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ।।१।।

علم ذات کا بیان ذیل میں درج ہے

شری بھگوان فرماتے ہیں۔ (۱) اے ارجن تو مجھ میں دل لگا کر اور میرا طالب ہو کر یوگ کا شغل کرتے ہوئے جیسا مجھکو ادراک کریگا اوس کی کیفیت بالتحقیق اور بالتشریح سُن۔

پانچویں اور چھٹے ادھیا کے اشغال کی تکمیل پانے پر جو علم ذات شاغل پر منکشف ہوتا ہے کرشن بھگوان نے اوسکی کیفیت اس ادھیا میں چوتھے منتر سے تیرہویں منتر تک ظاہر کی ہے۔

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ।।
यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ।।

علم ذات کل علوم میں افضل ہے

(۲) میں وہ علم اشراق بہ مفصل بتاتا ہوں جسے جانکر دنیا میں پھر اور کچھ جاننا باقی نہیں رہتا

اس ادھیا کے اگلے منتروں میں جو علم حقیقت درج ہے وہ عقل کے وسیلہ سے دریافت نہیں ہوتا بلکہ حالت کیفیت میں بذریعہ ابھوشکتی یعنی قوت اشراقیہ ادراک ہوتا ہے اوس علم سے آگاہ ہو کر انسان دام غفلت سے کلیتاً رہائی پاتا ہے تب اوسے کسی شے کے حاصل کرنے کی خواہش اور تمنا نہیں رہتی

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ।।
यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः ।।३।।

بہت کم انسان علم ذات کے طالب ہو کر فائز ہوتے ہیں

(۳) ہزاروں انسانوں میں سے کوئی کمال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنے والوں میں سے جو درجہ کمال کو پہونچتے ہیں اون میں سے بھی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کوئی مجھے واقعی طور پر جانتا ہے۔

حقیقت شناس عارف ہر زمانہ میں نادر الوجود ہوتے آئے ہیں۔

رباعی

ہر گاؤ خرے لایق اطلس نبود	لعل و گوہر مناسب خس نبود
عرفان گوہر گہر شناسے باید	بشناس گہر شناس ہر کس نبود

भूमिरापोऽनलो वायुः खंमनो बुद्धिरेव च ॥

अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृति रष्टधा ॥ ४ ॥

صفات کی تشریح

(۴) خاک۔ آب۔ آتش۔ باد۔ خلا۔ دل۔ عقل اور انانیت یہ آٹھ مختلف اقسام میرے صفات کی ہیں۔

وید اور دیگر کلمات عارفاں میں پرکرتی کو ہشتگانہ بیان کیا ہے مگر کرشن بھگوان نے اس منتر میں اہنکار یعنی انانیت کو آٹھویں صفت کہا ہے۔ یہ صفت بسیط ہے اور وہ ساتوں صفتیں اوس میں محدود ہیں یعنی انانیت قدیم ہے اور وہ ساتوں صفتیں حادث ہیں پندرھویں ادھیا میں حدوث و قدم کی تعریف کیجائیگی برہم باہیہ درشن کی تصویر کو گیارھویں ادھیا کی منتر ۶ کی مقابل دیکھو۔

अपरेय मितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ॥

जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५ ॥

ذات کی تعریف

(۵) اے ارجن یہ تو ادنیٰ قوت تھی اس کے علاوہ میری ایک اور اعلیٰ قوت ہے جو کہ مادہ حیات ہے اور جس سے اس عالم کا قیام ہے۔

ذات صفات ہشتگانہ سے برتر اور فوین ہستی ہے اور اون کے قیام کا باعث ہے۔ وہی کل جانداروں کی جان اور کل عالم کے ظہور کا سبب ہے اوسی کے واسطے پندرھویں ادھیا میں لفظ پرشوتم استعمال کیا گیا ہے جیو کے معنی اس منتر میں ہستی محدود کے نہیں ہیں جو عوام نے فرض کئے ہیں

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणी त्युपधारय ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अहंकृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा

ذات خالق عالم ہے

تو سمجھ لے کہ تمام مخلوقات اسی سے پیدا ہوتی ہے میں کل عالم کی پیدائش اور فنا کا مخزن ہوں۔

کل جاندار مثل حباب کے بحر ذات سے برآمد ہو کر پھر اوسی میں محو ہو جاتے ہیں یعنی صفات کے امتزاج پانیسے اونکے مادی اجسام پیدا ہوتے ہیں اور ذات کے محیط ہونے کے باعث وہ حرکت کرسکتے ہیں

मत्तः परतरं किंचिन्नान्यदस्ति धनंजयः ॥

मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥७॥

ذات سب سے اعلیٰ اور سب میں موجود ہے

(۷) اے ارجن مجھ سے برتر کوئی شے نہیں ہے اور یہ کل عالم مجھ میں اس طرح پرویا ہوا ہے جس طرح لڑی میں موتی۔

اجسام بمنزلہ موتی کے ہیں اور ذات اون سب میں لڑی کے مانند موجود ہے ہر انسان کو اوس کی تلاش اپنے بطون میں واجب ہے (دیکھو نقشہ نمبر ۳ ششمار یا نظام شمسی)۔

रसोऽहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ॥

प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥८॥

ذات کے لطیف ظہور

(۸) اے پسر کنتی میں پانی میں ذائقہ ہوں چاند اور سورج میں روشنی ہوں سب ویدوں میں اونکار ہوں آکاش میں شبد ہوں اور انسانوں میں مردانگی۔

पुण्यो गंधः पृथिव्यांच तेजश्चास्मि विभावसो

जीवनं सर्व भूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥९॥

ذات کے لطیف ظہور

(۹) خاک میں خوشبو ہوں آگ میں حرارت ہوں سب جانداروں میں مادہ حیات ہوں اور مرتاضوں میں ریاضت۔

बीजं मां सर्व भूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ॥

बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥१०॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذات یعنی جان قدیمی تخم ہی

(۱۰) اے ارجن تو مجھے کل مخلوقات کا لازوال تخم سمجھ میں عاقلوں میں عقل ہوں اور صاحب جلال میں جلال

बलं बलवतां चाहं कामराग विवर्जितम् ॥

धर्माऽविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥११॥

جان کی قوتوں کی تعریف

(۱۱) اے ارجن میں طاقتوروں میں وہ طاقت ہوں جو خواہش اور شوق سے بری ہے اور انسانوں میں وہ خواہش ہوں جو آئین راستی کے مطابق ہے۔

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्चये ॥

मत्त एवेति तान्विद्धि नत्वहं तेषु ते मयि ॥१२॥

سہ گانگی عالم میں جان سے ظہور پاتی ہے مگر جان اون سے برتر اور پاک ہے

(۱۲) جتنے ستوگنی رجوگنی اور تموگنی خواص ہیں اون کا قیام میرے سبب سے سمجھ لے میں اون میں (مقیم) نہیں ہوں بلکہ وہ مجھ میں مقیم ہیں

ستوگن رجوگن اور تموگن کو طاقت قیام وایجاد و فنا کہنا چاہئے ان تینوں صفات کا ظہور ذات سے ہوتا ہی جو باوجود اون کو ظہور دینے کے اون سے علیحدہ اور برتر رہتی ہے۔

त्रिभिर्गुण मयैर्भावै रेभिः सर्व मिदंजगत् ॥

मोहितंनाभिजानातिमामेभ्यः परमव्ययम् ॥१३॥

انسان صفت سہ گانہ سے محجوب ہو جان کو لازوال نہیں جانتا۔

(۱۳) یہ کل عالم ان تینوں صفاتی خواص کے سبب سے غافل ہو کر مجھ لازوال کو جو اون سے برتر ہے نہیں جانتا۔

صفت سہ گانہ کا پردہ حائل ہونیکی وجہ سے انسان ذات کی حقیقت سے بے خبر ہو جاتا ہی

दैवी ह्येषा गुणमयी ममाया दुरत्यया ॥

मामेवये प्रपद्यंते मायामेतां तरंतिते ॥१४॥

جو جان کو پاتا ہے وہ سہ گانہ صفت سے آزاد ہوتا ہے۔

(۱۴) میرے اس عجیب صفاتی طلسم سے عبور کرنا مشکل ہے جو مجھکو پاتے ہیں وہ اس طلسم پر عبور حاصل کرتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عارف صفت سہ گانہ کی طلسم سے آگاہ ہو کر ادراک ذات نا تناہی میں مسرور رہتے ہیں اور دام غفلت سے کلیتاً بریت حاصل کرتے ہیں۔

न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यन्ते नराधमाः ॥
मायया पहृत ज्ञाना आसुरं भावमाश्रिताः ॥ १५ ॥

جو گرفتار طلسم ہو جاتے ہیں وہ اوس سے باہر نہیں نکل سکتے

(۱۵) ادنیٰ درجہ کے انسان جو بداعمال اور کم عقل ہیں اور جن کا علم خود شناسی صفاتی طلسم کے وجہ سے جاتا رہا ہے اور جو شیطانی خاصیت رکھتے ہیں وہ مجھے نہیں پاتے۔

جہلا طلسمی دائرہ میں گرفتار ہو کر عالم علوی کی سیر سے بے نصیب رہتے ہیں۔

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ॥
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥ १६ ॥

طالبوں کی اقسام

(۱۶) اے ارجن مجھے چار قسم کے نیک انسان یاد کرتے ہیں مصیبت زدہ طلبگار عقبیٰ اغراضمند اور عارف

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्ति विशिष्यते ॥
प्रियोहि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं च स च मे प्रियः ॥ १७ ॥

سب طالبوں میں عارف افضل ہے

(۱۷) عارف ذات میں ہمیشہ وصل رہتا ہے اور عشق حقیقی رکھتا ہے اسلئے اون سب میں افضل ہے۔ میں عارف کو از حد عزیز ہوں اور وہ مجھے عزیز ہے۔

عارف ذات کو اپنی ہستی جانکر جان جانان ہو جاتا ہے دیگر طالبان حق کی نظر میں دوئی قایم رہتی ہے اس لئے وہ کمال کا درجہ حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ॥
आस्थितः सहि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥ १८ ॥

عارف ذات سے جدا نہیں ہوتا

(۱۸) یہ سب اچھے ہیں لیکن عارف کو تو میں اپنی جان ہی مانتا ہوں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کیونکہ وہ صاحبدل میرے اعلیٰ مقام پر پہونچتا ہے

عارف کو دیگر طالبانِ حق پر علم ذات سے واقفیت ہونے کے باعث فضیلت ہے۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ॥
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥१९॥

(۱۹) عارف بہت نسلوں کے بعد کُل عالم کو ذات (تسلیم کرکے) مجھہ میں وصل ہوجاتا ہے اور ایسا مقدس انسان نادر الوجود ہوا کرتا ہے۔

ایسا عارف جو واصل ذات ہوتا ہے بہت سی پشتوں کے بعد پیدا ہوتا ہے

ہزاروں انسانوں میں سے کوئی ایسا پیدا ہوتا ہے جو علم ذات کے وسیلہ سے نروان یعنی وصال ذات حاصل کرتا ہے۔

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ॥
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥२०॥

(۲۰) جاہل خاصہ طبعی سے مجبور ہوتے ہیں اسلیئے وہ طرح طرح کے عقیدوں کے پابند ہوکر انواع انواع کے اغراض سے مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں

جہل کے سبب پرستش صفات ہوتی ہے

جو لوگ علم ذات سے بے خبر اور ناواقف ہیں وہ صفات کو اپنا معبود قرار دیکر اوسی کی پرستش کرتے ہیں۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति ॥
तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥२१

(۲۱) جو عقیدتمند اعتقاد کے ساتھہ جس شہود کی پرستش کرنیکی خواہش رکہتا ہے اوس کے اوسی عقیدہ کو میں استحکام دیتا ہوں۔

جس کی جیسی طلب ہوتی ہے اوسکے موافق ذات مطلوب بن جاتی ہے

انسان اپنی سمجھہ کے موافق جو عقیدہ رکہتا ہے اوس کا وہی عقیدہ مستحکم ہوجاتا ہے۔

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ॥
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हितान् ॥२२॥

(۲۲) وہ شخص اپنے عقیدہ کے موافق اول اوس شہود کی پرستش کرتا ہے

مطلوب فرضی مخلوق ہوتا ہے پس خالق نہیں ہوسکتا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بعد ازاں میرے پیدا کئے ہوئے بہترین مطالب کو حاصل کرتا ہے۔

صفات پرستی سے دنیوی اغراض حاصل ہوتے ہیں لیکن حقیقت کے نجاننے کی وجہ سے شکوک اور بے اطمینانی رفع نہیں ہوتے۔ علم ذات کا حاصل کرنا انسان کا فرض ہے صفات پرست اوسکو پورا نہیں کرتے ہیں اور جہل میں گرفتار رہتے ہیں۔

अंतवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ॥
देवान् देवयजो यांति मद्भक्ता यांति मामपि ॥२३॥

فرضی مطلوب ہیچ ہے طالب ذات ذات ہیں وصل ہوجاتے ہیں

(۲۳) اون کم عقلوں کا وہ ثمرہ ختم ہونیوالا ہے صفات پرست صفات کو پاتے ہیں میرے طالب مجھکو۔

انسان کا علم صفات کے جس منزل تک پہونچتا ہے اوس میں ٹھیر جاتا ہے۔ عارف کا علم صفات کے دائرہ سے بلند ہوجاتا ہے پس وہ ذات میں وصل ہوتا ہے۔

अव्यक्तं व्यक्ति मापन्नं मन्यंते माम बुद्धयः ॥
परं भाव मजानंतो ममाव्यय मनुत्तमम् ॥२४॥

جہلا جان کو ہستی قرار دیتے ہیں اگرچہ وہ ہستی اور نیستی سے برتر ہے۔

(۲۴) کم عقل انسان میری بے زوال اور اعلیٰ سے اعلیٰ حقیقت سے ناواقف ہونیکی باعث اگرچہ میں ظہور سے برتر ہوں مجھکو ظاہر خیال کرتے ہیں

ذات ظہور سے برتر اور بے نشان ہے صفات کے نام اور نشان ظاہر ہیں کم فہم ذات اور صفات میں تمیز نہیں کرسکتے اسلئے وہ صفات کو جو عقل و حواس سے مدرک ہوتی ہے ذات سمجھتے ہیں صفات پرستی دنیا میں علم ذات سے ناواقفیت کیوجہ سے جاری ہوتی ہے

नाहं प्रकाशः सर्वस्य योगमाया समावृतः ॥
मूढो ऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥२५॥

صفات کے حجاب سے وہ مدرک نہیں ہوسکتی ہے

(۲۵) میں صفات کے پردے میں چھپے ہونے کے باعث سب پر آشکارا نہیں ہوں۔ یہ عالم غفلت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے میری ذات کو جو پیدایش و

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

فنا سے برتر ہے نہیں جانتا۔

جو لوگ پندار خودی کے وجود کو صحیح مانکر محسوسات کی طرف بدل مصروف ہوجاتے ہیں وہ علم ذات سے بے نصیب رہتے ہیں۔ البتہ جو پندار خودی کی ہستی کو موہوم جان لیتے ہیں اونکو ادراک ذات کا سرور حاصل ہوتا ہے۔

شعر حافظ

میاں عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست		تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز	

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ॥
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥२६॥

ذات ماضی و مستقبل و حال میں ایک کیفیت پر رہتی ہے

(۲۶) اے ارجن میں گزشتہ موجودہ اور آیندہ زمانہ کی مخلوقات کا علم رکھتا ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔

ذات لاتغیر۔ محیط اور قدیم ہے اور مصدر علم و سرور ہے اوسکا علم ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں پر حاوی ہے مگر انسان بوجہ نادانی اپنی ہستی کو محدود خیال کرتا ہے دراصل ذات کل عالم کی ہستی کا سبب ہے۔

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वंद्वमोहेन भारत ॥
सर्वभूतानि संमोहं सर्गे यान्ति परंतप ॥२७॥

شوق و نفرت کا تعلق انسان کو غفلت میں ڈالدیتا ہے

(۲۷) اے ارجن شوق اور نفرت سے نظر دوئی کے پیدا ہونے کے باعث دُنیا کی کل مخلوق غفلت میں پھنستی ہے۔

شوق اور نفرت جہل کا سرچشمہ ہیں اس لئے ان دونوں کے بند کرنے سے وہ علم ذات جو تینوں زمانوں پر حاوی ہے حاصل ہوتا ہے۔

येषां त्वन्तगतं पापं जनानां पुण्यकर्मणाम् ॥
ते द्वंद्वमोहनिर्मुक्ता भजन्ते मां दृढव्रताः ॥२८॥

جنہوں نے نیکی و بدی سے نظر اوٹھالی وہ ہر طرف جلوۂ دلدار دیکھتے ہیں۔

(۲۸) جن نیک افعال اور با اعتقاد انسانوں کے گنہ معدوم ہو جاتے ہیں وہ نظر دوئی کے نقص سے بری ہو کر مجھے یاد کرتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

जरा मरण मोक्षाय मामाश्रित्य यतंतिये॥
ते ब्रह्मतद्विदुः कृत्स्न मध्यात्मं कर्म चाखिलम्॥२९

جو طالب نجات کیواسطے علم حقیقت کی تلاش کرتے ہیں

(۲۹) جو لوگ ضعیفی اور موت سے نجات پانے کے لئے میرے ادراک کی کوشش کرتے ہیں وہ برہم - ادہیاتم اور کرم کو تمام وکمال جان لیتے ہیں

برہم ادہیاتم وغیرہ کی تصریح اگلی ادہیا کے ۳ و ۴ منتر میں کی جاویگی لہذا اون کے معنی کے اس موقع پر درج کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔

साधि भूताधि दैवंमां साधियज्ञं चये विदुः॥
प्रयाण कालेपिच मांते विदुर्युक्त चेतसः॥३०॥

وہ ان چہر قوتوں کی کیفیت دریافت کر لیتے ہیں

(۳۰) جو شاغل ادہی بھوت - ادہی دیو - اور ادہی یگ سے واقف ہو جاتے ہیں وہ مرنے کے وقت بھی میرے ادراک سے بہرہ ور ہوتے ہیں

جو انسان وفات سے پیشتر ذات کی حقیقت کو دریافت کر لیتا ہے دم واپسین تک اوسکا دل علم ذات سے معمور رہتا ہی

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे विज्ञानयोगोनाम सप्तमोऽध्यायः ७॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے

طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی،

وگیان یوگ نام ساتویں ادہیا ختم ہوئی

خلاصہ وتشریح ادہیای ہفتم

تیسری ادہیا سے چھٹی ادہیا تک ادراک ذات کی طریقت بیان کیگئی ہے اور اوس کے واسطے لفظ یگ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

یعنی ریاض استعمال کیا گیا ہے۔ ساتویں ادھیا میں جو علم اشراق درج ہے وہ اوس ریاض کا ماحصل ہے جو شخص ریاض یعنی عمل کی منزل کو طے کر کے اشراق کے درجہ پر پہونچتا ہے وہ پرکرتی کے سات طبقوں کی سیر بطون میں کرتا ہے۔ اس ادھیا کا لب لباب اوس کے منتر ۴ میں درج ہے اوسمیں آٹھ اپرا پرکرتیاں یعنی اجزاے عالم بیان کئے گئے ہیں اور نویں پرا پرکرتی مادہ حیات ہے اس منتر کے معنی گیارھویں ادھیا کے اول نقشہ سے کھلتے ہیں اس لئے سمجھنے کے واسطے اوس کا مطالعہ ضروری ہے

مقولہ کبیر صاحب

سات دہات برنن کئے گیتا میں بھگوان	چیتن کو اشٹم کہا یہی بات پرمان ۴

اہنکار کارن یعنی مبداء عالم ہے پرکرتیاں اوس میں محدود ہیں عوام لفظ اہنکار کو غرور کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اوس کے لغوی معنی تسلیم جزویت یا انانیت کے ہیں نظر کلیت میں اہنکار کارن ہے۔ منجملہ سات پرکرتیوں کے من اور بدھی سوکشم یعنی لطیف ہیں کہ وہ کسی حس کے ذریعہ سے مدرک نہیں ہو سکیں بعض کلمات عارفان میں چار انتہ کرن۔ من۔ بدھی۔ چت۔ اہنکار۔ یعنی قوت مدرکہ۔ ممیزہ۔ متخیلہ اور حافظہ بیان کئے گئے ہیں اور فلسفہ سانکھ نے من اور چت کو جو بمنزلہ عکس اور معکوس کے ہیں بجاے دو پرکرتیوں کے ایک ہی مانا ہے اور اوس کے لئے صرف لفظ من استعمال کیا ہے باقی پانچ پرکرتیاں آکاس۔ پون۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی ہیں جن کو استھول یعنی عناصر کثیف کہتے ہیں۔

قدرت نے کارن سے سوکشم اور سوکشم سے استھول ہو کر غیب سے ظہور کیطرف نزول کیا ہے اور رنگارنگ کے اشیاء پیدا کی ہیں جیسے کہ پانی حرارت طبعی کے کم ہو جانے سے منجمد ہو کر مختلف اشکال برف اور اولہ کے اختیار کرتا ہے۔

پانچ مہا بھوت یعنی عناصر بسیط پانچ گن یعنی خاصیت عنصری پانچ گیان اندری یعنی حواس علمی
پانچ کرم اندری یعنی قوت افعالی پانچ پران یعنی انفاس ان پچیس کا نام پرپنچ ہے
اون کی تفصیل ذیل کے نقشہ میں سہولیت کے لئے درج کیجاتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عنصر	خاصیت عنصر	حواس	قوت افعالی	پران
آکاش	شبد	کان	ہاتھہ	سمان
وایو	سپرش	پوست	پانون	پران
اگنی	روپ	آنکھہ	منہ	اپان
جل	رس	جیب	مقام بول	دیان
پرتھوی	گندہ	ناک	مقام براز	اودان

مندرجہ بالا سات پرکرتیان عالم میں بصورت کلّ اور ہر انسان میں بصورت جزو موجود ہیں کلّ کا نام تت پدیا ایشر ہے اور جزو کا نام تم پدیا جیو ہے انھیں کے امتزاج سے کلّ اشکال نمود پاکر پھر کسی وقت اپنے اصلی خزانہ میں ملجاتی ہیں۔

علم جزویت کل پر حاوی نہیں ہوسکتا اور واقعات کو ظاہر نہیں کرسکتا علم کلیّت بطون میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اور وہ راست ہے جب انسان کی تسلیم جزویت تسلیم کلیّت میں مبتدل ہوجاتی ہے تب وہ اس امتزاج کی حقیقت کو جانکر قرار واطمینان پاتا ہے۔

مقولہ کبیر صاحب

پانچ پون کا کھیل ہے جتنا ہی برہمنڈ		جیسے برتین انڈ ہیں تیسے برتین پنڈ	

چونکہ پران ان کے مخزن مانے گئے ہیں اون کی مجمل کیفیت ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

۱ سمان وایو جزو اور کل میں بصورت خلا ایک حالت پر قایم ہے اور ذیل کی چار وایو کا مبدا ہے۔

۲ پران وایو عالم میں بصورت ہوا محیط ہے اور انسان کے جسم میں بصورت نفس کے جو باہر سے اندر کیطرف جاتا ہے موجود ہے اوسکا مرکز دل ہے۔

۳ اپان وایو عالم میں بصورت حرارت اور جسم انسانی میں بشکل حرارت عزیزی موجود ہے اسکا فعل پمپ کے مانند اندر آنیوالے پران وایو کو باہر کیطرف لوٹا دیتا ہے پیٹ اس کا مرکز ہے۔

۴ دیان وایو عالم میں بصورت مادّۂ بارده اور جسم انسان میں بصورت برودت موجود ہے اسکا فعل غذا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کو اعضاء میں پہونچانا اور جسم کو بالیدگی دینا ہے اس کا مرکز پھیپڑہ ہے

اُدوان[۵] وایو عالم میں بصورت زمین اور جسم انسان میں بصورت ذرات خاکی موجود ہے اس کا فعل عضائے بیرونی کو حرکت دینا ہے جگر اس کا مرکز ہے۔ پران کا اودان سے اور اپان کا ویان سے تعلق ہے پران جو محیط اور ساکن ہے اودان کی مدد سے اندر کی طرف کھینچتی ہے ویان اپان کے وسیلہ سے تمام اعضاء اور رگوں میں گردش کرتی ہے۔

ان کے علاوہ پانچ اُپ پران یعنی مزید پران بھی مانے گئے ہیں۔ ناگ[۱] جو ڈکار کے آنے کا سبب ہے کورم[۲] جس کی وجہ سے پلک کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ کرکل[۳] جس سے بھوک پیدا ہوتی ہے۔ دیودت[۴] جس کے سبب جماہی آتی ہے۔ دھننجے[۵] جو بعد از مرگ جسم کو پھولا دیتا ہے۔

عارفان زمانۂ گذشتہ ایسے بہت سے عقدوں کو حل کر چکے ہیں جنکا علم اب باقی نہیں رہا ہے جسقدر تحقیقات اوس زمانہ میں ستاروں کی گردش کے بارہ میں بذریعہ علم سینہ ہو چکی ہے اوسکا صحیح ہونا تو چاند اور سورج کے وقت معینہ پر ظاہر ہونے سے اور نیز غروب وطلوع دیگر ستارگان سے ثابت ہے اونہیں عارفوں نے علم ہندسہ سے چوراسی لاکھ یونی کا عالم میں ہونا بیان کیا ہے جسکی بہت رواج آج تک ہند میں مشہور چلی آتی ہے اس کے واسطے کوئی کافی دلیل ہونی ضروری ہے ہر چند علماء سنسکرت سے دریافت کیا گیا جواب شافی نملا۔ اُپنشد و دیگر کلمات عارفان سے جو کچھ حل ہو سکا ذیل میں درج ہے

تین گن اور سات پرکرتیوں کو باہم ضرب دینے سے اکیس کا عدد پیدا ہوا ہے چونکہ مخلوقات عالم چار قسم کے ہیں جیرج[۱] جس میں انسان اور چارپایہ شامل ہیں۔ انڈج[۲] یعنی وہ جاندار جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً پرند۔ سویدج۔ جو بدن کے میل سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً جُوں وغیرہ۔ اودبھج یعنی حشرات الارض۔ اکیس کو ۴ میں ضرب دیکر چوراسی کا عدد بنایا گیا ہے۔ اوس زمانہ میں رواج تھا کہ چیتن یعنی متحرک کو عدد اور جڈہ یعنی غیر متحرک کو صفر سے تعبیر کیا کرتے تھے اور پانچ عنصر جڈہ مانے گئے تھے لہذا پانچ صفر کو چوراسی کے عدد پر بڑھانے سے ۸۴۰۰۰۰۰ کا عدد پیدا ہوا۔

انسان بوجہ نادانی اپنی ہستی کو جسم میں محدود خیال کرتا ہے اور جسمانی افعال کا اپنے آپ کو فاعل مانتا ہے دراصل

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وہی سات پرکرتیاں بصورت کلُ عالم میں اور بصورت جزو ہر انسان میں اپنا فعل کرتی ہیں جزو اور کلُ کے درمیان تعلق موجود ہے اور اسی کے سبب سے حیات جاندار ان ہے چنانچہ جب کبھی باہر کی ہوا کا اندر جانا مسدود ہوتا ہے زندگی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

جب تک حس اور محسوس کے درمیان کوئی تعلق مانا نجاوے دیکھنا۔ سننا وغیرہ حواس خمسہ کے فعل نہیں ہو سکتے۔ انہیں سات پرکرتیوں کو کاملوں نے وید میں دیوتا یعنی کارپرواز عالم کہا ہے اور مختلف ملکوں کی زبانوں میں مختلف طور پر موسوم کیا ہے۔ ساتویں ادھیا میں جو قانون قدرت مختصر طور پر درج ہے اوسکا نقشہ برائے ملاخطہ شایقین ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

نقشہ تقسیم اجزاے عالم

	پورش		۱
ستوگن	رجوگن	تموگن	۳

کارن	انبھو	چیتن	اِچھا	کامنا	تیج	شانتی	اِستھتی	۷
سوکشم	گیان	چیت	شبد	سپرش	رُوپ	رس	گندھ	۷
اِستھول	بُدھی	من	اکاس	پون	اگنی	جل	پرتھوی	۷

اِسی تقسیم ہفتگانہ کے مطابق ذیل کے مختلف اسماء قرار دیئے گئے ہیں۔ ۲۵

سات لوک	بھو	بھوہ	سوہ	مہا	جنا	تپ	ست
دیوتا ″	واسدیو	اندر	زوور	مُرت	اَگنی	درُون	کبیر
طبقہ زمین ″	اتل	بتل	سوتل	تلاتل	رساتل	مہاتل	پاتال
سمندر ″	دودھ	دہی	گھی	شہد	شراب	آبِ شیریں	آبِ تلخ
مادہ جسمانی ″	نطفہ	ہڈی	گوشت	چربی	خون	پسینہ	پیشاب
سُر ″	سُر	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
یوم ″	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
ستارہ فلک ″	زحل	مشتری	مرّیخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اہل اسلام نے ہفت طبقہ زمین اور نہ فلک مانے ہیں۔ حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا ہے۔

از ہفت ما در زادہ ام از نہ فلک افتادہ ام		از شش جہت آزادہ ام من عاشق دیرینہ ام	

اس موقع پر سات پرکرتیوں میں اہنکار اور پورش کو شامل کر کے ۹ فلک کہے گئے ہیں۔ اختلاف لفظی ہے نہ کہ معنوی جتنے سہ گانہ الفاظ مثل برہما۔ وشن۔ مہیش۔ سُرگ۔ انترکش۔ نرک۔ گیاتا گیان گیہ کرتا کرم کاریہ۔ عشق۔ عاشق۔ معشوق وغیرہ استعمال میں آتے ہیں۔ وہ دراصل ستوگن۔ رجوگن اور تموگن کے مختلف اسماء ہیں۔

پورش۔ پرکرتی۔ مہتتّ۔ ہرنیہ گربھ۔ پرجاپت۔ وغیرہ الفاظ اپنشدوں پُرانوں اور دیگر کتب اہل ہنود میں جابجا آئے ہیں اور یہ سب اُن اجزاء میں شامل ہیں جو نقشہ بالا میں دکھائے گئے۔ پورش وہ ذات نامتناہی ہے جسکو دیگر اقوام نے برتر از صفات و وہم و خیال اور وحدہٗ لاشریک کہا ہے اور جسکی حقیقت اہل ہند نے اکھنڈ اہناشی۔ نرنجن۔ نراکار۔ اچنیت۔ اکریہ۔ نروکار وغیرہ منفی الفاظ سے ظاہر کی ہے۔ پرکرتی سے صفت سہ گانہ مراد ہے۔ مہتتّ کارن کے درجہ کی سات قوتوں کا نام ہے لفظ ہرنیہ گربھ سات سوکشم اور پرجاپت استھول طاقتوں کے معنی رکھتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آٹھویں ادھیا مہا پورش یوگ

अर्जुन उवाच

किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम ॥
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥१॥

ارجن نے سوال کیا

برہم ادھیاتم کرم ادھی بھوت اور ادھی دیو کے کیا معنی ہیں۔

(۱) اے پرشوتم برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کیا اور کرم کیا ادھی بھوت کسکو کہا ہے اور ادھی دیو کسے کہتے ہیں۔

अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन ॥
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥२॥

ادھی یگ کی کیا تعریف ہے آخری وقت کیا کرنا چاہیے۔

(۲) اے مدھوسودن اس جسم میں ادھی یگ کون ہے اور کیسا ہے آخری وقت خود شناس کو آپکا تصور کیونکر کرنا چاہیے۔

کرشن بھگوان نے ساتویں ادھیا کے انجام میں برہم ادھیاتم وغیرہ الفاظ بیان کئے ہیں ارجن اس ادھیا میں اون کے معنی دریافت کرتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते ॥
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः ॥३॥

شری بھگوان نے فرمایا

برہم ادھیاتم اور کرم کی تعریف

(۳) ذات لازوال و برتر کو برہم اور انسان کو ادھیاتم کہتے ہیں کرم اوس جلوے کا نام ہے جو عالم کی پیدائش اور قیام کا سبب ہے۔

ذات و صفات کے مجموعہ کا نام برہم ہے یعنی وہ دونوں مثل عکس و معکوس کے ہمیشہ موجود رہتے ہیں اور بحالت مجموعی

برہم کہلاتے ہیں۔ ادھیاتم سے انسان اور دیگر حیوانات مراد ہیں جن کے واسطے عوام لفظ جیو استعمال کرتے ہیں یہ لفظ ساتویں ادھیا کے چوتھے منترا ور پندرہویں ادھیا کے آٹھویں منتر کے سوائے بھگوت گیتا میں اور کہیں نہیں آیا ہے اور اون دونوں موقعوں پر اوسکے معنی جان کے ہیں۔ کرم فعل قدرت ہے جس کے وسیلہ سے موجودات ظہور پاتی ہے۔ تیسری ادھیا کے پندرہویں منتر میں اسی کو بالفاظ دیگر برہم یگ کہا ہے۔

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुषश्चाधि दैवतम् ॥
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देह भृतांवर ॥४॥

ادھی بھوت ادھی دیو اور ادھی یگ کی تعریف

(۴) ادھی بھوت جدہ یعنی جسم فانی ہے اور ادھی دیو جان یعنی چیتن ہے اے نیک مرد اس جسم میں ادھی یگ میں ہوں۔

ادھی بھوت صفات کو کہتے ہیں جسمیں کل اجسام مادی شامل ہیں۔ ادھی دیو جان یعنی ذات واحدہ جسکی وجہ سے کل اجسام زندہ کہلاتے ہیں۔ ادھی یگ کا درجہ سب سے بلند ہے اور اس سے وہ ہستی بحت مراد ہے جسکو باقی و فانی سے اعلیٰ اور قیاس و فکر سے برتر کہنا چاہئے اوسکا ادراک حواس اور عقل کے وسیلہ سے ممکن نہیں البتہ اُن اشتغال کے وسیلہ سے جن کے طریقت پانچویں اور چھٹی ادھیا میں اور نیز اس ادھیا کے ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ منتر میں درج ہے اُسکی حقیقت بطون میں دریافت ہوسکتی ہے وہ سب سے اعلیٰ مقام کرشن بھگوان کا ہے اور اوسی کو ساتویں ادھیا کے پانچویں منتر میں عالم کی قایم رکھنے والی نویں قوت کہا ہے چونکہ ان الفاظ کے معنی دقیق ہیں ان کی تشریح ذیل میں مکرر کیجاتی ہے۔

ادھی یگ وہ ہستی بے نام و نشان ہے جہاں پر فہم کو رسائی نہیں اور جسکی حقیقت حیطہ ادراک میں نہیں آسکتی برہم میں ادھی دیو اور ادھی بھوت بصورت کلیت شامل ہیں۔ ادھیاتم ادھی دیو اور ادھی بھوت کے جزو سے بنتا ہے ادھی دیو سے چیتن مراد ہے جسکو غیر مادی کہتے ہیں ادھی بھوت کے معنی جڈہ یعنی مادی اشیاء ہیں کرم اجسام مادی میں تغیر و تبدل پیدا کرنے والی قوت کا نام ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अंतकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ॥
यः प्रयाति समद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥५॥

اخیر وقت ادھی یگ کا تصور کرنے سے وصال حاصل ہوتا ہے

(۵) جو شخص آخری وقت میرا تصور کرتے ہوئے کالبد عنصری کو چھوڑتا ہے وہ مجھ میں وصل ہوتا ہے اس میں شبہ نہیں ہے

انسان کے دل کی سب سے اعلیٰ کیفیت کا نام جیون مکت ہے وہ ایک حالت علم و سرور کی ہے جس کے پیدا ہونے پر انسان خوف مرگ سے آزاد ہو جاتا ہے اور جسکے مرتے دم تک قایم رہنے سے وہ وصال ذات حاصل کرتا ہے چونکہ اُس حالت کا مرتے وقت موجود ہونا پیشتر حاصل کئے بغیر ممکن نہیں اسلئے اسکا اپنے جسم کے ترک کرنیسے پیشتر حاصل کر لینا انسان کو واجب ہے۔

यं यं वापि स्मरन् भावं त्यजत्यंते कलेवरम् ॥
तं तमेवैति कौंतेय सदा तद्भाव भावितः ॥६॥

اِسوقت جس شے کا تصور کیا جاتا ہے انسان اُسمیں وصل ہوتا ہے

(۶) جو بشر آخری وقت جس شے کا خیال کرتے ہوئے جسم کو ترک کرتا ہے اے ارجن ہمیشہ وہ اُس کا تصور کرنے کے سبب سے اُسیکو پاتا ہے۔

انسان کی قوت عملی جس شے کے تصور میں وقت وفات مصروف ہوتی ہے اُسی میں ملجاتی ہے جو لوگ برہم کے منازل کو طے کرکے ادھی یگ کے اعلیٰ درجہ پر پہونچتے ہیں وہ وصال حاصل کرتے ہیں مگر جنکا علم برہم کے منازل میں محدود رہتا ہے وہ وصال سے محروم رہتے ہیں۔

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युद्ध्य च ॥
मय्यर्पित मनोबुद्धि र्मामेवैष्यस्य संशयः ॥७॥

پس ہر دم ادھی یگ کی تصور میں مصروف رہنا واجب ہے

(۷) لہذا جنگ کرتے ہوئے تو ہر دم میرا تصور کر۔ دل اور عقل کو مجھ میں تفویض کرنے سے تو بیشک مجھے پائیگا

حیات بے ثبات ہے اور قابل اعتبار نہیں پس انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے دلکو مطلوب کے تصور میں ہر دم لگا رکھے اور اُسکے تصور کو مزاولت سے خاصہ طبیعت بنانے دل اور عقل کے تفویض کرنے یعنی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

انانیت کو دل سے نکال دینے اور پھر اسکی جگہ ہستی بحت کی تسلیم کو قایم کرنے سے پردہ پندار اُٹھہ جاتا ہے اور وصال کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

अभ्यास योग युक्तेन चेतसा नाऽन्य गामिना॥
परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानु चिंतयन्॥ ८॥

لیکن تصور شغل کے ذریعہ سے قایم ہوتا ہے

(۸) اے ارجن دل کو شغل کی مدد سے یکسو کرکے اعلیٰ اور حیرت افزا ذات کا تصور کرنے سے وصال حاصل ہوتا ہے۔

منتر ۷ اور ۸ میں وصال کا طریقہ مجمل طور پر بتایا گیا ہے ذیل کے منتر ۹ و ۱۰ میں اوسکی تصریح ہے۔

कविंपुराण मनुशा सितार मणो रणीयां समनुस्मरे द्यः॥
सर्वस्य धाता रमचिंत्य रूप मादित्य वर्ण तमसः परस्तात्॥९॥
प्रयाण काले मनसा ऽचलेन भक्त्या युक्तो योगवलेन चैव॥
भ्रुवोर्मध्ये प्राण मावेश्य सम्यक सतं परं पुरुष मुपैति दिव्यम्॥ १०

پس جسم ترک کرنے کے وقت شغل کے وسیلہ سے ادہی یگ کا تصور کرنا چاہیے

(۹ و ۱۰) جو آخری وقت شغل کی مزاولت کی قوت سے بھوؤں کے درمیان نفس کو بخوبی روک کر علیم۔ قدیم۔ محرک۔ لطیف سے۔ الطف عالم کے قایم رکھنے والے قیاس سے برتر مثل آفتاب کے جلال رکھنے والی اور تاریکی سے مبرا واجب الوجود کا تصور یکسو دل سے عشق کیساتھ کرتا ہے وہ اوسکی اعلیٰ اور حیرت انگیز ہستی بحت کو پاتا ہے۔

اتھرون وید کے برہم ۔ ودیا اُپنشد اور یوگ سکھا اُپنشد میں یہ شغل درج ہے دونوں آنکھونکی نظر کو ام الدماغ کیجانب اُلٹ کر ٹھہرانے سے اور نفس کو اُس مقام پر روک کر اونکار کا دہیان کرنے سے قوت متخیلہ سکون پاتی ہے اور خیال کے ساکن ہوتے ہی شاغل کو ہستی بحت کا دیدار جسکی آٹھہ صفتیں اس منتر میں بیان کی گیئیں حاصل ہوتا ہے۔

यदक्षरं वेदविदो वदंति विशंति यद्यतयो वीतरागाः॥
यदिच्छंतो ब्रह्मचर्यं चरंति तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये॥ ११॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذیل کے منتروں میں ادھی یگ اور برہم کا بیان درج ہے۔

(۱۱) جسکو عالمان وید لازوال بتاتے ہیں جسمیں شاغل دل سے تعلقات کو ترک کرکے وصل ہوتے ہیں اور جسکے طالب برہم چرج اختیار کرتے ہیں وہ مقام میں تجھے مختصر الفاظ میں بتاتا ہوں۔

ادھی یگ اور برہم کا بیان ذیل کے منتر ۱۲ سے شروع ہوگا اور منتر ۲۲ تک ختم ہوگا۔

सर्व द्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ॥
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राण मास्थितो योगधारणाम् ॥१२॥
ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मा मनुस्मरन् ॥
यः प्रयाति त्यजन् देहं सयाति परमां गतिम् ॥१३॥

ادھی یگ کے ادراک کرنے کا طریقہ

(۱۲ و ۱۳) جو سب دروازوں کو بند کرکے دل کو قلب میں روک کر اور نفس کو ام الدماغ میں ٹھیراکر یوگ کا شغل کرتے ہوئے اور اوم کا اسم اعظم کہتے ہوئے جسم کو ترک کرجاتا ہے وہ میری اعلیٰ منزل پر پہونچتا ہے۔

دیکھو نمبر ۴۔ برہم بدیا کی تصویر کو جسمیں علمی اصول گاتیری کے جسے ترکال سندھیا بھی کہتے ہیں مندرج ہیں پورانے رشیوں نے اس ریاضت کو کل ویدوں سے اختصار کے کیساتھ اخذ کیا ہے اور برہمن کشتری اور ویش کے لئے اس ریاضت کا کرنا فرض بتایا ہے۔

اوم اسم اعظم مبدا اور انتہا کل کائنات کا ہے۔ اکار اوکار اور مکار تین حروف یعنی زبر پیش اور زیر کے ملنے سے اوم کا شبد بنتا ہے اور چوتھی ندائے غنہ اردھ ماترا کہلاتی ہے جسمیں تینوں حروف کے معنی محو ہوجاتے ہیں پرماتما کے بہت سے نام ہیں مگر ان سب میں جزویت پرماتما کی پائی جاتی ہے۔ کلیت پرماتما کی اسی اوم شبد میں ثابت کیگئی ہے۔ اسی وجہ سے اس شبد کو ایکاکشر برہم کہتے ہیں یہ علم کلیت سمجھنے کے واسطے سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں۔ خاک ۱۔ آب ۲۔ آتش ۳۔ ہوا ۴۔ خلا ۵۔ دل ۶۔ اور عقل ۷۔ کہتے ہیں آٹھواں اہنکار سب کا مبدا۔ اور سب میں بسیط ہے اور انکا مجموعہ اوم کی صورت ہے جو بالفاظ دیگر حیات ہرنیہ گربھ اور مہتت کے نام سے بھی موسوم ہوئی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گرودھان یا ناساگر دھیان کی تصویر نمبر ۲ جو چھٹی ادھیا میں آچکی ہے اسی شغل کو دوسری طرح پر دکھاتی ہے اور ساتویں ادھیا کے چوتھے منتر میں اسکی تشریح ہو چکی ہے۔

اس تصویر میں جو بڑا گولہ سات رنگ کا ہے برہمانڈ کو دکھاتا ہے اُس میں دوسرا چھوٹا دائرہ پنڈ یعنی جسم کو جتاتا ہے جس نے برہمانڈ کے کرّے کو محجوب کر رکھا ہے۔ برہم ودیا برہمانڈ کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے اور ادھیاتم ودیا پنڈ کے اصلیت کو آشکارا کرتی ہے اور اسکی تعلیم بقاعدہ قدیم گرو کے اُپدیش پر منحصر ہے ان دونوں ودیاؤں کے ذریعہ سے آتم کی یکتا کرنے کی ریاضت یعنی گائتری سب سے اعلیٰ درجہ کا شغل مانا گیا ہے دو چھوٹی تصویریں مثل عینک جو نیچے بنی ہوئی ہیں اُنمیں سے ایک سرتی یا برہم ودیا کی ہے اور دوسری اس کی مقابل ساوتری یا ادھیاتم ودیا کی ہے ان دونوں کے درمیان میں ایک لال رنگ کا نقطہ ہے جو چیتن انش کو دکھاتا ہے اور جس میں دونوں ودیاؤں کو باہم ملا کر متحد کر دینا گائتری کے شغل کا اصل مطلب ہے۔

अनन्य चेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ॥
तस्याहं सुलभः पार्थ नित्य युक्तस्य योगिनः ॥१४॥

جو شخص اسکی مزاولت کرتا ہے وہ یوگی ہے

(۱۴) اے ارجن جو یوگی یکسو دل سے ہمیشہ اور ہر لحظہ میرا تصور کرتا ہے اور ہر وقت اُس تصور میں غرق رہتا ہے وہ مجھے بآسانی پاتا ہے

طالب صادق مندرجہ بالا شغل کی مزاولت سے مطلوب کا دیدار بآسانی حاصل کرتا ہے۔

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालय मशाश्वतम् ॥
नाप्नुवंति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥१५॥

یوگی ادھی یگ میں وصل ہوتا ہے

(۱۵) صاحب دل کمال کے اعلیٰ درجہ پر پہونچکر اور مجھ میں وصل ہو کر فنا ہونیوالے اور مکرر پیدائش کی تکلیف رکھنے والے عالم میں نہیں آتا۔

جو لوگ خود شناس ہو جاتے ہیں وہ قید جسمانی میں نہیں آتے ہیں اور ہستی پاک کو باقی اور اجسام کو فانی اور موہوم جانتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

आब्रह्मभुवनाँल्लोकाः पुनरावर्त्तिनोऽर्जुन ॥
मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥१६॥

ادہی یگ لاتغیر ہے برہم میں تغیر وتبدل ہوتا ہے

(۱۶) اے ارجن برہم کی منزل تک جتنے منازل ہیں وہ سب گردش میں ہیں لیکن مجھہ میں وصل ہو کر پھر پیدایش ممکن نہیں ہے۔

وہ سات پرکرتیاں جن کا ادہیائے ہفتم میں بیان ہو چکا ہے اس منتر میں لوک یعنی عالم کے لفظ سے تعبیر ہوئی ہیں اور اون کی ترکیب سے اجسام پیدا اور فنا ہوتے رہتے ہیں سب سے زیادہ کثیف خاک کا طبقہ ہی اور سب سے لطیف عقل کا جسکو مصنّف نے اس منتر میں برہم لوک بیان کیا ہے ادہی یگ ان ساتوں سے برتر اور بے لوث ہی جن لوگوں کی قوت تصوّر. برہم سے بلند ہو جاتی ہی اور ادہی یگ تک پہونچتی ہی وہ اس عقدہ کو سمجھکر کہ تغیر وتبدّل صرف برہم میں ہوتا ہی اور ادہی یگ ہمیشہ قایم و بیحرکت رہتا ہے پیدایش و فنا سے آزاد ہو جاتی ہے۔

सहस्रयुगपर्यन्तमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ॥
रात्रिं युगसहस्रान्तां तेऽहोरात्रविदोजनाः ॥१७॥

یوگی برہم کے تغیر و تبدل کو جانتا ہے

(۱۷) جو برہم کے ہزار جگ کے دن اور ہزار جگ کی رات کو جانتے ہیں وہ دن اور رات کے جاننے والے ہیں۔

اس نقشہ کے دیکھنے اور بغور سوچنے سے منتر ۱۶ کا مطلب جس میں کرۂ زمین سے برہم لوک تک ساتوں کرتیٔ کال چکر میں دکھائے گئے ہیں سمجھہ میں آجاویگا۔ منتر نمبر ۱۷ کے اندر جو ہزار جگ واسطے برہم کے دن اور رات کا بیان ہوا ہے اوسی کی مراد اس دن اور رات سی جو گذرتا ہی نہیں ہی۔ بلکہ لفظ سہسر جو ہزار کے معنی رکہتا ہے بے انتہا تعداد کو آشکارا کرتا ہی یعنی برہم کے دن اور رات کی انتہا نہیں دیکھو نصف کرۂ زمین پر ہمیشہ دن اور دیگر نصف کرہ پر ہمیشہ رات رہتی ہی مگر ساکنان کرۂ زمین کو زمین کی گردش کیوجہ سے دن رات کا چرخ مفہوم ہوتا رہتا ہی برہم لوک کے دن کا اشارہ ظہور عالم پر ہی اور رات کا نشانہ بطون کی کیفیت پر ہے دیکھو منتر ۱۹ دوسری ادہیا کا شرح کرنیوالوں نے یگوں کی تقسیم بحوالہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پورانوں کے حسب تفصیل ذیل لکھی ہے۔

ست جگ کا زمانہ	۱۷۲۸۰۰۰	سال کا		نسبت اعداد ۴
تریتا جگ	" ۱۲۹۶۰۰۰	"		۳
دواپر جگ	" ۸۶۴۰۰۰	"		۲
کلجگ	" ۴۳۲۰۰۰	"		۱
میزان	۴۳۲۰۰۰۰			۱۰

مندرجہ بالا تقسیم کے بموجب شری رامچندر جی کا اوتار تریتا جگ کی آخر میں اور شری کرشن کا اوتار دواپر جگ کے آخر میں ہونا معقولات سے بعید معلوم ہوتا ہی شری بسشٹ مہرشی گرو اور ہمعصر رامچندر جی کے تھے اور انکی تصنیف کردہ کتاب جوگ بسشٹ موجود ہی بسشٹ جی کا بیٹا شکتی نام وشوامتر کے ہاتھ سے مارا گیا تھا شکتی کے بیٹے اور مہرشی بسشٹ جی کے پوتے سوامی پراشر منی کی تالیف کی ہوئی کتاب وشنو پوران موجود ہی شری پراشر جی کے بیٹے کرشن دویپائن یعنی وید ویاس جی مہامنی جنہوں نے ویدوں کی تالیف کی اور بہت سے پوران لکھے اور کتاب مہابھارت تصنیف کی کرشن اوتار کے ہمعصر ہوتے ہیں اور بسشٹ جی اور وید ویاس جی کے درمیان صرف چار پشتیں گذریں چار پشت میں آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا گذرنا جو دواپر جگ کی مدت ہے کسیطرح پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کلجگ کے زمانہ کا اندازہ کرنیکے واسطے متقدمین نے اپنے علم نجوم سے سال شمسی کا پیمانہ ۳۶۵ اور سال قمری کا ۳۵۵ دریافت کیا اور ان دونوں کو جوڑ کر ۷۲۰ کے عدد کو اوسط نکالنے کے واسطے دو سے تقسیم کر کے ۳۶۰ دن کا سال قرار دیا اور اسی عدد کو نظام شمسی کا اصول قایم کر کے گردش ستارگان وغیرہ کی ثابت کی ہے

اب اس نقشہ میں اعداد کو دیکھو سب سے چھوٹا دائرہ زمین کا ہی اسمیں ۳۶۰ کے عدد کو کال یعنی زمانہ گذران کا پیمانہ ٹھہرا کر اور دیش یعنی بساط کے بارہ خطوں سے ضرب دیکر ۴۳۲۰ کا عدد پیدا ہوا ہی اس دائرہ کا نام بھولوک یا طبقہ زمین ہی۔ اس سے اوپر کے دائرہ میں جو طبقہ آبی یعنی چندر لوک ہی اور جسے بھور لوک بھی کہتے ہیں ایک صفر کے بڑھنے سے یہی عدد ۴۳۲۰۰ کی صورت پیدا کرتا ہی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

من اور پران یعنی نفس کی حرکت چندر لوک سے آتی ہی اور یجر وید کے تیترے اپنشد میں انسان کی تعداد انفاس ایک دن رات میں ۲۱۶۰۰ بتائی گئی ہی اور انفاس کی دو حرکت درآمد و برآمد کی ہونیسے اون کے اعداد دو گنے ہوکر مساوی ۴۳۲۰۰ کے ثابت ہوتے ہیں اوس سے اوپر کے دائرہ میں جو سرخ رنگ کا ہی اور سوہ لوک یعنی چرخ آفتاب اور کرۂ حرارت کا مانا گیا ہے اس دائرہ کا ایک صفر بڑھ کر سے اوپر لکھے ہوئے اعداد ۴۳۲۰۰۰ کی تعداد بنجاتے ہیں۔ زمین پر شمسی اور قمری دونو طبقوں کے اثر سے مہینے اور سال بنتے ہیں اور اون دونوں کے اوسط نکالکر یہ پیمانہ ۴۳۲۰۰۰ کلجگ کا قرار دیا گیا ہی۔ طبقہ زمین و قمری و شمسی تینوں ملکر ترلوکی کہلاتے ہیں اور اسمیں مار سیاہ کی صورت جو فنا کی علامت ہی دکھائی گئی ہے۔ اور نفس کے غلبہ کی کیفیت کو جسے من کہتے ہیں ایک کے عدد سے نسبت دی گئی ہی۔ اس ترلوکی سے اوپر سبز رنگ کا چرخ ہوا مہر لوک موسوم ہوا ہے جہاں صورت کا نمود ہونیسے کیفیت بدل جاتی ہے یعنی حواس وہاں دخل نہیں کرسکتے صرف عقل کی رسائی ہوسکتی ہے اسوجہ سے من اور بدھی دونوں کے مشمول ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد المضاف ہوکر ۸۶۴۰۰۰ کا پیمانہ دواپر جگ کا مانا گیا ہے اور یہ عدد ۲ سے نسبت رکھتا ہے اسمیں دو موہے سانپ کی مشابہت دی گئی ہی کہ یہاں حواس کو دخل نہیں ہے البتہ بیم و رجا کی کیفیت رہتی ہے۔

ہوا کی چرخ سے اوپر جنہہ لوک جو اکاس یا خلا کا دائرہ ہے۔ وہاں من[1]۔ بدھی[2]۔ اور چیت[3] کے باہم موجود ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد تگنا ہوکر ۱۲۹۶۰۰۰ پیمانہ تریتا جگ کا ہوجاتا ہی اور ۳ کے عدد سے مناسبت رکھتا ہے وہاں پر اژدہے کی صورت اسوجہ سے دکھائی گئی ہی کہ اس کی نشست اور پھنکار نہایت زبردست ہوتی ہے۔

جنہہ لوک سے اوپر تپ لوک یعنی روشن رنگ کا کرہ ہے اور وہ انانیت یا اہنکار کا مقام ہے اور یہاں چار قوتوں کے جنہیں من[1]۔ بدھی[2]۔ چیت[3] اور اہنکار[4] کہتے ہیں باہم ہونے سے ۴۳۲۰۰۰ کا عدد چوگنا ہوکر ۱۷۲۸۰۰۰ پیمانہ ست جگ کا تسلیم ہوا ہے۔ اور وہ ۴ کے عدد سے نسبت رکھنے والا مانا گیا ہے شریمد بھاگوت پوران میں جو دھرم کو بیل سے مشابہت دیکر چار[4]۔ تین[3]۔ دو[2] اور ایک[1] پانوں بیان کئے گئے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہیں اُس کی یہی غرض ہے۔

اس ست جگ کے دائرے میں شیش ناگ کا اشارہ اُن کششہائے مقناطیسی پر ہے جنہوں نے تمام کائنات کو طناب میں کھینچ رکھا ہے اور جو لہریہ کی صورتمیں آسمان سے زمین کیطرف نزول کرتی ہیں۔

تپ لوک سے اوپر زرد رنگ کا دائرہ گیان کا ہی جسے ستیہ لوک کہتے ہیں اور جو گیان یعنی برہماجی کا مقام ہونیسے برہم لوک بھی کہلاتا ہی یہ ساتواں دائرہ ہی اور یہاں تک سب دائرے گردش میں رہتے ہیں اور پیدائش عالم یہیں سے شروع ہوتی ہی اور ۲ و ۳ و ۴ کے اعداد کے جمع ہونے سے ۱۰ کا عدد بنتا ہی اور اس دائرہ سے نسبت رکھتا ہی سب سے اوپر آٹھواں دائرہ جو سب کو گھیرے ہوئے یعنی محیط اور بسیط ہی وہ کارن اہنکار یعنی سب کا مبدا یا خزانہ معنی اونکار کی صورت ہی اور اس ہی سے ناد اور وید کی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں پر علم کو رسائی نہیں اور اس سطح شفاف میں صورت یا عدد کی نمائش ممکن نہیں اور اوسکی بے انتہائی کی شہادت مشاہدہٗ باطنی سے ملتی ہے جسے انبھو کہتے ہیں یہ دائرہ ہرنیہ گربھ روپ اور اونکار سروپ ہے اور اسکا دھیان کرنے سے انسان کے دل سے خیال موت کا ہٹ جاتا ہے اور آخری وقت جیسے گھڑے کے پھوٹ جانے سے خلا میں نقص پیدا نہیں ہوتا ہی اونکار کے سادھنا کرنیوالا برہم میں وصل ہو جاتا ہے۔

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ॥
रात्र्यागमे प्रलीयन्ते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥१८॥

یہ عالم ظہور پاکر غایب ہو جاتا ہے۔

(۱۸) دن کے نکلنے پر کل موجودات عدم سے ظہور پاتے ہیں رات کے ہونے پر اوسی عدم کے خزانے میں غایب ہو جاتے ہیں۔

اس جگہہ پر دن اور رات کا روشنی اور اندھیرے سے تعلق نہیں ہی دن کے معنی ہیں صفات یعنی کثرت کیطرف توجہ کا ہونا اور رات کے معنی ہیں ذات یعنی وحدت کے مشاہدہ میں مشغول ہونا حواس پر نظر کے پڑتے ہی عالم نمودار ہو جاتا ہے اور بطون میں استغراق کے ہونے پر عالم معدوم ہو جاتا ہے ادھیائے دوم کے منتر ۶۹ میں دن اور رات کی تعریف درج ہو چکی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

भूतग्रामः सएवायं भूत्वा भूत्वाप्रलीयते ।।
रात्र्यागमे ऽवशः पार्थ प्रभवत्यह रागमे ।।१९।।

ظہور و غیوب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(۱۹) اے ارجن یہ عالم رات کے آنے پر غایب اور دن کے نکلنے پر ظاہر ہوتا رہتا ہے اور ایسا ہونا لازمی ہے۔

عارف عالم کو باطل جانتا ہے مگر عام لوگ حواس کی شہادت کو درست خیال کر کے عالم کا وجود مانتے ہیں

परस्तस्मात्तु भावो ऽन्यो ऽव्यक्तो ऽव्यक्तात्सनातनः ।।
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्स्वपि न नश्यति ।। २० ।।

ادہی یگ کی تعریف

(۲۰) اس عالم ظاہری سے بالا وہ ذات ہے جو پوشیدہ اور لازوال ہے اور جو کل موجودات کے فنا ہونے پر بھی فنا نہیں ہوتی۔

عالم ظاہری حادث یعنی فنا پذیر ہے لیکن ذات پوشیدہ اور قدیم ہے۔ تغیر و تبدل صفات میں ہوتا ہے ذات قایم اور بے تغیر ہے

अव्यक्तो ऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ।।
यं प्राप्य न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं मम ।।२१।।

ادہی یگ اور کرشن بھگوان کی احدیت

(۲۱) جس ذات کو پہلے پوشیدہ اور لازوال بتایا ہے اُس کا اعلیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے مگر جس اعلیٰ مقام پر پہونچکر بازگشت نہیں ہوتی وہ میرا مقام ہے۔

ہستی بحت حدوث اور قدم سے برتر ہے اور اوس کا وصال حاصل کرنا نجات ہے اسی کو اہل ہند کے فلسفہ نے اپنی اصطلاح میں ادہی یگ کی لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ।।
यस्यांतस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ।।२२।।

عشق کے وسیلہ سے ادہی یگ کا استغراق ہوتا ہے

(۲۲) اے ارجن وہ ذات برتر جس سے کل موجودات کا قیام ہے اور جو ہر شے میں محیط ہے صدق ارادت سے ملسکتی ہے۔

ادہی یگ کا وصال عشق حقیقی کے بغیر ممکن نہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यत्र काले त्वनावृत्ति मावृत्तिं चैव योगिनः ॥
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥२३॥

آزادی اور پابندی کی حالتوں کا ذیل میں بیان ہے

(۲۳) جس جس وقت رحلت کرنے سے یوگی آزادی اور پابندی کی کیفیت حاصل کرتے ہیں اے ارجن اوس وقت کی تفصیل مین بیان کرتا ہوں۔

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ॥
तत्र प्रयाता गच्छन्ति ब्रह्म ब्रह्म विदोजनाः ॥२४॥

ایک کیفیت قلبی سبب آزادی کا ہے

(۲۴) جو برہم کے جاننے والے آگ کے شعلہ میں۔ دن میں۔ شُکل پکش میں یا چھ مہینے اوترائن میں انتقال کرتے ہیں وہ برہم کو پاتے ہیں۔

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ॥
तत्र चांद्रमसं ज्योति योगी प्राप्य निवर्त्तते ॥२५॥

دوسری کیفیت قلبی سبب پابندی کا ہے

(۲۵) جو یوگی دہوئیں میں۔ رات میں۔ کرشن پکش میں۔ یا چھ مہینے دکھنائن میں۔ رحلت کرتے ہیں وہ کرّہ بار دہ تک پہونچکر لوٹتے ہیں۔

مضمون بالا بہتر ہے اُپنشد اور مہانارائن اوپنشد سے منتخب ہوا ہے اگر عوام کا یہ مقولہ کہ جو لوگ اوترائن میں مرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں اور جو دکھنائن میں انتقال کرتے ہیں وہ دوبارہ جنم لیتے ہیں صحیح تسلیم کیا جاسے تو پھر ریاض اور علم معرفت محض بے معنی ثابت ہونگے کیونکہ جو جاہل سامان قدرت سے اوترائن میں وفات پائیگا وہ وصال ذات حاصل کرے گا اور جو عارف دکھنائن میں انتقال کریگا وہ گردش میں رہے گا۔ اس خیال کے بموجب نجات کا حاصل ہونا ایک امر اتفاقیہ ہوجاتا ہے اور اوس کا انحصار حصول علم ذات پر نہیں رہتا ایسے معنی کا بیان کرنا متکلم کی کم فہمی پر دلالت کرتا ہے فی الحقیقت مصنف نے انہیں یعنی عالم ذات کو شعلہ دن شُکل پکش۔ اور چھ مہینے اوترائن بطور استعارہ بیان کیا ہے اور اگیان یعنی جہل کیواسطے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دہواں رات کرشن پکش۔ اور چھ مہینے دکھنائن اُن کے مقابل کے الفاظ استعمال کئے ہیں علم ذات کی روشنی سے انسان حق و باطل کو تمیز کرتا ہے جہل کی تاریکی میں وہ گرفتار واہمات رہتا ہے اور اطمینان نہیں پاتا عارفوں کے بطون میں مرتے وقت تک اوس علم کی روشنی موجود ہوتی ہے جسکی بدولت وہ ذات پاک کا وصال حاصل کرتے ہیں۔ جاہل جسم ترک کرنے کے وقت پندار کے حجاب کی وجہ سے ذات تک رسائی نہ پاکر گرداب صفات میں پڑتے ہیں۔ اصطلاح عارفان میں ذات کو اوخنہ یعنی مادہ حارّہ اور صفات کو انجرہ یعنی مادہ باردہ کہتے ہیں حرارت کا خاصہ ہے جذب کرنا اور لطیف بنانا برودت کا فعل ہے کثیف کرنا اور بالیدگی دینا حرارت بخارات کو بلند کرتی ہے۔ برودت بارش کی صورت میں پھر اُن کو زمین پر لوٹاتی ہے چونکہ آفتاب حرارت کا مرکز ہے اور چاند برودت کا پس ان الفاظ کا اوسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ افسوس ہے اون لوگوں پر جو فہم کو کام میں نہیں لاتے استعارہ کو نہیں سمجھتے اور لغوی معنوں کو بجنسہ قبول کر لیتے ہیں۔ دیکھو نقشہ نمبر ۶ کو جس میں سب سے باہر کے دائرہ میں اوتراین ششماہی سرخ رنگ میں اور دکھناین ششماہی سیاہ رنگ میں دکھائی گئی ہے اوسکے اندر والے دائرہ میں تین موسم جاڑا۔ گرمی اور برسات۔ جو اس گردش سے پیدا ہوتے ہیں ظاہر کر دئیے گئے ہیں تیسرے اندر کے دائرہ میں ۶ رتو جن میں بسنت گریشم وغیرہ شامل ہیں لکھدیئے گئے ہیں۔ اُس سے اندر کے دائرہ میں قمری مہینے اور اوس سے اندر کیجانب سنکرانت یعنی شمسی چرخ اور نیز دن اور رات کی کمی بیشی جو گردش زمین کا نتیجہ ہے صاف طور سے آشکارا کر دیئے ہیں۔ جب دن بڑہتا ہے تب اوسکے مقابل رات گھٹ جاتی ہے اور جب رات بڑہتی ہے تب دن گھٹ جاتا ہے سرخ رنگ دن کا اور سیاہ رنگ رات کا ہے اور یہ گردش سالانہ زمین کی ازلی ہے

शुक्ल कृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ॥

एकया यात्यनावृत्ति मन्ययाऽऽवर्त्तते पुनः ॥२६॥

(۲۶) اس دُنیا کے روشن اور تاریک دو قدیم راستے مانے گئے ہیں ایک سے مخلصی ملتی ہے اور دوسرے سے بازگشت ہوتی ہے۔

انسان کی دونوں میں سے کوئی ایک حالت ضرور ہوتی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شایقین اس منتر سے معلوم کر سکتے ہیں کہ دن پکش اور ششماہی زمانہ سے مراد نہیں رکھتے بلکہ وہ دو مخالف کیفیت قلبی کے نام ہیں جنہیں سے کوئی نہ کوئی ہر انسان میں ضرور موجود ہوتی ہے۔ عارف کا دل روشن دن کے مانند ہوتا ہے اور جاہل کا دل مثل شب تیرہ کے۔ اول کیفیت سبب مخلصی اور دوسری باعث پابندی ہے۔

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ॥
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥२७॥

یوگی ان دونوں سے واقف ہو کر

(۲۷) یوگی ان دونوں راستوں سے واقف ہو کر غلطی نہیں کھاتا اسلئے اے ارجن تو ہر دم یوگ میں مصروف رہ۔

جس کیفیت قلبی سے نجات ملتی ہے اوس کا نام یوگ ہے۔

عاقلان را عقل تکلیف آمدہ		عاشقان را عشق تشریف آمدہ	

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ॥
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥२८

اور نتیجہ افعال سے نظر اٹھا کر وصال پاتا ہے لہذا یوگ کرنا چاہیے +

(۲۸) وید کے پڑھنے اور یگ اور تپ اور دان کے کرنیکا جو ثمرہ مانا گیا ہے یوگی مذکورہ بالا (علم معرفت) سے کامل طور پر آگاہ ہو کر اوسکو پہنچ جاتا ہے اور اپنے اصلی اعلیٰ مقام پر پہونچتا ہے۔

یوگ کے حاصل ہونے پر انسان کو زہد۔ ریاض۔ خیرات وغیرہ نیک افعال ادنیٰ معلوم ہوتے ہیں نیک افعال لوگوں کی رسائی تو صفات تک ہوتی ہے۔ یوگی بذریعہ علم خودشناسی ذات پاک میں وصل ہو جاتا ہے۔

इति श्री भगवद्गीता० योगशास्त्रे ऽक्षरब्रह्म योगो नामाष्टमो ऽध्यायः ॥८

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ میں شری کرشن اور ارجن کی تقریر کی آٹھویں ادھیا موسوم بہ اکشر برہم یوگ ختم ہوئی

آٹھویں ادھیا کا خلاصہ

آدہی یگ یعنی ذات بے نشان کل موجودات کے قیام کا باعث ہے اور وہ ہمیشہ ایک صورت پر قایم ہے اوسمیں نہ تو تغیر و تبدل کو دخل ہے اور نہ عقل کو وہاں تک رسائی ہی جو کچھ حواس اور عقل کے وسیلہ سے تمیز ہوتا ہے وہ سب برہم میں شامل ہے اور تغیر پذیر ہے آدہی یگ کا مقام سب سے اعلیٰ ہے اور اوسکے ادراک کیلئے انہو یعنی علم اشراق کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ علم اشراق شغل کے کرنے پر لعبون میں پیدا ہوتا ہے ترُیٹی دہیان اور آتم دہیان دو مختلف اشغال ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ وہ اُن کا عامل ہو کر آدہی یگ کا وصال حاصل کرے جو لوگ شاغل نہ ہونیکی وجہ سے ادہی یگ کی حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں اونکی قوتِ علمی برہم میں محو ہوتی ہے اور اوسکی منازل میں گردش کرتی رہتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نویں ادھیا راج ودیا راج گہیہ یوگ

श्रीभगवानुवाच

इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे ।।
ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ।।१।।

شری بھگوان نے فرمایا

ذیل کے منتروں میں علم اشراق کا بیان ہے

(۱) میری خصلت نیک ہے اسلئیں تجھہ کو ذیل میں وہ نہایت مخفی علم اشراق بتاتا ہوں جس سے واقف ہو کر تو مکروہات سے نجات پائیگا۔

राजविद्या राजगुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम् ।।
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्त्तुमव्ययम् ।।२।।

اوس علم کی یہ تعریف ہے

(۲) یہ علم سب علوم میں افضل ہے اور نہایت مخفی پاک اور اعلیٰ ہے یہ عین الیقین ہوتا ہے اور راست ہے۔ بآسانی حاصل ہوسکتا ہے اور فنا پذیر نہیں ہے۔

آنہو یعنی علم اشراق کل علموں کا سرتاج ہے اور سب سے زیادہ دقیق ہے وہ دل کی کثافت دور کرتا ہے اور انسان کو درجہ کمال پر پہونچاتا ہے کوشش کرنے سے اوسکا نتیجہ فوراً ملتا ہے اور نیز طالب کو اوسکے حاصل کرنے میں بمقابلہ اور علموں کے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ।।
अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ।।३।।

اوسکے حاصل کئے بغیر وصال ناممکن ہے

(۳) اے ارجنؔ جو لوگ اس امر حق کے معتقد نہیں ہیں وہ میری ذات تک رسائی نہ پاکر عالم فانی کے راستہ پر واپس آتے ہیں۔

جو لوگ علم ذات کو حاصل نہیں کرتے وہ آرام ابدی کی منزل پر نہیں پہونچتے اور شکوک اور بے اطمینانی میں گرفتار رہتے ہیں۔ اگلے منتر سے علم ذات کا بیان شروع ہوگا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

मयाततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ॥
मत्स्थानि सर्वभूतानि नचाहं तेष्ववस्थितः ॥४॥

ذات پوشیدہ طور پر عالم میں محیط ہے اور اوسکے قیام کا سبب ہے

(۴) میں پوشیدہ طور پر اس عالم میں محیط ہوں کُل اجسام کا قیام میرے سبب سے ہی نہ کہ میرا قیام اون کے سبب سے

جس قدر اجسام کثیف اور لطیف حواس اور عقل کے وسیلہ سے تمیز ہوتے ہیں وہ سب ذات واحد کا عکس ہیں اور عکس کا وجود معکوس کے سبب سے ہی۔ معکوس قایم بالذات ہی اور انانیت کے پردہ میں چھُپا ہے۔

नच मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योगमैश्वरम् ॥
भूतभृन्नच भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥५॥

عالم کو ذات کیوجہ سے قیام ہے لیکن اِن دونوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں کہا جا سکتا۔

(۵) تو میری اس قدرت کاملہ کو دیکھ کہ نہ تو موجودات کا میری ذات مین قیام ہے اور نہ میری ذات باوجود موجودات کو قیام اور ظہور دینے کے موجودات میں مقیم ہے۔

اگرچہ عالم کو ذات پاک کے سبب سے نمود ہی مگر عالم کی ہستی اُسکو ملوث نہیں کرتی۔ یہ امر واقعی ہی اور انسان کو اوسکا عقدہ پندار کے رفع ہونے پر مشاہدہ باطنی میں کھُلتا ہی عقل اس نکتہ کے سمجھنے میں قاصر ہے مگر جہاں تک عقل کی رسائی ہے وہ اس نقشہ میں ظاہر کیجاتی ہے اور بہت غور و فکر سے سمجھ میں آسکتی ہے ادھیاء گیارہ میں جو تصویر نمبر ۱۲ آیگی وہ مجموعہ کائنات ہے جسکو رگ وید کی پورکھ سوکت نے بیان کیا ہے اور کرشن بھگوان نے چشم باطنی یعنی یوگ شکتی سے ارجن کو مشاہدہ کرایا ہے اسی کو برہم کی جلالی صورت کہتے ہیں۔ اس تصویر نمبر ۷ کی جمالی صورت انسان میں پوشیدہ رہتی ہے اور ادھیاتم ودیا یعنی علم خود شناسی کے وسیلہ سے اوسکا اشراق بطون میں ہوتا ہے بارہویں اور ساتویں تصویریں عکس اور معکوس کی مانند ظاہر و باطن کو دکھاتی ہیں نمبر ۱۲ تصویر میں زمین کا کرہ سب سے چھوٹا ہی اور حیات کا کرہ جسے جیولوک کہتے ہیں سب سے بڑا اور سب کا آدھار ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اور اس تصویر میں پرتھوی کا کرّہ سب سے بڑا اور چیتین انش سب سے چھوٹا اور سب کے اندر ایسا نظر آتا ہے جیسے کبھی تالاب یا دریا کے کنارہ پر کوئی مندر بنا ہوا ہووے تو اوسکے سایہ میں جو مندر کا شکھر سب سے اونچا ہوتا ہے وہ پانی میں سب سے نیچے نظر آتا ہے۔

اس تصویر میں آٹھہ ظاہر کی اور آٹھہ باطن کی سولہ کلائیں دکھائی گئی ہیں جن کی وجہ سے کرشن اوتار کو سولہ کلا والا مانا ہے زمین کے دائرہ سے چیتین کی طرف توجہ کا جانا جتن کہلاتا ہے اور چیتین انش کی توجہ باہر کیجانب دائروں پر پڑنے سے کرم میں پابندی ہوتی ہے۔ جتن اور کرم دونوں لفظوں کے معنی میں جو باریک تفاوت ہے وہ بخوبی سمجھہ لینا ضروری ہے یعنی فانی سے باقی کی جانب جانا افعال کو فنا کر دیتا ہے اور باقی کا فانی اشیاء کے طرف ناظر ہونا افعال کے طوفان میں انسانکو چکر ادیتا ہی

यथाकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान्॥
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय॥६॥

اُس اور تعلق کی یہ مثال ہے

(٦) جیسے ہوا چاروں طرف زور سے چلنے پر بھی ہمیشہ خلے میں رہتی ہے ویسے ہی کُل موجودات کا قیام مجھہ میں سمجھہ لے

جس طرح ہوا خلے میں حرکت کرتی ہے اور خلے سے تعلق نہیں رکھتی اوسیطرح عالم ذات پاک میں قیام رکھتا ہے اور اوسکو ملوث نہیں کرتا ذات اور صفات کے تعلق کی یہ سب سے عمدہ مثال ہے دراصل علم ذات کا اشراق جو بطون میں ہوتا ہے اوس کے لئے کوئی مثال نہیں ہوسکتی۔

सर्वभूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम्॥
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम्॥७॥

عالم کی پیدائش و فنا صفات سے ہوتی ہے

(٧) اے ارجن کُل موجودات ایک زمانہ کے انجام میں میری قدرت میں محو ہوجاتے ہیں اور پھر ایک زمانہ کے آغاز میں میں اُنکو نمود دیتا ہوں۔

قدرت ہر آن و ہر لمحہ نئی نئی اشکال کو ظاہر کرتی ہے جو تھوڑے عرصہ کے بعد پھر اپنے اصلی خزانہ میں غایب ہو جاتی ہیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनःपुनः ॥
भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥८॥

ذات صفات سے عالم کو ظہور دلاتی ہے اور خود فاعل نہیں بنتی۔

(۸) میں اپنی قدرت کا حاکم بنکر قدرت کے وسیلہ سے ضرور اس کُل عالم کو بار بار ظہور دیتا ہوں۔

ظہور و غیوب کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے کہ وہ لازمہ قدرت ہے۔ ذات قدرت سے ان سب فعلوں کو کراتی ہے لیکن وہ اون کا حق فاعلیت اپنے ذمہ نہیں لیتی۔

न च मां तानि कर्माणि निबध्नंति धनंजय ॥
उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥९॥

ذات ہمیشہ آزاد ہے اور کسی شے کا سبب نہیں بنتی

(۹) اے ارجنُ چونکہ میں اون فعلوں سے بے تعلق اور آزاد ہوں اس لئے وہ فعل مجھے پابند نہیں کرتے۔

ذات کبھی فعل کی فاعل نہیں بنتی اور بے لوث رہتی ہے اور یہ عالم قدرت کا جلوہ ہے۔

मयाऽध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ॥
हेतुनानेन कौंतेय जगद्विपरिवर्त्तते ॥१०॥

عالم میں جسقدر تبدیلیاں ہوتی ہیں اونکو صفات ذات کی مدد سے پیدا کرتی ہے

(۱۰) اے ارجنُ چونکہ میری مدد سے قدرت متحرک اور غیر متحرک اجسام کو پیدا کرتی ہے اسلئے عالم گردش میں رہتا ہے۔

کلُ لطیف اور کثیف اجسام کے ظہور و غیوب کا سبب قدرت ہے اور قدرت ذات پاک کی مدد سے قایم ہے

अवजानंति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ॥
परं भावमजानंतो मम भूतमहेश्वरम् ॥११॥
मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ॥
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥१२॥

بد خصلت لوگ ذات پاک کی پرستش نہیں کرتے

(۱۱ و ۱۲) میں عالم کا صاحب ہوں اور انسان کے جسم میں مقیم ہوں مگر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جن نادانوں کی خواہشیں جھوٹی اور فعل بے نتیجہ اور علم بے معنی ہوتا ہے اور جو کم فہم ہوتے ہیں اور شیطانی اور نفسانی خصلت رکھتے ہیں وہ میری اعلیٰ حقیقت کو نہیں جانتے اور میری یاد نہیں کرتے۔

جسم انسان آئینہ جمال ربانی ہے۔ جن کے دیدۂ حق بیں پندار کیوجہ سے کور ہو جاتے ہیں اور جو نفسانی خواہشات کا پورا کرنا زندگی کا ماحصل سمجھتی ہیں وہ لذات حواس میں گرفتار رہتے ہیں اور مشاہدہ ذات کیطرف رجوع نہیں کرتے۔

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृति माश्रिताः॥
भजंत्यनन्य मनसो ज्ञात्वा भूतादि मव्ययम्॥१३

نیک خصلت ذات کو معبود مانتے ہیں۔

(۱۳) اے ارجن جو قابل تعظیم انسان صفت رحمانی رکھتے ہیں وہ مجھکو عالم کا مبدا اور فنا سے برتر جانکر میری یاد کرتے ہیں۔

सततं कीर्त्तयंतो मां यतंतश्च दृढव्रताः॥
नमस्यंतश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ताउपासते॥१४॥

اور اوس کی پرستش کرتے ہیں۔

(۱۴) ثابت قدم انسان میری حمد و ثنا اور عبادت کرتے ہوئے اور صدق دل سے میری بندگی کرتے ہوئے میری پرستش میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں۔

اوپر کے منتر ۱۳ و ۱۴ میں اون لوگوں کا ذکر ہوا ہے جو کرم اور اوپاسنا یعنی نیک افعال اور خدا پرستی کے پابند رہتے ہیں اور اوسیکو اعلیٰ سمجھتے ہیں۔

ज्ञान यज्ञेन चाप्यन्ये यजंतोमामुपासते॥
एकत्वेन पृथक्त्वेन वहुधा विश्वतोमुखम्॥१५॥

عارف کثرت میں وحدت کو دیکھتا ہے ؎

(۱۵) بعض علمی ریاضت کے کرنے والے میری ذات کی جو کثرت کے باعث عالم میں مختلف اشکال میں نمایاں ہے وحدت کے عقیدے سے پرستش کرتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس منتر میں اون حقیقت شناس عارفوں کا ذکر ہی جو پندار کو موہوم تصوّر کرکے ذات واحد کو کل عالم میں محیط مانتے ہیں اور اپنا معبود جانتے ہیں

نماز زاہداں سجدہ سجود است	نماز عاشقاں ترک وجود است

अहं क्रतु रहं यज्ञः स्वधाऽहमहमौषधम् ॥

मंत्रोऽहमहमेवाज्य महमग्नि रहं हुतम् ॥१६॥

ذات واحد کل عالم میں محیط ہے۔

(۱۶) کرتو میں ہوں۔ یگیہ میں ہوں۔ غلہ میں ہوں۔ نباتات میں ہوں۔ منتر میں ہوں۔ گھی میں ہوں۔ آگ میں ہوں۔ اور آہوتی میں ہوں۔

جس یگ کے کرنیکی وید میں ہدایت کیگئی ہے اوسے کرتو کہتے ہیں لفظ یگ سے عام طور پر وہ یگ مراد ہیں جو شاستر وغیرہ میں درج ہیں۔ غلہ۔ نباتات۔ منتر گھی۔ آگ اور آہوتی یگیہ کے اشیار متعلقہ ہیں خواستگار بہشت آگ کو جلاتے اور اشیاء خوردنی اُس میں ڈالتے ہیں۔ عارف عالم کو فعل قدرت یعنی برہم یگیہ جانکر علمی ریاض کرتا ہی یعنی اپنی پندار کو آتش عرفان میں جلاتا ہے ۱۶ سے ۲۰ منتر تک کے معنی علم اشراق کے حاصل ہونے پر کلیتاً حل ہو جاتے ہیں۔

पिताऽहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ॥

वेद्यं पवित्र मोंकार ऋक् साम यजुरेव च ॥१७॥

ذات واحد کل عالم میں محیط ہے

(۱۷) میں اس عالم کا باپ۔ ماں۔ محافظ اور بزرگ ہوں جاننے کے قابل اور متبرک اونکار ہوں اور رگ وید۔ سام وید اور یجر وید ہوں۔

کل مخلوقات کا اور حرف اور صورت کا وجود بے بود ہے ذات نامتناہی ہست مطلق ہے اور اُن سب کے ظہور کا سبب ہے۔

गति भर्त्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ॥

प्रभवः प्रलयस्थानं निधानं बीज मव्ययम् ॥१८॥

ایضاً

(۱۸) میں منزل مقصود۔ پروردگار۔ مالک۔ شاہد۔ قیام گاہ۔ جائے پناہ۔ مربی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پیدائش وفنا کا مقام - مخزن اور غیر فانی تخم ہوں۔

اے کہ شاہ دیار یکتائی	جلوہ گر گشتہ در من و مائی	روز وحدت بکثرت آوردی	اے تو پنہاں ز بس ہویدائی
غیر تو نیست تا ترا بیند	در حقیقت ترا تو بینائی	ہمہ سوئی چرا ہمہ سوئی	ہمہ جائی چرا ہمہ جائی ہا
چو بلبصر اشدی ز خلوت تن	عالمے شہر تست صحرائی	دیدہ و نور دیدہ جملہ توئی	از کہ بر قع ز روئے نہ کشائی
	در کجا از کہ ماندہ ہر گاہ ہا	خود تماشا و خود تماشائی	

तपाम्यह मह वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च॥
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन॥१९॥

الفاظ (۱۹) اے ارجن طپش میں ہوں - بارش میں ہوں - مادۂ حارہ اور مادۂ باردہ میں ہوں۔ حیات اور ممات میں ہوں - حق و باطل میں ہوں۔

زمین قمر اور آفتاب ان تینوں چرخ کے مجموعہ کا نام ترلوکی ہے اور یہی صورت پرجاپتی کی اپنشدوں نے ظاہر کی ہے۔ دن رات پکش مہینہ اتراین دکھناین طپش بارش حیات ممات برودت اور خشکی دنیا میں اسی کے نتیجہ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

اس تصویر میں آفتاب کو مرکز قایم کرکے زمین کی گردش اوسکے گرد اور چاند کی گردش زمین کے گرد دکھائی گئی ہے۔ مگر آفتاب معہ کرۂ زمین و قمر کے اپنے محور پر اور نیز قطب شمالی کے گرد جو اوسکا مرکز ہے چکر کرتا رہتا ہے۔ اس تصویر میں ستائیس نکشتر جنہیں بست و ہفت منزل قمر کہتے ہیں اور بارہ راشی جنہیں بارہ بروج کہتے ہیں دکھاتے گئے ہیں راشیان آفتاب سے ایک سطح میں اور نکھشتر کے خطوط عمودی شکل میں ہیں جن کا رخ جانب دھرو ستارے کے ہے جیسے گنبد پر گول اور آڑے خطوں سے نقش چوگانہ بنکر تقسیم حصص ہو جاتی ہے علمائے قدیم نے نظام شمسی کو اس عقلی دلائل سے اس طرح پر راشیوں اور نکشتروں میں تقسیم کرکے تمام سیاروں کی گردش و راوقات اور مقامات دریافت کئے ہیں اور اونکے احکام اسوقت تک بموجب اُسی قاعدہ کے درست پائے جاتے ہیں۔ بارہ مقام سے آفتاب کی شکل بارہ طرح کی نظر آتی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دراصل آفتاب ایک ہی ہیَ اور بارہ موقعات کے لحاظ سے بارہ نام اُس کے کہے گئے ہیں۔
اِس نقشہ میں تین سیاہی کے دایرے آفتاب کے گرد ہیں اور ایک جانب اوس کے ۳۵۵ کا عدد تین
جگہ علیحدہ لکھا ہوا ہے کل دایرہ کی تعداد تین سو پینسٹھ دن یعنی سال شمسی ہی جسمیں زمین اپنا چکر آفتاب
کے گرد پورا کرتی ہے مگر چاند اپنی تیز رفتار سے اپنی گردش کو ۳۵۵ دن میں پورا کرلیتا ہیَ اور ہر گردش
میں دس درجہ آگے بڑھ جاتا ہے اِس طور سے تین گردشوں میں تیس دن بڑھا کر اوسکی چھتیس گردشوں میں اپنی
۳۷ گردش کرلیتا ہے اِسی وجہ سے منجموں نے دونوں قسم کی گردشونکی اوسط نکالنے کے لئے ایک لوند کا
مہینہ مقرر اور دیگر حساب کو پورا کیا ہے تاکہ تھوار اور موسم اپنی اپنی مقررہ اوقات پر بدستور آویں اہل اسلام کے
تھوار اِس حساب کے نہونے اور صرف قمری مہینونکی پابندی کے باعث ہمیشہ دیگر موسموں میں بدلتے رہتے ہیں
متقدمین نے چاند کی گردش کو ۲۷ حصوں میں اِس وجہ سے تقسیم کیا ہے کہ آفتاب کے بارہ راشیوں
کے حساب کو پورا کرنیکے واسطے اور کوئی عدد کام نہیں دیسکتا ہے قمری ۲۷×۴=۱۰۸ اور شمسی ۱۲×۹
=۱۰۸ دونوں ایک پیمانہ میں آجاتی ہیں ۱۰۸×۱۰=۱۰۸۰ اور ۳۶۰×۳=۱۰۸۰ انکھشتروں کے حساب سے
چالیس گردش قمری مہینے کی ۳۷ گردش کے مساوی ہوتے ہیں اور شمسی مہینے کی ۳۶ گردش
کے برابر ہوجاتے ہیں ہر نکھشتر کے چار حصہ یعنی ۲۷×۴=۱۰۸ اور ہر راشی کو نو حصہ پر تقسیم کرنیسی
۱۲×۹=۱۰۸ نقشہ کے حاشیہ پر بالتشریح دکھادئے گئے ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے جسکو قدیم مہرشیوں
نے اپنی قوت علمی سے دریافت کرکے دنیا کے بہبود کے واسطے قاعدے باندہ دئے ہیں۔ اور انکے
سمجھہ لینے سے عقل کو روشنی ہوتی ہے۔

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा यज्ञैरिष्ट्वास्वर्गतिंप्रार्थयन्ते ।।
तेपुण्यमासाद्य सुरेंद्र लोक मश्नंति दिव्यान् दिविदेवभोगान् २०

نیک افعال بہشت کو حاصل کرتے ہیں۔

(۲۰) جو تینوں ویدوں کے معتقد سوم کے رس کو پیکر گناہوں سے پاک ہوکر اور یگ کرکے بہشت کے طالب ہوتے ہیں وہ بہشت کی آرام گاہ میں پہونچکر عمدہ اور دلکش لذات بہشتی حاصل کرتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं विशंति
एवं त्रयी धर्ममनुप्रपन्ना गतागतं कामकामा लभंते ॥ २१॥

(۲۱) اور اُس بلند مقام میں حظ نفس اوٹھاکر ثواب کے ختم ہونے پر عالم فانی میں داخل ہوتے ہیں اس طور پر جو لوگ خواہشوں کے پابند ہیں اور تینوں ویدوں کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں وہ آمد و رفت میں رہتے ہیں۔

بعد چندے عالم میں واپس آتے ہیں اور گردش میں پڑتے ہیں

جو لوگ بیم اور امید رکھتے ہیں اور عقبیٰ کے عیش و آرام کے حاصل کرنیکی غرض سے عقاید مذہبی کی پابندی اور نیک افعال اختیار کرتے ہیں وہ اپنی خواہش میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن علم ذات سے ناواقف ہونے کے باعث وصال ذات کے اعلیٰ اور اصلی آرام سے محروم رہتے ہیں۔

अनन्याश्चिंतयंतो मां ये जनाः पर्युपासते ॥
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥ २२॥

(۲۲) جو لوگ دل کو یکسو کرکے میری پرستش کرتے ہیں اور ہمیشہ میری یاد میں مشغول رہتے ہیں میں اُنکی امداد اور حفاظت کرتا ہوں۔

نیک افعال کا ثمرہ ضرور رہتا ہے

येऽप्यन्यदेवता भक्ता यजंते श्रद्धयान्विता ॥
तेऽपि मामेव कौंतेय यजंत्यविधिपूर्वकम् ॥ २३॥

(۲۳) جو اور دیوتاؤں کو مانتے ہیں اور اعتقاد کے ساتھہ اُنکا یگ کرتے ہیں اے ارجن وہ بھی بیقاعدہ طور پر میری ہی پرستش کرتے ہیں۔

نیک افعال انسان صفات پرست اور ادنیٰ ہیں

اگرچہ دیوتاؤں کو پوجنے والے ذات کی حقیقت سے بےخبر ہوتے ہیں تاہم وہ ارادت صادق رکھتے ہیں اس لئے اون کو طالب ذات کہنا درست ہے۔

अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ॥
न तु मामभिजानंति तत्त्वेनातश्च्यवंति ते ॥ २४॥

(۲۴) میں سب یگوں کا قبول کرنیوالا ہوں اور معبود ہوں چونکہ وہ میری

چونکہ وہ ذات کی اعلیٰ حقیقت سے بےخبر ہوتے ہیں اس لئے وہ گردش میں رہتے ہیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس حقیقت کو نہیں جانتے اونکا تنزل ہوتا ہے۔

ذات ہست مطلق ہے اور یگ تپ وغیرہ سب ریاضتیں اوسکی قدرت کا جلوہ ہیں دیوتا کے پوجنے والے اس حقیقت کو نہیں جانتے پس وہ وصال ذات سے بے نصیب رہتے ہیں۔

यांति देवव्रता देवान् पितॄन्यांति पितृव्रताः ॥
भूतानि यांति भूतेज्यां यांति मद्याजिनोऽपि माम् ॥२५

انسان جسکا طالب ہوتا ہے اوسکو پاتا ہے

(۲۵) دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں مُردوں کو پوجنے والے مُردوں کو عنصروں کے پوجنے والے عنصروں کو میرے پوجنے والے مجھ کو۔

دیوتاؤں کے پوجنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی محدود عقل کے بموجب ایجاد قیام اور فنا وغیرہ مختلف صفتوں کو جن کا ذات پاک سے نمود ہے اپنا معبود قرار دیکر اونکی پرستش کرتے ہیں اکثر مذاہب اس زمرے میں شامل ہیں جتنے آدمی بھوت پریت میراں مدار اور دیگر متوفیان کے معتقد ہیں وہ سب مُردوں کے پوجنے والے ہیں۔ جو اقوام سورج چاند پیپل اور آگ وغیرہ کو پوجتے ہیں وہ عناصر پرست ہیں۔ جو حق اور باطل کی تمیز حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ طالب ذات ہیں۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ॥
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥२६॥

علم ذات کے حاصل کرنے میں تھوڑی سی کوشش بھی ضایع نہیں ہوتی۔

(۲۶) جو صدق ارادت سے پتہ پھول پھل یا جل مجھے پیش کرتا ہے اوسکے صدق ارادت سے دی ہوئی شے کو میں بخوشی قبول کرتا ہوں۔

پتہ پھول پھل اور پانی وغیرہ ادنیٰ درجہ کی چیزیں ہیں جو سچے عقیدہ سے دیجاتی ہیں پسندیدہ ہوتی ہیں مطلب یہ ہے کہ علم ذات کے حاصل کرنے میں صدق ارادت سے اگر تھوڑی سی بھی کوشش کیجاوے لاحاصل نہیں ہوتی اور جو شے جس کسی معبود کو سچے عقیدے سے پیش کیجاتی ہے اوسکی قبول کرنیوالی ذات ہے۔

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ॥
यत्तपस्यसि कौंतेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥२७॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

انانیت کو ترک کرنا چاہئے

(۲۷) اے ارجن تو جو کچھ کرتا ہے۔ جو کچھ کھاتا ہے جو کچھ ہومتا ہے جو کچھ خیرات کے طور پر دیتا ہے اور جو ریاضت کرتا ہے اوسے مجھ سے منسوب کر جتنے فعل تجھسے سرزد ہوں تو اون کے فاعل ہونے کے خیال کو چھوڑ دے اور ذات مطلق کی قدرت کو اُن کا فاعل سمجھ

शुभाशुभ फलैरेवं मोक्ष्यसे कर्म बंधनैः ॥
सन्यास योग युक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥२८॥

افعال کی قید سے آزاد ہونے اور وصال حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے

(۲۸) اس طور پر تو افعال کی قید سے جن کا نتیجہ نیک اور بد ہے چھوٹ جائیگا اور علم حقیقت کے طریقہ کا شاغل ہو کر آزاد ہی حاصل کریگا اور مجھ میں وصل ہو گا۔

جب انسان قدرت کو تمام فعلوں کا فاعل مانتا ہے تب وہ افعال اوسے پابند نہیں کرتے یعنی عارف کے سرور میں جو ذات کی ادراک سے حاصل ہوتا ہے فعل کے ہونے سے کوئی نقص واقع نہیں ہوتا اس کل ادھیا میں صرف اتنی ہی عملی طریقت ہے جو اوپر کے منتر میں بیان کی گئی

समोहं सर्व भूतेषु नमेद्वेष्योऽस्तिनप्रियः ॥
ये भजंति तु मां भक्त्या मयिते तेषु चाप्यहम् ॥२९॥

چونکہ ذات متضادہ صفتوں سے آزاد ہے اسلئے جو لوگ انانیت کو چھوڑ کر افعال کی قید سے آزاد ہو جاتے ہیں وہ ذات میں وصل ہوتے ہیں

(۲۹) میں سب میں مساوی ہوں اور شوق اور نفرت نہیں رکھتا جو مجھے عشق کے ساتھ یاد کرتے ہیں وہ مجھ میں محو ہو جاتے ہیں اور میں اون میں۔

جو مرقومہ بالا طریقت سے ذات پاک کے طالب ہوتے ہیں اون کے حال پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

او در دلِ منست و دلِ من بدست اوست
چوں آئینہ بدست من و من در آئینہ

अपिचेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ॥
साधुरेव समंतव्यः सम्यग्व्यवसितो हिसः ॥३०॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو بد افعال علم ذات کا طالب ہو اوسے نیک افعال خیال کرنا چاہئے

(۳۰) جو کوئی بد افعال میری ذات واحد کا تصور کرتا ہے اوسکو بھی نیک افعال ماننا چاہئے کیونکہ اوسکا ارادہ نیک ہوتا ہے۔

جو کوئی بد افعال علم ذات کا متلاشی ہے اوسے نیک افعال خیال کرنا لازم ہے کیونکہ اوسکا راہ راست پر آنا ثابت کرتا ہے کہ اوسکی بد خصلت مغلوب ہو گئی ہے اور نیک خصلت غلبہ پا گئی ہے۔

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ॥
कौन्तेय प्रतिजानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३१ ॥

چونکہ وہ علم انسان کو جلد نیک افعال بناتا ہے اوسکی حاصل کرنے میں کوشش رائگاں نہیں ہوتی

(۳۱) وہ جلد نیک افعال ہو جاتا ہے اور دائمی اطمینان پاتا ہے اے ارجن میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ میرا طالب فنا نہیں ہوتا۔

علم ذات میں کوشش کرنے سے نیک افعالی بڑھتی ہے شکوک رفع ہوتے ہیں اور حالت سکون ملتی ہے

मांहि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ॥
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥ ३२ ॥

عورت ویش اور شودر بھی وصال حاصل کر سکتے ہیں

(۳۲) اے ارجن جب کہ ناقص الوجود عورت اور ویش۔ اور شودر میری پناہ میں آکر اعلیٰ منزل پر پہونچ جاتے ہیں۔

عورت ویش اور شودر کیطرف حقارت سے دیکھنا بیجا ہے کہ وہ بھی علم ذات حاصل کرکے درجہ کمال پر پہونچ سکتے ہیں۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ॥
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥ ३३ ॥

برہمن اور چھتری کا تو کیا ذکر ہے علم ذات کو جو آرام ابدی دیتا ہے حاصل کرنا واجب ہے۔

(۳۳) تو پھر نیک خصلت برہمن اور طالب ذات راج رشی کا کیا ذکر کیا جاوے تو اِس عالم کو بے ثبات اور آرام ابدی سے خالی جانکر مجھے یاد کر

اگر برہمن اور چھتری درجہ کمال کو پا دیں تو کوئی تعجب کا مقام نہیں کیونکہ وہ علم اونکا ترکہ ہے جس کے بدولت آسائش ابدی ملتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ॥
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥३४॥

علم ذات حاصل کرکے ذات میں وصل ہو (۳۴) مجھ میں دل کو لگا۔ میری پرستش کر۔ میرے واسطے یگ کر اور میری بندگی کر۔ تو اس طریقہ سے اپنی ہستی کو میرے حوالہ کر کے مجھ میں وصل ہو گا۔

ہستی بحت کو اپنے دل میں تسلیم کرنے سے پندار کا حجاب رفع ہوتا ہے اور وصال کی صورت بطون میں پیدا ہوتی ہے علم ذات کے حاصل کرنیکا یہی طریقہ ہے اور اوسی کو مصنف نے اوپر کے ستائیسویں منتر میں دیگر الفاظ میں بیان کیا ہے۔

श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे राजविद्याराजगुह्ययोगो नाम नवमोऽध्यायः ॥९॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے

طریقت کے بارہ میں کرشن اور ارجن

کی تقریر کی راج ودیا راج گھیہ

یوگ نام نویں ادھیا

ختم ہوئی

نویں ادھیا کا خلاصہ

(۱) ہستی بحت حدوث اور قدیم سے برتر اور افعال سے بے تعلق ہے کل افعال کی پیدائش اور عالم کا ظہور اور غیوب صفات سے ہوتا ہے۔ ذات اور صفات کے درمیان ایک عجیب تعلق ہے جو کہ ادراک معقولات سے برتر ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اور پندار کے ترک کرنے کے بعد چشم معرفت سے نظر آتا ہے اُس سے تعلق اسوجہ سے کہتے ہیں کہ صفات کا ذات کیوجہ سے قیام ہے اور لفظ تعلق درست بھی نہیں ہے کیونکہ ایک کو دوسرے سے الحاق نہیں۔ مقناطیس لوہے کو دور سے کھینچتا ہے مگر کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ اُن میں کس قسم کا تعلق ہے جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے وہی علم ذات ہے اور ہر فرد بشر مرد خواہ عورت کو وہ علم حاصل ہو سکتا ہے اور پھر کبھی فنا نہیں ہوتا اوسکا حاصل کرنا انسان کا فرض ہے اور اوس کے حاصل کئے بغیر وصال ممکن نہیں۔

(۲) انسان تین قسم کے ہوتے ہیں بدافعال۔ نیک افعال اور عارف۔ بدافعال لذات دنیوی میں مصروف رہتے ہیں، اور کسی کو اپنے سے اعلیٰ اور واجب التعظیم نہیں سمجھتے اس قسم کے آدمی دام غفلت میں گرفتار اور ذلیل وخوار رہتے ہیں۔ نیک افعال اپنا خالق اور معبود مانتے ہیں اور حواس کو مطیع کرکے اوسکی پرستش میں مصروف رہتے ہیں اونکو اپنی نیک افعالی کے ثمرے میں آرام وآسایش حاصل ہوتے ہیں مگر وہ اصلی نہیں ہوتے یعنی اون کا ہمیشہ قیام نہیں رہتا عارف حق وباطل کو شناخت کرتا ہے اور عالم کو صفات کا جلوہ اور پندار کو ایک موہوم شے جانتا ہے پس وہ بیم ورجا کا پابند نہیں ہوتا اور علم ذات میں مسرور رہتا ہے اوسکا درجہ نیک افعالوں سے بلند ہے۔

(۳) علم ذات پندار کے ترک سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب تک پندار کا حجاب رفع نہیں ہوتا علم ذات اور وصال ہرگز حاصل نہیں ہوتے اس لئے انانیت کا چھوڑنا انسان کو واجب ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دسویں ادھیا وبھوتی یوگ

श्रीभगवानुवाच

भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ॥
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥१॥

شری بھگوان نے فرمایا

علم ذات کی اس ادھیا میں بکرار تشریح درج ہے

(۱) اے ارجن تو میرے اعلیٰ کلام کو دوبارہ سُن۔ چونکہ تو مجھے عزیز ہے اس لئے میں تیری بہتری کے خیال سے ذیل میں اسکی تشریح کرتا ہوں۔

دسویں ادھیا میں متکلم نے عجائبات عالم کو ذات واحد کا جلوہ ثابت کیا ہے۔

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ॥
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥२॥

صفات پرست اس علم سے ناواقف رہتے ہیں

(۲) میری حقیقت کو دیوتا اور مہرشی نہیں جانتے اسوجہ سے کہ میں سب دیوتاؤں اور مہرشیوں کا مبدا ہوں۔

مہرشی وہ عارف ہیں جنہوں نے باہمی مناظرے سے عالم کی ایجاد قیام اور فنا کو تحقیق کرلیا ہے اور دیوتا اُن لطیف قوتوں کا نام ہے جو انسان اور دیگر حیوانات میں بصورت قوت متخیلہ و عقل وغیرہ موجود ہیں اور جسم میں محدود نظر آتے ہیں وہ سب اصل ذات نامتناہی کی قدرت کے مختلف اشکال ہیں اور اوس سے ظہور پاکر اوسیکا حجاب ہو رہے ہیں پس جو کچھ اونکے ذریعہ سے دریافت ہوتا ہے ادن سبکا مبداء وہ ذات ہے

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ॥
असंमूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ॥३॥

جو لوگ اُس سے واقفیت حاصل کرتے ہیں وہ گناہوں سے آزاد ہوجاتے ہیں

(۳) میں پیدایش اور فنا سے بری اور عالم کا صاحب ہوں جو دانشمند انسان مجھے جان لیتا ہے وہ گناہوں سے رہائی پاتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

बुद्धिर्ज्ञान मसंमोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ॥
सुखं दुःखं भवो भावो भयंचा भय मेवच ॥ ४ ॥
अहिंसा समता तुष्टि स्तपो दानं यशोऽयशः ॥
भवंति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥ ५ ॥

انسانی طبائع ذات پاک سے ظہور پاتے ہیں

(۴ و ۵) عقل۔ علم۔ ہوشیاری۔ تحمل۔ راست بازی۔ نفس کشی۔ ضبط دل۔ خوشی۔ رنج۔ پندار۔ ترک پندار۔ خوف۔ بیخوفی۔ رحمدلی۔ سکون۔ قناعت ریاضت۔ فیاضی۔ خیر طلبی۔ اور بدخواہی۔ وغیرہ انسانوں کی مختلف خصلتوں کا ظہور مجھ سے ہوتا ہی یہ بیس خصلتیں مندرجہ بالا طبائع انسان میں ذات واحد کی صفاتی قوتوں سے پیدا ہوتی ہیں اور ان کی امتزاج میں اختلاف ہونے کے سبب سے وہ مختلف ہوتی ہیں۔

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ॥
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥ ६ ॥

وہ سات اور چار صفاتی قوتوں کی ترکیب سے ظہور پاتی ہیں۔

(۶) سات قدیم مہرشی اور چار منو میری صفاتی قوتیں ہیں جن سے دنیا میں یہ خصلتیں پیدا ہوئی ہیں۔

سات مہرشی اور چار منو کا اشارہ گائیتری منتر کی سات بھومکا اور چار اوستھا پر ہے جن کے اختلاط اور ترکیب سے مخلوقات میں تمام خصلتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ مخلوق چندے عالم وجود کی سیر کرکے خوابگاہ عدم میں جاتے ہیں گائیتری منتر پر غور کرنے سے مندرجہ بالا معنی صاف طور پر سمجھ میں آسکتے ہیں۔

एतां विभूतिं योगंच ममयो वेत्ति तत्वतः ॥
सोविकंपेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ७ ॥

جو بشر ان قوتوں کی ترکیب کو سمجھ لیتا ہے وہ اصلی آرام کو پاتا ہے۔

(۷) جو میری قدرت کو اور اوسکے ان جلوؤں کو ٹھیک طور پر جان لیتا ہے وہ بیشک ایسی حالت سکون کو پاتا ہی جسے کبھی جنبش نہیں ہوتی۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو انسان ان منازل کو تمیز کر لیتا ہے اور اپنے وجود کی کیفیت سے آگاہ ہو جاتا ہے اوسکو ایسا قرار و اطمینان ملتا ہے جس میں کبھی خلل واقع نہیں ہوتا یہ امر علمی ثبوت رکھتا ہے اور اسمیں شک کی گنجایش نہیں ہے اور انسان کو اس کے بارہ میں شکوک اوسی وقت تک پیدا ہوتے ہیں جبتک اوس نے اسے علمی طور پر ثابت نہیں کیا ہے

شعر

ناصح بہ طعن گفت برو ترک عشق کن	معذور دار مست کہ تو او را ندیدۂ

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ॥
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

طالب صادق ذات پاک کے تحقیقات میں علمی بحث کرتے ہیں

(۸) جو دانشمند اور طالب صادق ہیں وہ یہ سمجھکر کہ میں سب کا مبدا ہوں اور سب کا مجھہ سے ظہور ہے میری یاد کرتے ہیں۔

وہ صفاتی قوتیں جن کے متعلق عالم کا نظام ہے پرکرت یعنی قدرت سے ظہور پاتی ہیں اور قدرت ذات کا عکس ہے پس ذات کل عالم کا مبدا ہے۔ جو لوگ تحقیقات باطنی کا شوق رکھتے ہیں وہی ادراک ذات میں مشغول ہوتے ہیں۔

मच्चित्ता मद्गतप्राणा बोधयन्तः परस्परम् ॥
कथयन्तश्च मां नित्यं तुष्यन्ति च रमन्ति च ॥ ९ ॥
तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम् ॥
ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ १० ॥

وہ علمی بحث کے نتیجہ میں علم ذات حاصل کرتے ہیں

(۹ و ۱۰) جو مجھہ میں دل اور جان کو لگا کر میری بابت باہم گفتگو کرتے ہوئے اور میرا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں اور میرے تصور میں ہر وقت عشق کیساتھہ مشغول رہتے ہیں انہیں میں وہ علم عرفان عطا کرتا ہوں جسکے وسیلہ سے وہ مجھے پاتے ہیں

جو لوگ صدق ارادت سے علم ذات کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں اور سچے دل سے اوسکی تلاش میں مصروف رہتے ہیں آخرکار علم ذات اونکے قلب پر آشکارا ہو جاتا ہے عشق صدق ارادت کا نام اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اپنے آپکو بھول کر اوس کی یاد میں رہنا منزل فنا ہے۔

तेषा मेवानुकम्पार्थ महमज्ञानजं तमः॥
नाशयाम्यात्म भावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता॥११॥

علم ذات جہل ونادانی کو دور کرتا ہے۔

(۱۱) میں اپنی قدرت میں نزول کرکے رحمدلی کے ساتھہ معرفت کے روشن چراغ سے اون کے جہل کی تاریکی دور کرتا ہوں۔

علم ذات کی روشنی سے نادانی کی تاریکی بالکل رفع ہوجاتی ہے اور سکون کی حالت پیدا ہوتی ہے۔

अर्जुनउवाच। परंब्रह्म परंधाम पवित्रं परमंभवान्॥
पुरुषं शाश्वतं दिव्य मादि देव मजं विभुम्॥१२॥
आहुस्त्वा मृषयः सर्वे देवर्षिर्नारदस्तथा॥
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषिमे॥१३॥

ارجن نے سوال کیا

کل عارفان متفق الرائے ہیں کہ ذات پاک قدیم محیط اور ہست مطلق ہے۔

(۱۲ و ۱۳) دیورشی۔ نارد۔ اسیت۔ دیول۔ ویاس اور سب رشی آپکو وہ ذات بیان کرتے آئے ہیں جو ہست مطلق سب سے اعلیٰ۔ نہایت پاک قدیم حیرت انگیز۔ پیدایش وفنا سے آزاد اور محیط ہے اور آپ ہی ایسا ہی فرماتے ہیں۔

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव॥
नहिते भगवन् व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः॥१४॥

بیم وامید رکھنے والے اوسکی حقیقت کو نہیں جانتے ہیں

(۱۴) اے کرشن آپ جو کچھہ فرماتے ہیں میں اوسے بالکل صحیح مانتا ہوں اے بھگوان نیک اور بد انسان دونو آپ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

جب تک انسان نظر غیریت رکھتا ہے اور بیم وامید میں گرفتار رہتا ہے علم ذات اسکو ہرگز حاصل نہیں ہوتا۔

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

स्वयमेवात्मनात्मानं वेत्थत्वं पुरुषोत्तमः ॥
भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥१५॥

(۱۵) آپ ذات پاک محرک اجسام - عالم کے صاحب - سب سے اعلی اور سب کے مالک ہیں اور اپنے تئیں خود آپ ہی جانتے ہیں

لیکن عارف جو بے پندار ہیں جانتے ہیں -

حجاب روے تو روے تو ہست در ہمہ حال | | نہانی از ہمہ عالم زبسکہ پیدا ئی ہہ

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्याह्यात्म विभूतयः ॥
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥१६॥

(۱۶) اب آپ اون نادر جلوؤں کا مفصل بیان کیجے جن سے آپ نے اس کل عالم کو معمور کر رکہا ہے -

ارجن کرشن جی سے درخواست کرتا ہی کہ اپنی قدرت کے جلوؤں کو مفصل بیان کیجئے -

कथं विद्या मइं योगी त्वांसदा परिचिंतयन् ॥
केषु केषुच भावेषु चिंत्योसि भगवन्मया ॥१७॥

(۱۷) آپ تو قادر مطلق ہیں میں آپکو کس تصور کی مزاولت سے جان سکتا ہوں اے صاحب بتائے کہ میں آپ کا تصور کن وسایل سے کروں

میں آپکی حقیقت کو کیسے جان سکتا ہوں -

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिंच जनार्दन ॥
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्तिमेऽमृतम् ॥१८॥

(۱۸) اے کرشن آپ اپنی قدرت اور اوس کے جلوؤں کو بالتصریح پھر فرمائے کیونکہ آپ کا کلام آب حیات کی تاثیر رکھتا ہے اور اوس کے سننے سے میری سیری نہیں ہوتی -

آپکی قدرت کے جلوؤں کا حال سننا چاہتا ہوں

الم ذات بیشک آبحیات ہے کیونکہ جو شخص اوسے نوش کرتا ہے وہ حیات جاودانی پاتا ہے -

श्रीभगवानुवाच । हंततेकथयिष्यामि दिव्याह्यात्म वि-
भूतयः ॥ प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यंतो विस्तरस्यमे ॥१९॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شری بھگوان نے فرمایا

قدرت کے جلووں کی انتہا نہیں ہے

(۱۹) اچھا اب میں تجھے اپنے خاص اور نادر جلوے بتاتا ہوں یوں تو میرے جلووں کی انتہا نہیں ہے

ذات بحت کی قدرت کے جلوے کثیر اور بے انتہا ہیں بلکہ کل اجسام نے اوس سے نمود پایا ہی ذیل میں صرف اون جلووں کا بیان کیا جاویگا جو اپنی قسم میں سب سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ॥
अहमादिश्च मध्यंच भूतानामन्त एवच ॥ २० ॥

ذات کل اجسام میں پوشیدہ طور پر موجود ہی

(۲۰) اے ارجن میں کل اجسام کے بطون میں مقیم ہوں اور کل اجسام کی ابتدا وسطا ور انتہا ہوں۔

ذات کل اجسام میں محیط ہے اور کل اجسام کا ایجاد قیام اور فنا اوس کا کرشمہ ہے۔

आदित्यानामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान् ॥
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥ २१ ॥

اوسکی قدرت کے جلووں کا بیان

(۲۱) میں نظام شمسی میں وشنو ہوں ستاروں میں روشن آفتاب مروتوں میں مریچی ہوں سیاروں میں چاند۔

یہ تصویر نمبر ۹ سمجھ میں آنے پر عجب کیفیت دکھاتی ہے اور اس نظارہ میں عالم نورانی کا تماشا پیش نظر ہو جاتا ہی سنسکرت میں چر متحرک کو کہتے ہیں اور کھ آسمان کا نام ہے ان دو لفظوں کے ملانے سے چرکھ شبد بنتا ہے جسے فارسی دانوں نے چرخ فلک کہا ہے آفتاب کو اس چرخ کا مرکز سمجھو اور جتنے سیارے اوس کے گرد اجرام کے صورت میں ہیں وہ سب آفتاب سی بہت چھوٹی ہیں لہذا آفتاب سے جو روشنی اونپر پڑتی ہی اوس سے ایک پنکھڑی سی بنجاتی ہے اس طرح ہر طرف پنکھڑیوں کے بننے سے ایک نورانی چرخہ سا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی زمین اس چرخہ کا نکتہ ہی جسکی گرد چاند چکر کرتا ہی زمین کا نصف کرہ زرد رنگ کا ہی وہ دن کی علامت ہی جو سیاہ حصہ ہی وہ رات کی صورت ہی جس مقام پر سرخی نمودار ہی اور لفظ اوشا لکھا ہوا ہی وہ صبح

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

صادق کی افق ہے اوسکے مقابل جہاں لفظ مترا لکھا ہوا ہے وہ شام کی شفق ہے اور یہ دونوں ہمیشہ قایم رہتے ہیں یعنی زمین کا جو حصہ ان مقاموں سے گذرتا ہے وہاں شفق اور افق محسوس ہوتے ہیں قمر کا مادہ بارده بشکل برف بارش و اولہ زمین کے تکلہ پر مثل روئی کے لپٹا رہتا ہے جس سے تمام غلہ جات و نباتات کی پیدایش اور سب جاندار ونکی پرورش ہوتی ہے۔ میش راشی کے آفتاب کو دشنو کے نام سے تعبیر کیا ہے اور موسم بسنت کی زردی اسی کے اثر سے ہوتی ہے۔

وید نے سات دیوتاؤں کے علاوہ اوشا۔ مترا۔ اور یم تین دیوتا ترلوکی کے اندر مانے ہیں جن کی صورتیں اس تصویر میں دکھائی گئی ہیں اوشا صبح صادق کی افق کا نام ہے جس کا تعلق سورج سے ہے اور مترا شام کی شفق کو کہتے ہیں جسکا تعلق چندرماں یا ورن دیوتا سے ہے یم دیوتا اوس قوت جاذبہ کو کہتے ہیں جو زمین سے آفتاب کی جانب بخارات و دیگر مادوں کو کھینچ لیجاتی ہے اوشا اور مترا کی جوڑی کا نام اشونی کمار ہے اور وہ دو خط مستقیم ہیں جو آفتاب سے اس کرہ زمین و دیگر ستاروں کو کیطرف آتے ہیں اور صبح و شام کو پیدا کرتے ہیں ان کے درمیانی وقت کا نام دن اور رات ہے کرہ زمین کے مختلف حصے ان خطوط میں سے گذرتے ہیں مگر یہ خطوط ہمیشہ بدستور قایم رہتے ہیں۔

مُرت کا اشارہ ہوائی طبقہ پر ہے جس میں مریچی یعنی نفس فضیلت رکھتا ہے اور وہ بوجہ اپنے چیتین شکتی یعنی روحانی طاقت کی تمام حرکات کا مبدا ہے۔

چاند کا چکر یعنی قمری دورا دن ۲۷ حصوں پر جنہیں نکشتر کہتے ہیں منقسم فرض کیا گیا ہے۔ اور اسکا مجمل بیان تصویر نمبر ۸ میں ہو چکا ہے اور تصویر نمبر ۱۰ اگلے صفحہ پر ناظرین کے ملاحظہ کیواسطے دکھائی جائیگی روسے زمین کے مانند چاند کے نصف کرہ پر جو مقابل آفتاب کے ہوتا ہے روشنی اور دیگر نصف کرہ پر جو آفتاب سے اوٹ میں ہوتا ہے اندھیرا رہتا ہے مگر روسے زمین کے باشندگان کو اوسکا روشن حصہ اوسقدر دکھتا ہے جتنا نظر کے سامنے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ چاند کی کلائیں گھٹتی اور بڑھتی معلوم ہوتی ہیں اور جن تین دنوں میں اوسکا روشن حصہ زمین کے مقابل نہیں ہوتا ان میں رویت قمر بالکل نظر نہیں آتی چاند کا کرہ برودت کا مرکز ہے اور وہ زمین سے قریب ہونیکی وجہ سے جذر و مد وغیرہ سمندروں میں پیدا کرتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।।
इन्द्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ।।२२।।

ایضاً (۲۲) میں ویدوں میں سام وید ہوں دیوتاؤں میں اِندر۔ حواس میں دل ہوں اور جسموں میں جان۔

چونکہ سام وید میں طریقت عشق بمقابلہ اور ویدوں کے زیادہ صاف طور پر درج ہے لہذا وہ قدرت کا خاص جلوہ بیان کیا گیا ہے۔ اِندر اوس صفاتی قوّت کو کہتے ہیں جو بصورت نفس جسم انسان میں داخل ہو کر حواس پر حکومت کرتی ہے اور دل سے اپنے وزیر کا کام لیتی ہے دل کی غیر حاضری میں حواس خمسہ بیکار ہو جاتے ہیں اس لئے دل اونپر فضیلت رکھتا ہے سب جانتے ہیں کہ ہر ایک جسم جان کی وجہ سے حس و حرکت کرتا ہے اور اشیائے بیرونی کو تمیز کرتا ہے اس لئے جان کو جسم پر بہر نوع عظمت حاصل ہے۔

रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ।।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ।।२३।।

ایضاً (۲۳) میں رودروں میں شنکر ہوں یکش اور راکشسوں میں کوبیر وسوؤں میں اگنی ہوں اور پہاڑوں میں میرو

شیو ستوگنی شنکر رجوگنی اور رودر تموگنی نام ہے اس تصویر نمبر ۱۱ کے دیکھنے سے شیو پران کا اختصار اور مدعا سمجھ میں آجاوے گا۔ بھارت ورش کی ترکون مورتی ہے اور شیو کا سروپ ادسمیں نظر آتا ہے اوپر جٹا جوٹ کشمیر کا مقام ہے اور جٹائیں جو دائیں ہاتھ پہ پھیلی ہوتی ہین پہاڑیاں ہین جن مین سے گنگا جی اور تمام ندیان گذرتی ہین اور سمندر کی طرف جاتی ہیں پھر اون کو آفتاب کی حرارت سمندر سے جذب کرکے بادل کی صورت بناتی ہے تب بارش پہاڑوں پر ہوتی ہے ایسا چکر برابر چلا جاتا ہے تیرتھوں کے مقامات اس نقشہ میں مندرج ہیں ہاتھ کا ترشول تین مقامات بدری کا شرم۔ کیدار ناتھ اور گنگوتری کو جو اِس شکل کے ہیں دکھاتا ہے کمر میں مرگ چھالا لپٹی ہوئی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کوویر دیوتا کو دنیا کا خزانچی یا بھنڈاری پورانوں نے کہا ہے دنیا پرست جو عقبیٰ سے غافل اور مال و دولت کے پوجنے والے ہیں یکھش اور اکھشش کہلاتے ہیں۔

وسو اوس حرارت کو کہتے ہیں جو اجسام میں مخفی رہتی ہے اور دو جسموں کے باہم رگڑنے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ یوگ کے اصطلاح میں میرو پیٹھ کی ہڈی کو کہتے ہیں اور سمیر پربت سے عارفوں کے اصطلاح میں ام الدماغ مُراد ہے۔

पुरोधसांच मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ।।
सेनानीनामहं स्कन्दः सरसामस्मि सागरः ।।२४।।

ذات واحد کی قدرت کے نادر جلووں کا بیان

(۲۴) اے ارجن تو مجھے پروہتوں میں اون کا گرو برہسپتی سمجھ۔ میں سپہ سالاروں میں سکند ہوں اور پانی کے مقامات میں سمندر

دیوتاؤں کے گرو کا نام برہسپتی ہے۔ سکند نامی ایک بڑا بہادر سپہ سالار ہند میں گذرا ہے۔ ظاہر ہے کہ سمندر میں کل دریا جھیل اور ندیاں داخل ہو کر غایب ہو جاتے ہیں اور وہ ان سب سے بڑا ہے

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ।।
यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ।।२५।।

ایضاً (۲۵) میں مہرشیوں میں بھرگو ہوں لفظوں میں اوم یگیوں میں جپ یگ ہوں اور پہاڑوں میں کوہ ہمالیہ۔

بھرگو مہرشی ہند کے رشیوں میں بڑے زبردست اور واجب التعظیم گذرے ہیں کتب اہل ہند میں اوم کی ندا کو بڑی فضیلت دی گئی ہے یعنی اوسے اسم اعظم مانا ہے اور اپنشدوں نے اوسکی ساخت اور معنی مفصل بیان کئے ہیں اور ذات و صفات کے تمام علوم کا اوس کے معنی میں مشمول ہونا ثابت کیا ہے۔ کل عملی طریقوں میں جپ یعنی ذکر بالقلب اعلیٰ ہے کوہ ہمالیہ دنیا کے سب پہاڑوں سے بلند ہے اور بلحاظ خوبصورتی اور قدرتی نشو و نما کے قابل تعریف ہے۔

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्षीणांच नारदः ।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

गंधर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कपिलोमुनिः॥२६॥

ایضاً (۲۶) مین درختون مین طوبیٰ ہون دیورشیوں میں نارد۔ گندھرویوں میں چتررتھہ اور کاملون مین کپل منی۔

درخت طوبیٰ یعنی کلپ برچھہ کی تصریح پندرھویں ادھیاے کے اوّل منتر میں درج ہی اور اوسکی مراد علم صفات سے ہی نارد جی عارفوں کے سرتاج تھے کہ اونھوں نے عشق حقیقی کے وسیلہ سے وصال حاصل کیا تھا زمانہ سابق میں جو رقاص یا قوالوں کا فرقہ گندھرب کے نام سے مشہور تھا اون میں ایک شخص چتررتھہ نامی ہوا تھا جو اپنی علم میں کمال رکھتا تھا کپل منی مصنف سانکھ شاستر کے مرتاض کامل اور اعلیٰ درجہ کے فاضل گذرے ہیں۔

उच्चैः श्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम्॥

ऐरावतं गजेंद्राणां नराणांच नराधिपम्॥२७॥

ایضاً (۲۷) تو مجھے گھوڑوں میں اوچے شروا سمجھ جو آبحیات سے پیدا ہوا تھا مین زبردست ہاتھیوں میں ایراوت اور رعایا میں بادشاہ ہون۔

اہل ہند کی اکثر کتابوں میں سمندر کا متھا جانا اور اوسمیں سے چودہ رتن کا نکلنا بیان کیا گیا ہے عوام اس مضمون کے معنی پر غور کئے بغیر اسے حکایت خیال کرتے ہیں یہ حکایت نہیں ہے بلکہ حضرت انسان کی کیفیت ہی جو اور پیرایہ میں ظاہر کیگئی ہی سمندر انسان کی ذات ہی اور شیش ناگ اوس میں نفس ہی دیوتا اور دیت صفات ملکوتی و شیطانی ہیں اور کچھوا جسم ہی (دیکھو دوسری ادھیا کا ۵۰ منتر) سمندر کے متھنے سے رتن نکالے گئے ہین وہ چودہ جوہر یا پنچ حواس پانچ قوائے افعالی اور چار قوتیں متخیلہ ممیزہ۔ مدرکہ اور حافظہ ہیں اور اونمیں سے ایک اوچے شروا ہے یہ ایال دار اور دُم دار گھوڑا نہیں ہے بلکہ حضرت انسان کی قوت متخیلہ ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو قوت خیالات کو پیدا کرتی ہے اور جس کے روکنے سے خیالات رکجاتے ہیں اوسے متکلّم نے بطور استعارہ گھوڑا بیان کیا ہے اسیکو عارفان گذشتہ نے وشنو کی سواری گرڑ اور برھما کی سواری ہنس اور دُلدُل وغیرہ مانا ہے۔ بوعلی شاہ

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

نے لکھا ہے ع جہاں تیرہ است ورہ مشکل جنیت راعنان درکش ٭ زمانے رخت ہستی لا بجلوت گاہ جان درکش ٭ ایراوت ہاتھی کا استعارہ بھی قابل غور ہے ایراوت اُن ہاتھیوں میں سے نہیں ہے جو سرکاری توپ خانے میں کام آتے ہیں بلکہ اون میں سے جو بارش بنکر روئے زمین کو سیراب کرتے ہیں اور دریاؤں میں طغیانی پیدا کرتے ہیں بادل بخارات سے بنتے ہیں اور ہاتھیوں کی فوج کے مانند نظر آتے ہیں جیسے ہاتھی سونڈ سے پانی پیتا ہے اور پھر خارج کر دیتا ہے ویسی ہی بادل بھی پانی کو سمندر سے حاصل کر کے زمین پر ڈالدیتے ہیں اسلئے ایراوت اندر کا ہاتھی بیان کیا گیا ہے۔

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।।
प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ।।२८।।

ایضاً (۲۸) میں ہتیاروں میں بجر ہوں گئووں میں کامدھینو اسباب تولید میں خواہش ہوں اور سانپوں میں واسوکی

بجر زمانہ گذشتہ میں کسی قسم کا نہایت خوفناک ہتیار تھا جس کی صورت اب معلوم نہیں ہو سکتی۔ کامدھین گئو سے چارپایہ کی قسم مراد نہیں جسکی بدولت گھی۔ دودھ۔ دہی۔ وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں بلکہ اسکا اشارہ اوس علم حقیقت پر ہے جس کے حاصل کرنے سے تسکین ہوتی ہو اور کسی شے کی تمنا نہیں رہتی تولید کے وسائل میں انسان کی خواہش سب سے بڑا جزو ہے۔ واسوکی ایک قسم کا نہایت زبردست سانپ ہے

अनंतश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।।
पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ।।२९।।

ایضاً (۲۹) میں ناگوں میں انت ہوں۔ مادہ بارودہ کے موکلوں میں درون ہوں متوفیوں میں اریمان ہوں اور حاکموں میں یم۔

بھاگوت پوران میں یہ بیان درج ہے کہ وشنو بھگوان شیش ناگ کے اوپر آرام کرتے تھے اور لکشمی جی انکے پاؤں دباتی تھیں بھگوان ناف سے کنول پیدا ہوا اور اوس کنول میں سے برہما جی پیدا ہوئے اور وہ سالہا سال تک

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اوسکی ڈنڈھی میں اوپر تلے دوڑتے رہے اب اگر اسکے معنی پر معقولات اور انصاف کے ساتھ غور کیا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ بھی حضرت انسان کا بیان ہے وشنو بھگوان پورش یعنی ذات پاک کا نام ہے لکھشمی جی پرکرتی یعنی قدرت کاملہ ہے۔ شیش ناگ رگین ہیں جو کل جسم میں بکثرت پھیل رہی ہیں۔ کنول نرخرہ ہے اور اوسکا پھول دماغ ہے جسمیں برہما جی یعنی پندار انفاس کے بالا و پائیں حرکتوں کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम्॥
मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम्॥ ३०॥

ایضاً (۳۰) دیتیوں میں پرہلاد ہوں فنا کرنے والوں میں کال ہوں چارپاؤں میں شیر ہوں اور پرندوں میں گرڑ

پرہلاد بھگت فرقہ جہلا میں پیدا ہو کر اور پرورش پاکر بھی طالب صادق اور عارف کامل ہوئے ہیں اور ایسی پیدائش بیشک عجیب ہے زمانہ سے بڑھکر کوئی شے فنا کرنے والی نہیں ہے کیونکہ جو شے پیشتر ہمارے سامنے تھی اور اب موجود نہیں ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ زمانہ کے دائرہ فنا میں آئی ہے صاف ظاہر ہے کہ درندوں میں شیر سب سے زبردست ہے اور پرواز کرنیوالوں میں سب سے زیادہ اوڑانیوالا خیال ہے جسکا نام گرڑ رکھا گیا ہے۔

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम्।
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी॥ ३१॥

ایضاً (۳۱) تیز رفتاروں میں ہوا ہوں ہتیار باندہنے والوں میں رامچندر ہوں دریائی جانوروں میں نگر ہوں۔ دریاؤں میں گنگا۔

ہوا کی رفتار کل مادی اشیاء سے زیادہ ہے یعنی کوئی مادی شے ذی روح خواہ غیر ذی روح ہوا سے بڑھکر تیز رو نہیں ہے گو روشنی اور طاقت برقی ہوا سے زیادہ رفتار رکھتے ہیں مگر چونکہ وہ وزن نہیں رکھتے مادی اشیاء نہیں کہے جاسکتے سری رامچندر جی سپہ گری کے فن میں یکتا تھے اور رامچندر جی اور کرشن جی دونوں ذات واحد کے اوتار تھے کثرت کا خیال جہل و نادانی کا نتیجہ ہے علم ذات

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وحدت کو ثابت کرتا ہے۔ دریائی جانوروں میں مگر زبردست ہے اور تمام دریاؤں میں گنگا سب سے اعلیٰ ہے۔

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन ॥
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम् ॥ ३२ ॥

ایضاً (۳۲) اے ارجن میں موجودات کی ابتدا۔ وسط اور انتہا ہوں علموں میں علم خودشناسی ہوں۔ مباحثوں میں بحث ہوں۔

عالم کا ظہور و غیوب ذات پاک کی قدرت کا تماشہ ہے اور وہ ذات ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں میں بدستور رہے۔ علم خودشناسی جو اُسکی شناخت کا ذریعہ ہے کبھی فنا نہیں ہوتا اور سب علوم معرض فنا میں آجاتے ہیں۔

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वंद्वः सामासिकस्य च ॥
अहमेवाक्षयः कालो धाताहं विश्वतोमुखः ॥ ३३ ॥

ایضاً (۳۳) میں حرفوں میں الف ہوں۔ سماسوں میں میں دُوند ہوں اور وہ زمانہ ہوں جس کی انتہا نہیں ہے اور عالم کا صانع ہوں جو کہ ہر سمت میں موجود رہے۔

انسان سب سے پہلے ندائے الف کا بولنا سیکھتا ہے چنانچہ کل زبانوں کے حروف تہجی میں وہ اوّل حرف قرار دیا گیا ہے۔ وہ بصورت حرف علت ہر زبان کے الفاظ میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور دیگر حروف پر فضیلت رکھتا ہے دو لفظوں کی ترکیب سے تیسرے لفظ کے پیدا کرنیکو سماس کہتے ہیں دُوند اوسکی ایک خاص قسم کا نام ہے ذات باوجود اس کے کہ وہ عالم کو ظہور دیتی ہے خود زمانہ میں محدود نہیں ہوتی۔

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ॥
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥ ३४ ॥

ایضاً (۳۴) میں سب کو معدوم کرنیوالی موت ہوں اور آنے والی نسل کی پیدائش کا مخزن ہوں۔ میں عورتوں میں اون کی نیک سیرتی۔ خوبصورتی۔ شیریں زبانی۔ حافظہ۔ تیز فہمی۔ استقلال اور تحمل ہوں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छंदसामहम्।।
मासानां मार्गशीर्षोऽह मृतूनां कुसुमाकरः।।३५।।

ایضاً (۳۵) میں سب شرُدوں میں برہت سُر ہوں اور تالوں میں گائتری تال ہوں مہینوں میں منگسر اور موسموں میں بہار کا موسم

سام وید کی مختلف آہنگوں میں سے برہت الحان کو خصوصیت دی گئی ہے جیسے کہ فی زمانہ جوگیا اساوری کو فقرا لوگ قوالی گانوں میں پسند کرتے ہیں اور اوس کا اثر طبیعت پر زیادہ ہوتا ہے۔ گائیتری چھند یعنی وزن بحر نہایت دلپذیر اور عمدہ ہے۔ منگسر کے مہینہ میں اہل ہند کی جسمانی صحت ترقی پاتی ہے مطلع صاف ہوتا ہے اور تپش آفتاب کم ہوتی ہے۔ بہار کا موسم خوشگوار ہوتا ہے اور اوسوقت خون میں حرارت پیدا ہونی شروع ہوتی ہے۔

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम्।।
जयोस्मि व्यवसायोस्मि सत्त्वंवतामहम्।।३६।।

ایضاً (۳۶) میں فریبوں میں قمار ہوں صاحب جلال میں جلال ہوں اور طاقتوروں میں طاقت کوشش اور فتح ہوں۔

دنیا ایک قمارخانہ ہے اور اس میں نقدی وقت ہی جو وقت کو ضایع نہیں کرتا وہ جیتا ہوا قمارباز ہے باقی سب ہارے جواری ہیں۔ انسان اپنے آپکو طاقتور سمجھتا ہے اور کوشش اور فتح کا ذریعہ اور فاعل قرار دیتا ہے دراصل وہ طاقت کوشش اور فتح قدرت کی بخشایش ہوتے ہیں۔

वृष्णीनां वासुदेवोस्मि पांडवानां धनंजयः।।
मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः।।३७।।

ایضاً (۳۷) میں برشنی کی اولاد میں کرشن ہوں۔ پانڈو میں ارجن ہوں عارفوں میں ویاس ہوں۔ شاعروں میں اوشنا۔

یہ کلام ذات نامتناہی کا ہے جو قدیم لازوال اور محیط ہے اور جو کرشن ارجن اور ویاس وغیرہ میں آشکارا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہوئی ہے ارجن اسوقت تک علم ذات سے ناواقف تھا اور اپنے آپ کو اور کرشن بھگوان کو جدا خیال کرتا تھا اس موقع پر ظاہر کردیا گیا ہی کہ اوسکا یہ پندار غلط ہے کرشن بھگوان اور وید ویاس جی مصنف بھگوت گیتا بھی موحد کی نظر مین جدا نہیں ہو سکتے کیونکہ ا ثابت کیوجہ سے کثرت نظر آتی ہی استغراق کیحالت میں کل عالم ذات واحد کا جلوہ تمیز ہوتا ہے۔

दंडो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम्॥
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम्॥३८॥

ایضاً (۳۸) میں حاکموں میں اختیار سزا ہوں۔ راجاؤں میں تدبیر ملکی۔ اسرار میں خموشی ہوں۔ عالموں میں علم۔

جب تک کسی شخص کو اختیارات سزا حاصل ہیں وہ حاکم کہلاتا ہے اختیارات کے چھن جانے پر اوس کی حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ امن اور فتحیابی تدبیر ملکی پر منحصر ہوتی ہیں خاموش رہنے سے انسان کے دل کا حال پوشیدہ رہتا ہے گفتگو اوسے ظاہر کردیتی ہے۔

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन॥
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम्॥३९॥

ذات کل عالم کا غیر فانی تخم ہی اور محیط ہی

(۳۹) اے ارجن کل مخلوقات کا تخم میں ہی ہوں کوئی شے متحرک اور غیر متحرک ایسی نہیں ہے جس میں میں نہیں ہوں۔

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परन्तप॥
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया॥४०॥

اوسکی قدرت کے جلوے لاانتہا ہیں

(۴۰) اے ارجن میرے نادر جلوؤں کی کوئی انتہا نہیں ہے یہ تو سے اپنے جلوؤں کا مختصر بیان کیا ہے۔

قدرت کاملہ کے جلوے بے شمار اور حیطہ بیان سے باہر ہیں اس ادھیا میں صرف اون میں سے چند کا مختصر بیان کیا گیا ہے۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तत्तदेवाऽवगच्छत्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥

اوسکی قدرت کے ایک کرشمہ نے کل عالم کو نمود دیا ہے۔

(۴۱) جو شے کمال یا خوبصورتی۔ یا قوت رکھتی ہے جان لے کہ وہ میرے نور کے ایک شمہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جن جن اشیاء میں کمال یا خوبصورتی یا زور پایا جاتا ہے سمجھنا چاہیئے کہ ذات پاک کے قدرت کی ایک ذرہ نے اون سب کو ظہور دیا ہے۔

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ॥
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥४२॥

الغرض کل عالم ذات واحد کا عکس ہے

(۴۲) اے ارجن اس بیان کو طوالت دینے سے کیا فائدہ حاصل کلام یہہ ہے کہ میں نے ایک شمہ سے اس کل عالم کو نمود دے رکھا ہے

	جہان جملہ فروغ نور حق دان		حق اندر وے ز پیدائیست پنہان

دسویں ادھیا کا خلاصہ اوس کے آخری منتر میں درج ہے کہ تمام عالم کو قادر مطلق نے اپنے ایک شمۂ قدرت میں قایم کر دکھایا ہے جیسے آنکھ کی پتلی میں سارا عالم سمایا ہوا محسوس ہوتا ہے اسیطرح جو شمۂ قدرت بطون سے باہر کو آتا ہے ساری کائنات اوسی میں مضمر پائی جاتی ہے اب اوسکی تشریح اس نقشہ میں دیکھو بیچ کے خانہ میں ایک نقطہ ہے جسے سنسکرت میں اشون یا چیتن بند کہتے ہیں یہی شمۂ قدرت ہے اور اسیکو مادۂ حیات یعنی جیو اور ایک کا اولین عدد شمار میں سمجھنا چاہیئے۔ قانون قدرت کی کشش سے تجنیس اور افزونی لازمی ہوتی ہے اس لئے بہت سی نقطوں کے مجموعہ کا نام خط یا ریکھا کہلاتا ہے اور چونکہ خط میں دو نقطہ اول و آخر میں ظاہر ہوتے ہیں اسواسطے وہ دو کا عدد اور وشنو مورتی کہلایا ہے اوسے تجنیس کی قانون سے جیسے نقطہ نے افزون ہو کر خط بنایا ہے خط نے ایک اور نیا خط پیدا کر کے مثلث کی شکل اختیار کی ہے وجہ یہ ہے کہ ایک خط کا ہونا صرف طول کو ثابت کرتا ہے اور وہ کال یا زمانہ کا روپ ہے جسمیں ماضی و مستقبل دو نقطے لا انتہائی ہیں۔ خط سے عرض یعنی ویش ظاہر نہیں ہو سکتا تھا مگر اس دوسرے خط نے اوسی پہلے خط سے ملکر مثلث کی شکل بنائی ہے یعنی عرض و طول دونوں پیدا کر دیئے ہیں اور یہ شیو کا سروپ ہوا۔ جو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ترشول دھاری اور ترنیتر کہلاتا ہے اور نیز فنا کا دیوتا مانا جاتا ہے چنانچہ جتنے ہتیار کاٹنے والے ہیں
اون سب کی شکل مثلث ہوتی ہے۔ اِس طور پر تین کا عدد ظاہر ہوتا ہے قانون قدرت کے بموجب
دنیا میں اصلی عدد تین ہی ہیں اور دیگر اعداد اِن کی اجتماع سے بنے ہیں۔ ایک عدد کا خیال بغیر
اجتماع تین کے ہو نہیں سکتا جب تک عالم اور علم بینندہ اور بینائی باہم نہ ہوویں تب تک معلوم یا
بینش ظہور میں نہیں آسکتے یعنی ناظر۔ نظر و منظور تینوں کے موجود ہوئے بغیر کوئی فعل نہیں بن سکتا بطرز
دیگر یوں سمجھیے کہ سفید کاغذ پر ایک خط بنایا جاوے تو وہ کاغذ کی سطح کے دو حصہ کر دیتا ہے
یعنی دو سطح اور ایک خط تین کی موجودگی میں ایک محیط کا ہونا ثابت ہو سکتا ہے علیٰ ہذا دو خطوں
کے درمیان اگر فصل واقع نہ ہووے تو دو کا ہونا موہوم ہو جاتا ہے دو خط اور ایک فصل تین کے
مشمول ہونے سے دو کا علم پیدا ہوتا ہے اِسیکو تثلیث یا ترپٹی کہتے ہیں اور یہہ تین گُن۔ ست
رج اور تم کا مجموعہ ہے جو لوگ توحید دوئی اور تثلیث کی بحث کیا کرتے ہیں اگر وہ اِس کے معنی کو بخوبی سمجھ
جاویں تو یہ جھگڑا باہمی اس عالم سے معدوم ہو جاوے خلاصہ یہہ کہ اِس تثلیث کو جس کا اوپر بیان ہو چکا
ہے عارفوں نے کارن ترپٹی یا تثلیث علم الہیات مانا ہے دوسری تثلیث علم ریاضی یا سوکھشم ترپٹی
کہی جاتی ہے یعنی علمی مثلث پر جب ایک اور نقطہ حسب قاعدہ قدرت کے افزون ہوا تب وہ
بشکل مربع اور چار کا عدد قرار دیا گیا یہی برہما کا روپ اور ریوگن کی مورتی تصور ہوئی اور اسی وجہ
سے برہما چارمکھی کہا گیا ہے۔ اِس کے بعد جب مثلث پر خط بڑھا یعنی تین اور دو کا اشتمال ہوا تب
شکل مخمس پیدا ہوئی اور من کی صورت قرار دیگئی اگرچہ من کی کوئی خاص صورت نہیں ہے مگر جب حواس اور پنچ
عنصر کی گرہ بندھ جاتی ہے تو وہ مجموعہ من کہلاتا ہے اور اسی بنا پر رودر کو جو من کا دیوتا ہے پنچ مکھی
بنا کر پوجتے ہیں اور یہ پانچ مکھ خاک[1]۔ آب[2]۔ آتش[3]۔ ہوا[4] اور خلا[5] سمجھنے کے واسطے دکھائی گئی ہیں اور
یہ پانچوں من میں موجود ہیں۔ من کا فعل ماننا یعنی تسلیم کرنا ہے ہر شے کا علیحدہ علیحدہ ماننا من سے
ہوتا ہے اور یہ عالم کی صورت ہے جو پنجگانہ ظاہر ہو رہی ہے اِسی واسطے یہ پانچ کا عدد قرار دیا گیا
ازاں بعد دو مثلثوں کے اکٹھا ہونے سے مسدس کی شکل نمودار ہوئی اور چھ کا عدد ظاہر ہوا جس نے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شکل آکاس کی پائی اور اوس کی چھ سمت پورب پچھم دکھن اترّا اوپر اور نیچے بسیط ہو گئے۔ تین کا عدد دوبارہ ہو کر چھ کا عدد یعنی کارن سے سوکھشم ترپٹی بن گیا۔

پھر ایک نقطہ علم طبعی یا مادی کا جسے سنسکرت میں استھول کہتے ہیں ایڑادھو ا اور اوس نے سات کے عدد کو ظاہر کیا یعنی چھ کون والے اکاس میں حرکت پیدا ہونے سے ہوا ابھر گئی اور وہ ساتویں کہلائی بموجب قاعدہ قدرت دو مثلثوں کے مجموعہ پر ایک خط کے افزوں ہونے سے آٹھ کون کی صورت نمودار ہوئی اور اوس نے آٹھ کے عدد کو ظاہر کیا اور وہ آتش کہلائی جو ہوا کی حرکت میں موجود رہتی ہے اور اوسی سے پیدا ہوتی ہے تین مثلثوں کے جمع ہونے سے تین ستے نو کا عدد ظاہر ہوا یعنی پانی جو حرارت سے پیدا ہوتا ہے آشکارا ہو گیا۔ اِس کا ظہور ہوتے ہی اوّل نقطہ یعنی اولین عدد اِن سب کے حجاب میں آگیا اور بجائے اُس کے دسواں عدد بصورت خاک وجود میں آیا۔ علم ہندسہ کے بموجب ۹ نو حرکت یا عدد صفر میں پوشیدہ رہتے ہیں اور ایک کا ہندسہ علیحدہ مفہوم ہوتا ہے یہی باعث ہے کہ ایک صفر اور ایک کے عدد کے ملانے سے (۱۰) دس کا عدد بنتا ہے ایک کی قیمت ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور صفر کی قیمت کچھ نہیں مانی جاتی پس کچھ نہیں اور ایک عدد کے ملنے سے دس ہی کیوں بن سکتے ہیں صفر نو اعداد کے بعد پیدا ہوتا ہے نو عدد مخفی طور پر اوس میں مشمول رہتے ہیں اسلئے وہ ایک کے عدد سے ملکر دس کے عدد کو ثابت کرتا ہے کسی سطح پر آٹھ نقطہ لگا کر اون کو خطوط سے باہم ملانے سے ہشت پہلو شکل پیدا ہو گی نو نقطوں یا اوس سے زیادہ نقطوں کے لگانے پر دائرہ یا صفر بننے لگتا ہے۔ بالفاظ دیگر دائرہ کا خط کاغذ کی سطح کو دو حصوں میں ایک کو اندر اور دوسرے کو باہر کہلاتا ہے سطح کو پورکھ یعنی اصل کہتے ہیں اور سیاہی کا خط مایا یا فرع موسوم ہوا ہے اگر کاغذ کی سطح سے وہ سیاہی مٹا دیجاوے تو کاغذ کا صفحہ صاف ہو جائے اور اندر اور باہر کا خیال رفع ہو جائے۔ اگر کسی سے صفر کے معنی پوچھے جاویں تو جواب یہی ملتا ہے کہ کچھ نہیں ان الفاظ کے معنی سمجھنے چاہئیں یعنی کچھ کہنے کی کیا مراد ہے اور اوسی کے ساتھ نہیں کہنے کا کیا مطلب ہے۔ کچھ اوسے کہتے ہیں جو حواس سے جانا جاوے اور نہیں کا کہنا اوسکی نفی ظاہر کرتا ہے۔ یعنی علم ذات کچھ ہے جو یقین میں آسکتا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بیان میں نہیں آتا۔ علم صفات تغیر پذیر اور مثل سایہ کے بے وجود ہے جسے لفظ نہیں کا جاتا ہے اس
اوپر کے اس بیان سے کچھ نہیں کہنے کے معنی کچھ سمجھ میں آجاویں گے۔ المختصر ذات کچھ یعنی ہست ہے
جس پر کوئی اطلاق نہیں آتا اور صفات نہیں یعنی نیست ہے اگرچہ حواس اوسکی شہادت دیتے ہیں۔
اس تصویر میں خاک آب آتش وغیرہ الفاظ ایک جانب رنگین دائروں کے مقابل لکھے
ہوئے ہیں اور اوسنے غرض رنگوں سے امتیاز کی ہے یعنی پیلا رنگ ہر تصویر میں خاک کو ہلکا آبی پانی کو
لال رنگ آتش کو ہرا رنگ ہوا کو نیلا رنگ خلا کو اندھیرے کا رنگ من کو زرد رنگ بدھی کو کتھئی رنگ
اہنکار کو گلابی رنگ چیتن یعنی مادہ حیات کو تعبیر کرتا ہے دوسرے خانہ سے اوپر کے چار درجا اکھشر
یعنی لافانی کو اور نیچے سے چھ کھشر یعنی فانی کو جتاتے ہیں تیسرے خانہ میں ویہ شبد و شرتی وغیرہ
الفاظ جو لکھے ہیں وہ نشید کمتی یعنی طریقہ فنا کی منازل کو اس طرح سمجھاتے ہیں کہ جسم کو اِسم میں اور اسم کو
خیال میں محو کرنا چاہئے اور اس سے اوپر اشراق کی منزل ہے جس میں علم اشراق کو مادہ حیات میں
اور مادہ حیات کو عالم میں اور عالم کو علم میں اور علم کو معلوم میں فقدان کرنے سے آخر میں علم خالص بچ جاتا
ہے اسی کا نام گیات اوستھا ہے اور اس حالت میں کچھ عرصہ قائم رہنے سے وگیان یا کیولیہ اوستھا ملتی ہے
جسے بقا کا کیف کہتے ہیں اور جو انسانی ادراک کی انتہا ہے۔
درمیانی خانے کے دونوں طرف ایک سے دس تک کے عدد ایک جگہ اوپر سے نیچے تک بڑھتے
ہوئے نزول قدرت یا ددھی کو دکھاتے ہیں دوسری طرف کے نیچے سے اوپر کو بڑھتے ہوئے نشید
یعنی لے چنتن کے طریقہ کو ظاہر کرتے ہیں اوپر کے نقطہ کی دسویں منزل یعنی انتہا خاک کا کرہ ہے دوسری
جانب خاک سے عروج کرتے کرتے دسویں منزل یعنی شدھ برہم کے نقطے کا عین الیقین ہو جاتا ہے۔
نزول کے عددوں سے آگے جو خانہ ہے اوس میں تثلیث کی شکلیں دو طرح سے دکھائی ہیں نقطہ کو
ایک شمار کرنے سے تین تثلیث کے بعد دسواں عدد نمایاں ہے اور دو عدد سے چار تک اور پانچ
سے سات تک اور آٹھ سے دس تک جو تین تثلیث نظر آتی ہیں۔ اون میں نقطہ اولین تثلیثوں سے اوپر
اور علیحدہ دکھتا ہے اور یہ نشید کی کمتی سے گن اتیت کہلاتا ہے اس کی شرح ۱۴ ادھیائے میں ملیگی مگر اسی خانہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

میں تین گنوں کی تقسیم بھی کمی و بیشی یعنی ساماں اور وشیش کے قاعدہ سے ظاہر کر دی گئی ہے یعنی پہلی مہیش کی ترپٹی میں ستو گن غالب یعنی پردہان اور رج اور تم مغلوب ہے علیٰ ہذا دوسرے برہما کی ترپٹی میں رج غالب اور ست و تم مغلوب ہے اسیطرح تیسری شیو کی ترپٹی میں تم غالب اور رج اور ست مغلوب اپنی اپنی درجہ پر آشکارا ہوتی ہیں اور سب سے نیچے تینوں گنوں کا مجموعہ ورات ہے جو دسواں عدد بنتا ہے۔

آخری خانہ میں تشبیہ و تنزیہ یعنی مورتیمان و امورتیمان جنہیں متشکل و غیر متشکل بھی کہتے ہیں اون کی تقسیم دکھائی گئی ہے خاک آب و آتش یہ عنصر متشکل ہیں ان سے اوپر کے سب غیر متشکل قرار دیے گئے ہیں۔ حاشیہ پر جو رنگین دائرہ دکھائے گئے ہیں وہ وید کے بیان کئے ہوئے دیوتاؤں کی صورتیں ہیں جن سے نظام عالم کا ہو رہا ہے اور سب سے چھوٹا سا جو مٹیلے رنگ کا دائرہ زمین سے مشابہت رکھتا ہے اوسیکو کوویر دیوتا یعنی زمین کا بھنڈاری کہتے ہیں۔

اوس سے نیچے جو دو دائرہ خاکی و آبی ملے ہوئے ہیں وہ تصویر ورون دیوتا کی مانی گئی ہے تین طبقوں کے دائرہ کو جس میں خاکی۔ آبی و آتشی مشتمل ہیں پرجاپتی ترلوکی اور استھول ترپٹی بھی کہتے ہیں چار دائرہ مشتملہ کی صورت مرت دیوتا کی سمجھی گئی ہے اور اس میں چوتھا چرخ ہوا کا مشمول ہے پانچ دائروں کی مشترکہ شکل رودر دیوتا کی ہے جو پانچوں عناصر کا مجموعہ ہے۔

چھٹی مورتی اندر دیوتا کی ہے جس میں ہوا[۱]۔ اکاس[۲] اور من[۳] کی تین امورت یعنی بے شکل چرخ باہم پیوست ہیں ساتویں واسدیو دیوتا کی صورت ہے جس میں ساتوں طبقہ شامل ہیں اور وہ سب میں محیط ہونے کی وجہ سے واسدیو کہا جاتا ہے۔

آٹھویں چکر میں اہنکار بدہی اور چیتن ان تینوں کے ملاپ سے پورکھ کا سروپ مانا گیا ہے اس میں آہنکار تو ہرنیہ گربھ کی صورت اور بدہی انتہائے خاک تک جانے سے ورات کی مورت اور چیتن دونوں میں محیط اور بسیط ہونے کی وجہ سے پورکھ یعنی سب میں پورا کہلایا ہے۔

نویں چکر میں بارہ اردنکا نشان ویش یعنی بساط اور دسویں چکر میں سیاہی کا دائرہ کال یعنی زمانہ کو دکھاتا ہے ان دونوں کے باہم ملنے سے جیسے کہ دھاگہ کی تانے اور بلنے سے وصلچہ رنگین اور نقش دار

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بن جاتا ہے وستو پیدا ہوتی ہے یعنی برہم کا عکس ویش ہرنیہ گربھ کا عکس کال اور وراٹ کا عکس وستو کو سمجھ لینا چاہیئے۔

ناظرین جو دقایق اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ اس دسویں ادھیا وبھوتی یوگ نام کے جلوے اور حقایق کو کھولتی ہیں تا وقتیکہ اس نقشہ کو سامنے رکھکر ایک ایک عدد اور لفظ کو بغور اور متواتر نہ سمجھا جاوے اصلی مُراد اِن کی سمجھ میں نہیں آتی تاہم ہر ایک شخص جو صرف اسکو پڑھ لیگا حسب لیاقت اپنے کچھ نہ کچھ معنی اِس کے اخذ کر لیگا۔ جو شخص اپنشدوں سے واقف ہوگا وہ بخوبی معنی اس کے حل کر سکے گا کہ بھگوت گیتا اپنشدوں کا خلاصہ ہے۔

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे विभूतियोगो नाम दशमोऽध्यायः ॥१०॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت

کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی دسویں

ادھیا موسوم بہ وبھوتی یوگ ختم

ہوئی

دسویں ادھیا کا خلاصہ

اجسام صفاتی قوتوں سے بنتے ہیں اور وہ صفاتی قوتیں ذات پاک کی قدرت کی مختلف اشکال ہیں اور ذات اون اجسام میں جو اوس کی قدرت سے ظہور پاتے ہیں اور کثیر نظر آتے ہیں جلوہ گر ہوتی ہے اور اپنا تماشا آپ دیکھتی ہے۔ جو بشر انانیت کو ترک کرکے پہچان لیتا ہے کہ ذات قدیم لازوال اور کلُ اجسام مین محیط ہے وہ جان جاناں ہو جاتا ہے اور سرور وصال حاصل کرتا ہے اور جو لوگ انانیت کو درست مانکر کثرت پر نظر رکھتے ہیں وہ ذات واحد کے ادراک سے بے نصیب رہتے ہیں پس انسان کو چاہیئے کہ وہ انانیت کو ترک کرکے ذات واحد کا دیدار بطون میں حاصل کرے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گیارہویں ادہیا وشوروپ درشن

अर्जुनउवाच

मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्मसंज्ञितम् ।।
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ।।१।।

ارجن نے کہا

تلقین بالاسے نادانی دور ہوئی

(۱) میرے حال پر مہربانی فرما کر جو آپ نے علم خودشناسی کے اعلیٰ اسرار بیان کئے اون سے میری نادانی رفع ہوئی۔

دسویں ادہیا کے آخری منتر میں بیان ہو چکا ہے کہ ذات پاک نے اپنی قدرت کے ایک شمہ سے کل عالم کو نمود دے رکھا ہے گیارہویں ادہیا میں اوس کیفیت کا مشاہدہ درج ہے۔

भवाप्ययौहि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ।।
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ।।२।।

قدرت کاملہ اور اجسام کے ظہور وغیوب کی کیفیت دریافت ہوئی

(۲) اے نرگس چشم میں نے آپ سے اجسام کی پیدائش فنا اور نیز غیر فانی قدرت کا مفصل حال سُنا

एवमेतद्यथात्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ।।३।।

اب آپ کی قدرت کا مشاہدہ چاہتا ہوں

(۳) اے قادر مطلق اور ذات پاک۔ آپ نے اپنی حقیقت جیسے بیان فرمائی ویسی ہی ہے (اب) میں آپ کی قدرت کاملہ کو دیکھنا چاہتا ہوں

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ।
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मानमव्ययम् ।।

اوسے دکھائیے

(۴) اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں اوس کو دیکھنے کی قابلیت رکھتا ہوں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تو آپ مجھے اپنا وہ لازوال ظہور دکھائے۔

श्रीभगवानुवाच । पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ॥ नाना विधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥ ५

شری بھگوان نے فرمایا

جواب مشاہدہ کر بیشمار جلووں کو

(۵) دیکھ میرے ظہور سینکڑوں بلکہ ہزاروں طرح طرح کے عجیب اور مختلف رنگ اور صورت والے۔

पश्यादित्यान् वसून् रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा ॥
बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥ ६ ॥

صفاتی قوتوں کو

(۶) اے ارجن تو بہت سے آدتیہ وسو۔ رودر اشونی کمار اور مردتوں کو دیکھ اور بہت سے عجائبات دیکھ جو تو نے پیشتر نہیں دیکھے۔

منسلکہ تصویر کو جلوہ جہاں نما کہنا چاہئے اور وہ شائقین کے مطالعہ کے واسطے پیش نظر کی جاتی ہے تاکہ گیارہویں ادھیا کے معنی بخوبی سمجھ میں آجائیں۔ اس تصویر کو ہر وقت خیال میں رکھنے کی مزاولت سے اور ہر لفظ کے مراد اور معنی سمجھنے سے کشایش باطنی آخر الامر ہوتی ہے۔ کرشن اور واجب الوجود میں جو فرق معلوم ہوتا ہے وہ عقل کا نقص ہے جیسے احول کو ہر ایک شے دو نظر آتی ہے اور یہ احولیت اپنے اہنکار یعنی پندار کے فنا کئے بغیر ہرگز جا نہیں سکتی ہے۔

اس تصویر عالم کو براہم باہیہ درشن اور وراٹ اور مہتو مہیاں کہتے ہیں اور یہ اوس صفت جلالی کا بیان ہی جو ایک ایک ذرّے سے ظاہر ہوتی ہی۔

اسی کو ویدوں کی رچاؤں نے جابجا مختلف ضمائر سے ظاہر کیا ہے اور اپنشدوں نے اس کے عملی طریقہ کو واضح طور سے اور تشریح کے ساتھ کھولا ہے۔

رگ وید کے پورکھ سوکت میں جب آدی پورکھ کی تعریف کی ہے اوس کی یہ مورتی ہے اور اس میں جو ہزاروں سر اور بے انتہا آنکھیں اور بے شمار پاؤں بتائے گئے ہیں اون سے وہ تمام عالم

محاصرہ کرکے دس اُنگل پر مستقیم ہوا ہے وہ پورکھ ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور حیطۂ ممات سے باہر ہے اور غلہ سے بڑہتا ہے یہ اوس کی قدرت ہے اور وہ اِن سے برتر ہے یہ کُل عالم اوسکے ایک قدم کے برابر ہے اور تین قدم اوسکے عالم بالا میں بے زوال ہوکر ٹھیرے ہیں -

اب غور کرکے سمجھیے کہ تین پانوٗں تین ترپٹیاں ہیں جن میں تین گنوں کے حصص لیکر ۹ کا عدد بنا اور دسویں صفر کی صورت میں ظاہر ہوا اور ایک کا عدد قایم بالذات دسواں اُنگل ہے ایک کے عدد پر ایک صفر بڑہانے سے دش اور دو صفر لگانے سے سو اور تین صفر لگانے سے ہزار او علیٰ ہذا اور صفروں کے بڑہنے سے اننت سنکھیا بنتی ہے اور اونکار کی چار ماترائیں اسی صورت کو دکہاتی ہیں زمین پانی اور آگ کی ایک ترپٹی ترلوکی ہے جس کا نقشہ پرجاپتی مورتی میں اوپر دکہایا جا چکا ہے یہ سب سے اندر کے دائرے اوس تصویر کے ہیں اور اسواسطے اِس تصویر میں اِن تینوں دائروں کے گرد ایک حلقہ سفیدی کا دکہا دیا گیا ہے اور یہ اِستھول کہلاتے ہیں - دوسرے ترپٹی جو حد نظر سے برتر ہے اوس میں ہوا خلا اور من مشمول ہیں اور وہ سوکہشم ترپٹی ہے اوس کے گرد بھی ایک سفیدی کا خط نمایاں ہے - تیسرے ترپٹی جو سب سے اوپر ہے اوسے کارن ترپٹی یعنی علّتی تثلیث کہتے ہیں جس میں بدہی اہنکار اور چیتن کے تین دائرے مشمول ہیں یہ تین علم عالم اور معلوم کی قوتیں ہیں اور اِن میں کوئی واقعی فاصلہ نہیں ہے صرف تفہیمی ہے اور اِن کے مجموعہ کا نام گیات ہے - اِنمیں بدہی برہما کا روپ ہے اہنکار شو کا اور چیتن دشنو کا سروپ ہے اور یہ نویں قوت بسیط اور سب کا آدہار ہوکر ایشر اور واسدیو نام سے مشہور ہے اور یہی جیو لوک اور مادہ حیات کل جانداروں کی ہے یعنی اوس سے زندگی سب کی ہوتی ہے - دسویں قوت جو کاغذ کی مانند شفاف اور بسیط ہے اور جس پر جزوکل کا نقش بنا ہے اصلی ذات ہے جسے پرشوتم کہتے ہیں - اور اِن سب کے محو ہوجانے پر وہ درجہ حاصل ہوتا ہے جسے دگیان یدیہہ مکت یا نروکلپ سمادہ کہا گیا ہے اور جسے کرشن بھگوان نے اپنا پرم دہام بتلایا ہے نیچے کے تین پانوٗں اور چوتھے اردہ ماترا اوم کے اِسی کو ظاہر کرتی ہے جو دسویں قوت ہے - طالبان کو واضح ہو کہ گایتری منتر میں جو حرف سات طبق دکہائے گئے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہیں اور یہاں نو طبق اِن میں واقعی اختلاف نہیں ہے یعنی دو ترپٹیاں تو بدستور ہیں اوپر والے ساتویں
طبق میں اوس سے اوپر کے دو طبق بھی مشمول ہیں کہ اون میں کوئی تفاوت مقامی نہیں ہے
نیچے سے دسویں یعنی اُس بیحد اور بے انتہا دائرہ کو جس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے برہم
کہا گیا ہے اور اکھنڈا بناشی اگوچر الف کے نفی والے لفظوں سے موسوم ہوا ہے - نواں چیتن
کا گلابی دائرہ نربھن نراکار نرونکار نرادھار لفظ نر کے نفی کے ساتھ آشکارا کیا گیا ہے یعنی باوجود
مایا کے ظہور کے وہ اوس سے برتر اور رانسنگ ہے اور یہ وشنو کی تعریف ہے - آٹھویں دائرہ
کو جواہنگ اور شیو کا روپ ہے پورکھ سناتن نیتہ وبھو وغیرہ ناموں سے متقدمین نے بیان کیا ہی
جو باریک تفاوت اِن الفاظ کا ہے وہ ہر ایک کو بلا غور کئے سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ تین قسم کے لفظ
علیحدہ علیحدہ مدارج کے موافق ہیں چونکہ مبدا عالم کا اہنکار یا ادم ہے اِسواسطے ویدوں کے چار
مہاواک ہیں جن میں تین تین لفظوں کے مجموعہ سے بارہ الفاظ دکھلائے گئے ہیں غرض یہ ہی کہ اِن
اَسماء کا شغل طالبان حق کی رسائی منزلِ مقصود تک کراتا ہے جو لوگ پندار جسم میں رہکر اِن کا
شغل کرتے ہیں اون کو مطلوب کا دیدار حاصل نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ پندار کے حجاب
میں رہتے ہیں -

اس تصویر کا اب دوسری طرح بیان کیا جاتا ہے سب سے اندر کا دائرہ جو زمین کے
مشابہ ہے اوس کے وسط میں ذراسی سفیدی نظر آتی ہے یعنی کاغذ کا سفید رنگ ذرہ سے
بھی چھوٹا نمودار ہے اور اوس کی یکتائی صفحہ کاغذ سے واقعی ہے اور وہ ایک نقطہ چیتن بندو یا
اَنش ہے اِس نقطہ کی بساط سے جب ایک خط کھنچا تب کال یا زمانہ کی پیدائش ہوئی ہے اور
اوس کے دوسرے خط کے ساتھ مثلث ہو جانے پر عرض وطول دونوں ظاہر ہوئے کال کے تین
عدد ہیں اور دیش کے چار سمت ۳ اور ۴ کو باہم ضرب دینے سے بارہ خطوط نے دیش اور کال
کو باہم کر دیا اور اون سے یہ صورت تصویر کی جو دکھتی ہے خود بخود پیدا ہو گئی اور دستو
کہلائی - بارہ بروج اِسی تقسیم کا نتیجہ ہے یہ بارہ خطوط مثل تانے کے ہیں اور سات دائرہ خاک

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آب آتش ہوا خلا من اور بدّھی مختلف رنگوں میں دکھائی ہوئی ہیں بانے کی مانند ہیں انکے باف سے جو شئے تیار ہوئی اوس میں ۱۲ اور ۷ کی ضرب سے ۸۴ گھر بنتے ہیں جسے عام طور پر چوراسی کا چکر کہتے ہیں اور ان پر پانچ مادّی دائروں کے صفر لگانے سے چوراسی لاکھ کا عدد ثابت ہوتا ہے اور وہ عقل یعنی بدّھی تک محدود ہے۔ انجھو یعنی علم اشراق کا حاصل ہونا چوراسی سے نکلنا کہلاتا ہے اور پندار کے رفع ہونے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ جب تک چیتن کی توجہ یعنی نظر نیچے کے طبقوں کے جانب رہتی ہے تب تک چوراسی کی گرفتاری کہلاتی ہے جب چیتن کی درشٹی یعنی نظر یتن کے ذریعہ سے پلٹ کر اوپر کی جانب ہو جاتی ہے تب چوراسی سے خلاصی ہوتی ہے اور رستگاری کا مقام حاصل ہوتا ہے اور موت کا خیال صفحۂ دل سے مٹ جاتا ہے۔ ہر سطر میں بارہ خانوں کے سات سات گھر جو بنے ہوئے ہیں اون کا مختصر بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔ اوّل خانہ میں نشید کے اعداد درج ہیں دوسرے خانہ میں بھگوت گیتا کی ساتویں ادھیا کے الفاظ ہیں جن کی بنیاد پر یہ تصویر تیار ہوئی ہے بھومی یعنی خاک[1] - آپہ یعنی آب[2] - انل یعنی آتش[3] - وایو یعنی ہوا[4] - کھم یعنی خلا[5] - من[6] - بدّھی[7] - اہنکار[8] اور قوت حیات[9] - اولین آٹھ قوتیں باعث ایجاد عالم اور نویں قوت ان کا آدھار ہے۔

تیسرے خانہ میں چھ فلسفہ اور ساتواں علم اپنے اپنے منصب کے بموجب دکھائے گئے ہیں

چوتھے خانہ میں وہ برہم آکرتیاں جن کا بیان تصویر نمبر ۱۱ میں ہو چکا ہے ظاہر کی گئی ہیں۔

پانچویں خانہ میں قدیم سات رشیوں کے نام جن سے نظام و قوانین عالم کی ایجاد ہوئی ہے لکھے گئے ہیں۔

چھٹے خانہ میں وہ ہفت طبقات نیچے کے جو اوس کے مقابل کے سات طبقات بالا کا عکس ہیں بیان کیے گئے ہیں۔

ساتویں خانہ میں اعداد نزول کی کیفیت مندرج ہیں۔

آٹھویں خانہ میں وہ سات مادّہ جسم کے جنہیں باستعارہ سات سمندر بھی کہا ہے اپنے اپنے موقعات

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پر آشکارا کیے گئے ہیں۔

نویں خانہ میں ساتویں لوک جن کی حسب منشاد اتھرون وید کے اپنشدوں نے تشریح کی ہے جتلائے گئے ہیں۔

دسویں خانہ میں سام وید کی مطابقت سے سات نادیا سات سُر ظاہر کیے گئے ہیں۔

گیارہویں خانہ میں رگ وید کی منشاء کے موافق سات دیوتا یعنی منتظمان عالم کے مقامات درج ہیں۔

بارہویں خانہ میں یجر وید کے احکام کے موافق سات لوک جن کا علمی طریقہ گایستری اور ترکال سندھیا قرار دیا گیا ہے آشکارا کئے گئے ہیں۔

اِس ادھیا کے نمبرہ میں ہزاروں انواع کے عجیب اور مختلف رنگ اور صورت والے اشیاؤں کا بیان اور ۶ منتر میں آدیتوں وسووں۔ رودروں۔ اشونی کمار اور مرُوتوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ اِس تصویر کو چشم معرفت سے دیکھنے پر ثابت ہوگا کہ جو کچھ ارجن کو دکھایا گیا وہ سب اِس میں موجود ہے۔ آدیتوں کا بیان پرجاپتی کی تصویر نمبر۶ میں ہو چکا ہے۔ اشٹ وسو اس تصویر کے خانہ نمبر۲ میں مفصل درج ہوتے ہیں۔ رودر کی پنج مُکھی صورت تصویر نمبر۱۱ میں دیکھ لو اور رودہ تصویریں اِس تصویر کے جزو ہیں۔ اشونوں کے جوڑے کا بیان تصویر نمبر۹ میں ظاہر کر دیا گیا ہے اِس تصویر کا سمجھنا شوق اور کوشش پر منحصر ہے ایک بار پڑھ لینے سے وہ ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتی مگر اسے بار بار دیکھنے اور غور کرنے سے ہر بار نیا لطف حاصل ہوگا اور جب اِس کا نقشہ دِل پر جم جائیگا تب ناظرین و شائقین اپنے دِل میں آپ انصاف کر سکیں گے۔

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ॥
ममदेहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥७॥

ظہور عالم

(۷) اے ارجن تو آج تمام عالم کو مع اوس کے متحرک اور ساکن موجودات کے اور جو کچھ دیکھنا چاہتا ہے میرے اِس جسم میں موجود دیکھ۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شری کرشن جی کے جسم کو تو ارجن اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا اوس میں کل عالم کیونکر نظر آ سکتا تھا حاصل کلام یہ ہے کہ جس وقت انسان طریقہ فنا سے اپنے جسم کو نور مجسم یقین کرتا ہے اوس وقت تمام عالم اوسے اپنا ہی جلوہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ جب ارجن نے کرشن جی کی قدرت کی تصویر کو اپنے دل میں باندھ لیا تو جو کیفیت عالم کی تھی وہ سب اوس کو اپنے اندر نظر آنے لگی۔

न तु मां शक्यसे द्रष्टु मनेनैव स्वचक्षुषा ॥
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥८॥

اس مشاہدہ کے لئے چشم ظاہری نہیں بلکہ انبھو یعنی علم اشراق درکار ہے

(۸) تو مجھے اپنی ان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اس لئے میں تجھے عجیب و غریب آنکھ دیتا ہوں کہ تو اوس سے میری قدرت کے جلال کو دیکھے۔

یہ منتر دلچسپ غور طلب اور پر معنی ہے اور اوس کا مطلب ذیل میں بیان کیا جاتا ہے عالم بطون کی سیر چشم ظاہری سے ہرگز نہیں ہو سکتی اوس کے دیکھنے کے لئے گیان نیتر یعنی چشم معرفت کا حاصل کرنا ضروری ہے اوسی کو عارفوں نے انبھو اور اشراق کہا ہے اور شغل کی مزاولت کے بعد اوس کا انسان کے بطون میں آشکارا ہونا بیان کیا ہے۔

संजय उवाच
एवमुक्त्वा ततो राजन्महा योगेश्वरो हरिः ॥
दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥९॥

سنجے نے کہا

قدرت کاملہ کا مشاہدہ

(۹) اے راجہ (دہرت راشٹر) یہ کہکر قادر مطلق کرشن نے ارجن کو اپنی قدرت کا اعلیٰ جلوہ دکھایا۔

اس موقعہ پر کرشن جی نے ارجن کو اوس کے قلب میں عالم علوی کی سیر کرائی اور اوسکی تصریح ذیل میں ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अनेक वक्त्र नयन मनेकाद्भुत दर्शनम् ॥
अनेक दिव्या भरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम् ॥१०॥
दिव्यमाल्याम्बर धरं दिव्य गंधानुल्लेपनम् ॥
सर्वाश्चर्यमयं देव मनंतं विश्वतो मुखम् ॥११॥

عالم ملکوتی کی سیر (۱۰ و ۱۱) جو کہ بے شمار مُنہ اور آنکھیں بے شمار عجیب شکلیں بے شمار نایاب زیور اور بے شمار نادر ہتیار رکھتا تھا اور عجیب مالائیں اور پوشاکیں زیب تن کئے ہوئے اور عمدہ عطر لگائے ہوئے تھا اور نہایت حیرت انگیز اور روشن تھا۔ جسکی کہیں انتہا نہ تھی اور جس کا ہر طرف رخ تھا۔

جو جلال کی کیفیت شاغلوں کے قلب پر ظاہر ہوا کرتی ہے اور اُسوقت ارجن کے دل پر طاری ہوئی تھی اوس کا اس منتر میں بیان کیا گیا ہے اب تک ارجن اپنے اور دیگر اشخاص کے جسم ہاتھ مُنہ آنکھ وغیرہ کو جُدا جُدا اون سے متعلق خیال کرتا تھا لیکن انانیت کے ترک کرنے کے بعد اوسے کامل یقین ہو گیا کہ ذات واحد تمام اجسام میں محیط ہو کر دیکھنا سننا وغیرہ حواس خمسہ کے فعلوں کی ناظر ہے اور وہی ہر سمت میں جلوہ گر ہے۔

दिवि सूर्य सहस्रस्य भवेद्युग पदुत्थिता ॥
यदिभाः सादृशी सास्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥१२॥

جلال کا جلوہ (۱۲) اگر آسمان میں یکبارگی ہزار سورجوں کی روشنی ہو تو وہ اُس ذات بزرگ کے جلال کے برابر نہو سکے گی۔

درحقیقت ذات بحت کے جلال کے سامنے ہزار سورجوں کی روشنی بھی ہیچ ہے۔

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्त मनेकधा ॥
अपश्यद्देव देवस्य शरीरे पांडवस्तदा ॥१३॥

عین الیقین کی کیفیت (۱۳) اوس وقت ارجن نے تمام عالم کو معہ اوس کی نیرنگیوں کے اوس

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذات مقدس کے جسم میں موجود پایا۔

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनंजयः॥
प्रणम्य शिरसा देवं कृतांजलिरभाषत॥१४॥

حیرت کا مقام

(۱۴) تب حیرت کے مارے ارجن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور وہ سر جھکا کر دست بستہ کرشن بھگوان سے کہنے لگا۔

अर्जुन उवाच

पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूतविशेषसंघान्॥
ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थमृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान्॥१५

برہما کا مقام یعنی عالم جبروت کی سیر

(۱۵) ارجن نے کہا اے کرشن میں آپ کے جسم میں تمام دیوتاؤں کو۔ ہر قسم کی موجودات کو۔ خداوند کائنات برہما جی کو جو کنول پر نشست رکھتے ہیں اور سب رشیوں کو اور عجیب عجیب سانپوں کو دیکھتا ہوں۔

अनेकबाहूदरवक्त्रनेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोऽनंतरूपम्॥
नांतं न मध्यं न पुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्वरूप१६

کثرت اور وحدت کا یکجا ہونا۔

(۱۶) اے عالم کے صاحب میں آپ کو بے شمار بازو۔ شکم۔ دہن۔ اور آنکھیں رکھنے والا محیط کل پاتا ہوں اور مجھے آپ کی بنہایت ظہور کا آغاز وسط اور انجام نظر نہیں آتا۔

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्तिमंतम्॥
पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समंताद्दीप्तानलार्कद्युतिमप्रमेयम्॥१७

وشنو کا مقام یعنی عالم لاہوت کی سیر

(۱۷) میں دیکھتا ہوں کہ آپ تاج پہنے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں گدا اور چکر لئے ہوئے ہیں اور بے حد جلال رکھتے ہیں اور ہر سمت کو روشن کرتے ہیں آپ پر آنکھ بالکل نہیں ٹھیرتی کہ آپ کی روشنی شعلہ زن آفتاب کے مانند ہے اور بے انتہا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ستوگن تاج۔ رجوگن گدا اور تموگن چکر ہے۔ اِن تین لوازمات شاہانہ سے ذات لاتناہی کل عالم کا انتظام کرتی ہے اور اپنا تماشہ آپ دیکھتی ہے۔

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यं त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ॥
त्वमव्ययः शाश्वत धर्मगोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो मे ॥१८॥

لاانتہائی کیفیت

(۱۸) میرے عقیدے میں آپ کی ذات لازوال اعلیٰ اور جاننے کے لائق ہے اور اس عالم کا اصلی مخزن ہے وہ لافانی اور قدیم آئین راستی کی حامی ہے اور بے زوال ہے

अनादिमध्यांतमनंतवीर्यमनंतबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् ॥
पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रं स्वतेजसा विश्वमिदं तपंतम् ॥१९॥

صفت جلال

(۱۹) میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا آغاز وسط اور انجام نہیں ہے آپکی طاقت بے انتہا ہے آپ کے بازو بے شمار ہیں آنکھیں چاند اور سورج کی سی ہیں اور چہرہ روشن آگ کی مانند ہے اور آپ اپنے جلال سے اِس عالم کو روشن کر رہے ہیں۔

द्यावापृथिव्योरिदमंतरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः ॥
दृष्ट्वाऽद्भुतं रूपमुग्रं तवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥२०॥

صفت محیط اور بسیط ہونے کے

(۲۰) اے ذات بزرگ آپ زمین آسمان خلے اور تمام اطراف میں محیط ہیں آپ کے اِس عجیب اور جلال والی صورت کو دیکھکر تینوں عالم کانپتے ہیں

अमी हि त्वां सुरसंघा विशंति केचिद्भीताः प्रांजलयो गृणंति ॥
स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसंघाः स्तुवंति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः

صفت معبودی

(۲۱) بعض دیوتاؤں کے گروہ آپ کی پناہ میں آتے ہیں بعض خوف کے مارے ہاتھ جوڑکر آپ کی تعریف کرتے ہیں بعض صاحب کمال مہرشی خیر باد کہکر آپ کی بہت توصیف بیان کرتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च
गंधर्वयक्षासुरसिद्धसंघा वीक्षन्ते त्वां विस्मिताश्चैव सर्वे ॥ २२॥

حیرت کا دوسرا مقام

(۲۲) روودر - ادیتہ - وسو - اشونی کمار - مروت اور اوشم پاد غیرہ جتنے دیوتا ہیں اور گندھرب - یکش - راکشش اور سدہون کے جتنے فرقہ ہیں وہ سب آپ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں -

اوّل وہ سات تجلیات کے وجود ہیں جنکا عارفوں نے زمانہ قدیم میں اشراق کی مدد سے مشاہدہ کیا تہا اور آخر چار اسماء فرقہ انسانی ہیں جو اوس زمانے میں مختلف عقاید کے پیرو ہونے کی وجہ سے ان ناموں سے موسوم ہوئے -

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रं महाबाहो बहुबाहूरुपादम् ॥
बहूदरं बहुदंष्ट्राकरालं दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाहम् ॥ २३॥

شیو کا مقام یعنی عالم لاہوت کی سیر

(۲۳) اے قوی بازو آپ کے اوس بڑے جسم کو دیکھکر جس میں منہ آنکھہ بازو - پاؤں - شکم - اور خوفناک دانت بکثرت ہیں عالم کانپتا ہے اور میں بہی کانپتا ہوں -

नभःस्पृशं दीप्तमनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्तविशालनेत्रम् ॥
दृष्ट्वा हि त्वां प्रव्यथितान्तरात्मा धृतिं न विन्दामि शमं च विष्णो ॥ २४

ہیبت کا جلوہ

(۲۴) اے کرشن آپ کے اوس دراز چہرہ کو جو آسمان سے باتیں کرتا ہے اور روشن ہے اور بے شمار رنگ رکھتا ہے اور جس میں بڑی بڑی آنکھیں چمکتی ہیں دیکھکر میرا دل گہبراتا ہے اور مجھے قرار و تسکین نہیں ہے

दंष्ट्राकरालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानलसन्निभानि ॥
दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ २५

ایضاً

(۲۵) خوفناک دانتوں والے اور آتش اجل کے مانند روشن دہنوں کو دیکھکر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مجھے راہ عافیت نظر نہیں آتی اور میرا قرار ہاتھ سے جاتا رہا ہے اے دیوتاؤں
کے مالک اور عالم کے پشت و پناہ آپ مجھپر کرم کیجئے۔

अमीचत्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसंघैः ॥
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथाऽसौ सहाऽस्मदीयैरपि योधमुख्यैः ॥२६
वक्त्राणिते त्वरमाणा विशंति दंष्ट्राकरालानि भयानकानि ॥
केचिद्विलग्ना दशनांतरेषु संदृश्यंते चूर्णितैरुत्तमांगैः ॥२७॥

صفت تمہاری (۲۶ و ۲۷) یہ سب دھرت راشٹر کے بیٹے اور اون کے مددگار راجاؤں
کے گروہ بھیشم پتامہ - درونا چارج - رتھ وان کا بیٹا (کرن) اور نیز ہماری فوج کے دلاور
آپ کے تیز دانتوں والے مہیب دہنوں میں نہایت تیزی کے ساتھ گھسے چلے جاتے ہیں
اور انمیں سے کچھ پسے ہوتے سروں کے بل دانتوں کے دروازوں میں لٹکے نظر آتے ہیں۔

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवंति ॥
तथा तवामी नरलोकवीरा विशंति वक्त्राण्यभितो ज्वलंति ॥२८

تشبیہ (۲۸) جیسے دریاؤں کی بیشمار لہریں سمندر میں جاکر گرتی ہیں ویسے ہی یہہ
مردان دلاور آپ کے شعلہ زن دہنوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतंगा विशंति नाशाय समृद्धवेगाः ॥
तथैव नाशाय विशंति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः ॥२९

ایضاً جیسے پروانے جلنے کے لئے بے اختیار ہوکر شعلہ پر گرتے ہیں ویسے ہی یہہ
سب لوگ جذبہ میں آکر مرنے کے لئے آپ کے دہنوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

लेलिह्यसे ग्रसमानः समंताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः ॥
तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपंति विष्णो ॥३०॥

تمام مخلوق کا یکجا مشاہدہ (۳۰) اے عالم کے صاحب آپ اپنے روشن دہنوں سے سب لوگونکو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کھاکر خوب مزا لیتے ہیں اور آپ کی زبردست جلالی قوتیں سارے عالم کو روشن کرتی ہیں اور حرارت پہونچاتی ہیں۔

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद।
विज्ञातुमिच्छामि भवंतमाद्यं नहि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम्॥३१

حیرت کا تیسرا مقام اور سوال کہ آپ کون ہیں

(۳۱) مجھے بتائیے کہ آپ بصورت جلال کون ہیں میرا آپ کو نمسکار ہے اے دیوتاؤں کے سرتاج آپ مجھ پر مہربان ہو جیئے میں آپکی اصلیت جاننے کی تمنا رکھتا ہوں اور آپ کے ظہور کو نہیں سمجھ سکتا۔

اوپر کے منتروں میں تت پد یعنی کلیّت کا مشاہدہ ارجن کو ہوا تھا اور اب وہ توم پد یعنی انانیت کے پردہ میں معرفت کا طالب ہوتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यंति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः॥३२

شری بھگوان نے جواب دیا

اکال روپ شیو ہوں یعنی عالم ہاہوت کا صاحب ہوں

(۳۲) میں عالم کو معدوم کرنیوالی فنائے کبرا ہوں اور اس موقع پر عالم کو معدوم کرنے میں مصروف ہوں جو تو نہیں لڑے گا پھر بھی جتنے جوانمرد ہر دو لشکر میں موجود ہیں وہ سب معدوم ہو جائیں گے۔

جسم انسانی کے واسطے پیدایش اور فنا لازمی ہیں لہذا اون کے فنا ہونے کا فکر نہ کرکے امرحق کے لئے جنگ کرنا انسان کا فرض ہے۔

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुंक्ष्व राज्यं समृद्ध-
म्॥ मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन् ३३

عالم ناسوتی یعنی اسباب فانی کا فکر نکر کے جنگ کر۔

(۳۳) پس اے تیرانداز تو کھڑا ہو اور نیکنامی حاصل کر دشمنوں پر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

فتح پاکر سلطنت عظیم سے حظ اوٹھا اِن کو تو میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے تو برائے نام ایک ذریعہ بنجا

द्रोणंचभीष्मंचजयद्रथंच कर्णं तथाऽन्यानपियोधवीरान्॥
मया हतास्त्वं जहिमा व्यथिष्ठायुध्यस्वजेतासिरणेसपत्नान् ३४

(۳۴) تو درونا چارج - بھیشم پتامہ - جیدرتھ - کرن اور دیگر جوانمردونکو جنھیں میں نے پہلے ہی مار رکھا ہے ہلاک کر - تامل نکر اور جنگ کر تو لڑائی میں دشمنوں پر فتح پاویگا

فتح ہوگی -

संजयउवाच। एतच्छ्रुत्वा वचनंकेशवस्य कृतांजलिर्वेपमानः
किरीटी॥ नमस्कृत्वाभूयएवाह कृष्णंसगद्गदंभीतभीतः प्रणम्य ३५

سنجے نے بیان کیا

(۳۵) کرشن جی کے اِس کلام کو سُنکر ارجن نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور سر جھکا کر کانپتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے لکنت کے ساتھ اُن سے دوبارہ یہ کہا

تب ارجن نے خوف اور عاجزی کے ساتھ عرض کیا

अर्जुनउवाच। स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्याजगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते
च॥ रक्षांसिभीतानिदिशोद्रवंतिसर्वेनमस्यंतिचसिद्धसंघाः॥ ३६

کلام ارجن

(۳۶) اے کرشن مہاراج یہ بجا ہے کہ ایک عالم آپ کی توصیف بیان کرکے خوشی اور دلبستگی حاصل کرتا ہے اور بدافعال آپ کے خوف کے مارے ہرطرف بھاگتے ہیں اور کاملوں کی جماعتیں آپ کو سجدہ کرتی ہیں -

سب لوگ آپ کی عظمت مانتے ہیں

कस्माच्च तेन नमेरन् महात्मन् गरीयसेब्रह्मणोऽप्यादिकर्त्रे॥
अनंत देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत्॥ ३७॥

(۳۷) اے بزرگ منش وہ لوگ آپ کی اوس ذات واجب التعظیم کو جو عالم کی صانع کی بھی علت غائی ہے سجدہ کیوں نہ کریں - اے بے شمار

آپ لافانی اور حق و باطل سے برتر ہیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دیوتاؤں کے حاکم اور عالم کی پناہ آپ لازوال ہیں اور حق و باطل سے برتر ہیں

त्वमादि देवः पुरुषः पुराण स्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम्॥
वेत्तासि वेद्यंच परंच धाम त्वया ततं विश्व मनंत रूप॥३८॥

آپ کی یہ تعریف ہے

(۳۸) اے محیط عالم آپ صفات کا مبدا ہیں اور ذات قدیم ہیں اور اِس عالم کے اصلی مخزن ہیں آپ ناظر منظور اور اعلیٰ مقام ہیں اور عالم میں محیط ہیں۔

वायु र्यमोग्नि र्वरुणः शशांकः पिता महस्त्वं प्रपितामहश्च॥
नमो नमस्तेऽस्तु सहस्त्र कृत्वः पुनश्च भूयोपि नमो नमस्ते॥३९॥

صفات ہفتگانہ کو آپ سے ظہور ہے

(۳۹) وایو - یم - اگنی - ورون - چندرما - پرجاپتی - اور برہمہ گربھ آپ ہیں میں آپ کو ہزار بار بلکہ بے شمار بار نمسکار کرتا ہوں۔

جب اِن ساتوں قوتوں کو اپنے اندر فکر رسا سے دریافت کیا جائے تب اِس منتر کے معنی بخوبی حل ہو سکتے ہیں۔

नमः पुरस्तादथ पृष्ठ तस्ते नमोऽस्तुते सर्वत एव सर्व॥
अनंतवीर्यामित विक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसिसर्वः॥४ ॥

آپ بے انتہا جلال رکھتے ہیں اور محیط کل ہیں میرا آپ کو دل و جان سے نمسکار ہے

(۴۰) اے محیط کل آپ کو رو اور پشت اور سب طرف سے نمسکار ہے آپ بے انتہا قوت اور بے اندازہ جلال رکھتے ہیں - آپ کل ہیں محیط ہیں پس کل ہیں۔

یہ اپروکش گیان یعنی حق الیقین کا مقام ہے جہاں نور حقیقی کا جلوہ بے حجابانہ آشکارا ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن حاضر و غایب ناممکنات کا امکان نظر آتا ہے اور حق و باطل کا عقدہ کھل جاتا ہے۔

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति॥
अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि॥४१॥
यच्चाव हासार्थ मसत्कृतोऽसि विहार शय्यासन भोजनेषु॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

एकोऽथवाप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥४२॥

جو کچھ مجھسے غلطی اور قصور آپکی خدمتمیں ہوا اُسے معاف فرمائیے	(۴۱ و ۴۲) اپنا دوست سمجھکر اور آپکی اس عظمت کو نہ جانکر جو میں نے عالم بے خبری میں یا دوستانہ طور پر آپ کو کرشن۔ یادو۔ دوست کہکر اکثر پکارا ہے اور ازراہ مذاق کھیلتے۔ سوتے۔ بیٹھتے اور کھاتے۔ وقت خلوت اور جلوت میں آپ کی گستاخی کی ہے اے عالی وقار اوسکی معافی میں آپ کی ذات برتر از قیاس سے مانگتا ہوں۔

میں ہوں وہ گنہگار کہ ہنگام تفریح
گلگشت چمن اور وہ کنگاش کی خلوت
تھا ترکِ ادب ایک لوازم میں سے اُسکے
گر شوخی تھی میری تھی جو گستاخی تو میری
کیا حال میرا ہو جو ذرا قہر میں آوے

سو یار سمجھے کہکے کنہیا ہے بولایا
وہ عیش کا جلسہ جو کہ یاروں میں اوڑایا
یاروں کو جو یاری کا سبق تونے پڑھایا
کس لطف سے تونے اونہیں باتونمیں اوڑایا
وہ ذات کہ جس نے ابھی عالم کو جلایا

पितासि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् ॥
नत्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभावः ॥४३॥

آپ عالم کے مخزن اور لاثانی ہیں۔	(۴۳) آپ اِس متحرک اور ساکن موجودات کے باپ اور واجب التعظیم بڑے اوستاد ہیں اے لاثانی قدرت رکھنے والے تینوں عالم میں کوئی آپکے برابر بھی نہیں ہے بڑا تو کون ہوسکتا ہے۔

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् ॥
पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ॥४४॥

میں آپ سے بصد التجا معافی مانگتا ہوں۔	(۴۴) اسلئے میں آپکی ذات باوصاف سے عاجزی اور تعظیم کے ساتھ التجا کرتا ہوں کہ جیسے باپ بیٹے کا۔ دوست دوست کا۔ شوہر بیوی کا قصور معاف کرتا ہے آپ میرا قصور معاف کریں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेनच प्रव्यथितं मनो मे ॥
तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ ४५ ॥

آپکی صورت جلال کو دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہے۔

(۴۵) جو جلال کی صورت میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھی تھی اُسے دیکھکر خوشی تو ہوئی لیکن میرا دل خوف سے دھڑکتا ہے اسے صاحب مجھے وہی صورت دکھایئے اُسے دیوتاؤں کے مالک اور عالم کے جائے پناہ آپ مجھ پر کرم کیجئے۔

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्त मिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ॥
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥ ४६ ॥

آپ میرے قصور جلال کو ہٹا دیجئے

(۴۶) میں آپ کو ویسے ہی تاج پہنے ہوئے گدا اور چکر ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اسے ہزار بازو رکھنے والے محیط عالم۔ وہی چار بازو والی صورت اختیار کیجئے۔

چونکہ ارجن وشنو یعنی صورت جمال کے شغل کا عادی تھا اِسواسطے اوس نے اوسی صورت کے دیکھنے کی استدعا کی۔

श्रीभगवानुवाच। मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्म
योगात्॥ तेजोमयं विश्वमनंतमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम् ४७

شری بھگوان نے فرمایا

جواب میں نے از راہ کرم تجھے اپنی صورت جلال دکھائی

(۴۷) اسے ارجن تجھ پر مہربان ہو کر میں نے تجھکو اپنی قدرت کا وہ اعلیٰ جلوہ دکھایا جو جلال سے بھرا ہوا محیط۔ لاانتہا اور ازلی تھا اور جس کو تیرے سوائے اور کسی نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

پندار ماسوا اور پردہ حجاب ہے جب اِس کا پردہ اوٹھتا ہے جمال ذات نظر آتا ہے۔

صدف نہ رنگ کی ہے یاں نہ کلک صنعت ہی	مگر مصور صورت ہے پردۂ پندار

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تمام حسن جو پردہ کے پیچھے تھا پنہان ظہور حسن میں پردہ رہا بنے کا بنا	نکل پڑا جو ہیں پردہ کی ہٹ گئی دیوار دے یہ لطف کہ عاشق کو ہو گئے دیدار

नवेदयज्ञाऽध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः॥
एवंरूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर॥४८॥

یہ صورت کسی عمل کے کرنے سے نہیں ہو سکتی

(۴۸) اے خاندان کرو کے جوانمرد ویدکی تحصیل کرکے یگ کی رچائیں پڑھ کے اور خیرات نیک اعمال اور سخت ریاضت کرکے بھی تیرے سوا اور کوئی شخص میری اس صورت کو نہیں دیکھ سکتا۔

قومے متحیر اند در راہ یقین می ترسم ازان بانگ برآید روزے	قومے ست دگر بماندہ اندر غم دین کاے بے خبران راہ نہ آن ست و نہ این

मातेव्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमीदृङ्ममेदम्॥
व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे रूपमिदं प्रपश्य॥४९॥

اب بجائے جلال کے تصور کے جمال کا تصور کر

(۴۹) میری اس ہیبت ناک صورت کو دیکھکر نہ گھبرا اور بدحواس نہو خودی دل سے دور کر اور اطمینان کے ساتھ میری اوسی صورت کو دوبارہ دیکھ

کس کی طاقت ہے جو دیکھے روئے اعظم کو عیاں اب تصور کو بدل اور دیکھ تو میری طرف	یہ تیرا حصہ تھا ارجن سب کا تو سردار ہے لے کنہیا پھر وہی تیرا پرانا یار ہے

संजयउवाच। इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः। आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा॥५०॥

سنجے نے کہا

تصور کا بدلنا

(۵۰) اے عالی منزلت (دھرتراشٹر) یہ کہکر کرشن نے ارجن کو اپنا جلوہ دوبارہ دکھایا اور خوش نما صورت اختیار کرکے اوس خوف زدہ کو تسکین دی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अर्जुन उवाच। दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन।।
इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः।।५१।।

ارجن نے کہا

صفت جمالی کا ارجن کے قلب پر ظہور

(۵۱) اے کرشن اب آپ کی اِس خوش نما صورت اِنسانی کو دیکھکر میرے دل کو قرار اور طبیعت کو اطمینان ہوا ہے -

श्रीभगवानुवाच। सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम।।
देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकांक्षिणः।।५२।।

شری بھگوان نے فرمایا

کرشن جی نے کہا جو صورت جلال وجمال تو نے دیکھی ہے اوس کا دیدار تشکل سے نصیب ہوتا ہے -

(۵۲) جس صورت کا دیکھنا دشوار ہے اور جو تو نے دیکھی ہے دیوتا بھی میرے اوس دیدار کی تمنا رکھتے ہیں -

شکر کر ارجن کہ کیا طالع ترا بیدار ہے
تو اوسے دیکھے جسے جلوہ سے ننگ و عار ہے
سب ملائک منتظر مدت سے تھے اِس دید کے
یہ ترا صدقہ ہے اور یہ واجب الاظہار ہے
کیا عبادت کیا ریاضت کیا سخا سب ہیچ ہیں
ایسے جلوہ میں فقط اِک لطفِ حق درکار ہے

منتر نمبر ۴۹ کے معنی سمجھنے سے واضح ہوگا کہ جو دوسری صورت کرشن دیو نے ارجن کو دکھائی وہ کوئی اور صورت نہ تھی یعنی جب ارجن صورت جلالی یا جذب کی دیکھکر گھبرایا تب کرشن جی نے اپنی جمالی یا سلوک کی کیفیت دکھادی تصویر نمبر ۱۳ اور تصویر نمبر ۷ میں کوئی تفاوت نہیں ہے وہ تنزیہی اور یہ تشبیہی ہے اور یہ دونوں عکس اور معکوس ہو کر جیسا کہ تصویر نمبر ۷ میں اوپر بیان ہوچکا ہے واقع ہوئی ہیں اس تصویر نمبر ۱۳ کی بنیاد پر مورتی دھیان کا طریقہ شروع ہوا ہے جو نہایت ضروری ہے یعنی متشکل صورت کا خیال دل میں بندھ سکتا ہے غیر متشکل کا تصور قایم ہونا نہایت متشکل اور دشوار ہے آسانی کے خیال سے یہ طریقہ پسند کیا گیا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے اِس تصویر کو سرگنُ اور نمبر ۷ کی تصویر کو نرگن روپ سمجھہ لینا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

چاہیئے اور انمیں صرف تفاوت تفہیمی ہے اور واقعی نہیں ہے یہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اور جیسے کسی بیج میں اوسکے درخت کی شکل معہ پھل پھول۔ پتہ کے موجود ہوتی ہے جو آنکھ سے نظر نہیں آتی اسی طرح ہر ذی روح کے ہردے یعنی قلب میں روح اعظم آشکارا ہوتی ہے مگر آنکھ سے نہیں دکھ سکتی حق الیقین سے نظر آجاتی ہے۔ اب اس تصویر کے اعداد کی مطابقت کرنے سے یہ عقدہ کھل جائیگا کہ جو کچھ تصویر نمبر ۱۳ میں آشکارا ہوا ہے دیدوں نے اوسی کی حمد وثنا گائی ہے سر مو تفاوت نہیں ہے۔

اس وشنو کی تصویر میں جو حلقہ سفیدی کا ہے وہ صفحہ بسیط اور ایک کا عدد ہے گلابی رنگ چیتن شکتی یعنی مادہ حیات کا اشارہ ۲ کے عدد پر ہے شیش ناگ کال کو یا ۳ کے عدد کو بتاتا ہے اور لکشمی زرد رنگ والی ۴ کا عدد اور بدھی کا آکار ہے۔ ان چاروں قوتوں کے مجموعہ سے نابھی یعنی ناف کے مقام پر مجموعہ انفاس یعنی پرانوں کا ہے جسے سمان وایو کہتے ہیں وہاں قدرتی طور پر اندر کی جانب باہر سے نفس کو کشش ہوتی ہے جس کی بدولت پران ظہور پاتا ہے اور اوسے مثل ڈنڈی کنول کے سمجھنا چاہیئے اس پران کی ڈنڈی میں برہما یعنی بدھی کا کنول چار برگہ محسوس ہوتا ہے جس میں اہنکار، چیتن، بدھی اور من کی چار علمی قوتیں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ عکس اون پہلی چار شکتیوں کے ہیں جن کا بیان اوپر آچکا ہے۔ پران جب گلے کے مقام سے اوپر جاتا ہے تب وہ اودان کہلاتا ہے مگر اس سے پیشتر وہ دیان سے جو سارے جسم میں سما رہی ہے ملکر ایک مادہ پنچ مکھی مورتی جسے رودر کہتے ہیں اور جو مجموعہ پنج عناصر کا ہے ظاہر کر دیتا ہے اس کے بعد اپان شکتی جو سرخ رنگ والی آتش کا مادہ ہے اندر گئی ہوئی سانس کو جسم سے باہر کر دیتی ہے اور ایسا چکر ہر ذی حیات میں برابر چلتا رہتا ہے اور اس کا نام زندگی ہے یہ پانچ اور چار کے عدد ملکر مساوی نو کے ہوتے ہیں اور اولین چار کا ایک مجموعہ علم خالص کے دسویں عدد سے مشابہت کلی رکھتا ہے اس تصویر میں جو ناف سے باہر کی جانب نقوش دکھائے ہیں یہ صرف سمجھانے کی غرض سے ہیں واقعی یہ سب فعل جسم کے اندر ہو رہے ہیں انسان کا دماغ کنول کا پھول ہے نرخرہ اوس پھول کی ڈنڈی ہے اور اس میں سارے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عجائبات محسوس ہوتے ہیں۔
برہماجی کے سر پر جو تاج سات رنگ کا دکھایا گیا ہے وہ ساتوں دیاہرتیاں یعنی طبقات ہیں اور رودر کے سر پر جو آٹھ رنگ کا تاج ہے وہ پنچ مہا بھوت من بدّھی اور اہنکار کا مجموعہ ہے یہاں پر ستوگنی وشنو کا رجوگنی برہما کا اور تموگنی شیو کا روپ ہے یہ تینوں گُن باہم ملکر تماشہ دکھا رہے ہیں جو دیدہ حق بین سے واشگاف ہوتا ہے سام وید میں جو طریقت عشق کی ظاہر کی گئی ہے وہ بلا صورت پرستی کے بن نہیں سکتی اور بھگتی کے لفظ سے مشہور ہے سب سے عمدہ اور آسان یہی طریقت مانی گئی ہے ماسوا پر نظر ٹھیرانا عشق مجازی کہلاتا ہے اور ذات پر توجہ کرنا عشق حقیقی ہے اور کرشن بھگوان کا ساری گیتا میں یہی فرمان ہوا ہے کہ اپنی انانیت و پندار کو دور کرکے بجائے اُسکے انسان ذات پاک کے مشاہدہ کی مزاولت کرے اور اُسکے حضور سے غائب نہو اسی وجہ سے پرتما پوجن اور گرو کا دہیان جو بالمعنی ایک ہیں طالب کے واسطے لازمی ہے مذہب صوفیہ اہل اسلام نے اِس طریقت کو مان رکھا ہے گو وہ کسی وہ الفاظ میں بیان کیجاوے مگر معنی میں فرق نہیں ہے خداشناسی کی اول منزل بت پرستی ہے کہ بلا اِسکے خداشناسی نہیں ہوتی۔

درونِ ہر بُتے جانیست پنہاں		بزیر کفر ایمانیست پنہاں	

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ॥
शक्य एवं विधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥५३॥

اُس دیدار کا حاصل ہونا کس عمل کی ذریعہ سے ممکن ہوتا ہے	(۵۳) جیسا تونے مجھے دیکھا ہے ویسا میں وید کے پڑھنے ریاضت کرنے خیرات دینے اور یگ کرنے سے نہیں دیکھا جا سکتا

وید پڑھنا جگ کا کرنا خیر اور خیرات سب سب سے یکسو ہوکے جو مجھسے لڑاتا ہے نظر		ایسے جلوہ میں ہر ایک لاچار ہے بیکار ہے میں ہی اوس کو دیکھتا ہوں یہ میرا اسرار ہے

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवं विधोऽर्जुन ॥
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥५४॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

البتہ عشق حقیقی کے وسیلہ سے علم اور دیدار اور وصال حاصل ہوتا ہے۔	(۵۴) اے ارجن فاتح دشمنان عشق حقیقی کے وسیلہ سے میرا علم اور دیدار کماحقہ حاصل ہوتا ہے اور وصال نصیب ہوتا ہے۔

دایم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ حال	می دارد نہفتہ چشم دِل جانب یار

मत्कर्म कृन्मत्परमो मद्भक्तः संग वर्जितः।।
निर्वैरः सर्व भूतेषु यः समामेति पाण्डवः।।५५।।

مجکو اپنی ہستی تسلیم کرنا عشق حقیقی ہے اور ذریعہ وصال ہے	(۵۵) اے ارجن جو شخص اپنے فعلوں کو مجھے تفویض کرکے ادا نہیں کرتا ہے میرا طالب ہوتا ہے میرا عشق حقیقی رکھتا ہے اور کلُ مخلوقات سے بے تعصب رہتا ہے وہ مجھ میں وصل ہوجاتا ہے۔

مضمون ادھیاے یازدہم منظومہ پنڈت پران کشن صاحب ہاکچر ساکن گوالیار

جو کرے سو میری خاطر جو دھرے میرے لئے	سادگی میں میرا عاشق کیا غضب ہوشیار ہے
ہو محبت اوس کو اون سے جن کو میں پیدا کروں	بے طمع ہو بے غرض ہو جب وہ میرا یار ہے
مجھ سے چاہے مجکو اور میری پرستش میں رہے	دوسری صورت سے جب دیکھو جبھی بیزار ہے
جو بتانا تھا بتایا دیکھ کیا باقی رہا	ایک نکتہ ہے جو تیرے حق میں اب درکار ہے
ترک کر سب ملتیں لے مجھ اکیلے کی پناہ	یہ میرا ذمہ ہے ارجن تیرا بیڑا پار ہے

इतिश्रीमद्भगवद्गीता सूप निषत्सु ब्रह्म विद्यायांयोग
शास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे विश्वरूप दर्शन योगो
नाम एकादशोऽध्यायः।।११।।

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے
بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی وشوروپ درشن یوگ
نام والی گیارہویں ادھیا ختم ہوئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گیارہویں ادہیا کا خلاصہ

دسویں ادہیا تک تو علم الیقین کی منزل بیان کی گئی ہے اِس ادہیا میں عین الیقین اور حق الیقین کی اعلیٰ منازل دکھائی گئی ہیں اور طریقت فنا سے اون تک رسائی کا ہونا ممکن ظاہر کیا گیا ہے اور زہد ریاضت نیک اعمال وغیرہ سے اِن کا حاصل ہونا محال بتایا گیا ہے۔ جس وقت یوگ اور سانکہہ اور ویدانت کے قدیم طریقوں پر بخوبی عمل درآمد کا ہونا دشوار ثابت ہو گیا تھا اوس وقت شری بھگوان نے عامۂ خلایق کی مخلصی کیلئے زمانہ آیندہ کے حسب حال اون شاستروں کے اصول کا انتخاب کرکے فنا کے آسان طریقت کو شروع دیا

فنا کے طریقت میں عشق کے وسیلہ سے انانیت ترک کرکے نورِ حقیقی کو اپنی ہستی تسلیم کرنا ہوتا ہے جب وہ تسلیم بالکل عین الیقین ہو جاتی ہے بعد ازاں وہ حق الیقین کا درجہ پاتی ہے اوس وقت طالب کلُ عالم کو اپنا ہی جلوہ دیکھتا ہے اور اِسی کو وشو روپ درشن یعنی جلوۂ جہاں نما عارفوں نے کہا ہے عین الیقین کی حالت میں کثرت وحدت میں سما جاتی ہے اور وحدت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے حق الیقین کی کیفیت میں کثرت میں وحدت ہی موجود نظر آتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بارھویں ادھیا بھگتی یوگ

अर्जुनउवाच

एवं सतत युक्ताये भक्तास्त्वां पर्युपासते॥
येचाप्यक्षर मव्यक्तं तेषां के योग वित्तमाः॥१॥

ارجن نے دریافت کیا

طریقت شغل ذکر تصور اور طریقت فنا

(۱) بعض طالب تو اِسطور پر ہمیشہ آپ کی پرستش میں مشغول رہتے ہیں اور بعض ذات لازوال وبے نشان کی پرستش کرتے ہیں اون میں سے کونسے وصال کا بہتر طریقہ جانتے ہیں۔

لفظ اِسطور کا اشارہ فنا کے طریقہ پر ہے جو گیارہویں ادھیا میں بیان کیا گیا ہے اور لازوال اور بے نشان ذات کی پرستش سے حصول معرفت کا وہ طریقہ مراد ہے جو زمانہ سابق میں جاری تھا اور جس کے لئے کرم یوگ یعنی عملی طریقت ضروری تھی۔ ذات لازوال کو اور کرشن بھگوان کی حقیقت کو جُدا نہ سمجھنا چاہئے یہاں تو صرف طریقت کے اختلاف پر سوال پیدا ہوا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

मय्यावेश्य मनोयेमां नित्ययुक्ता उपासते॥
श्रद्धया परयो पेता स्तेमे युक्त तमा मताः॥२॥

شری بھگوان نے فرمایا

طریقت فنا بہتر ہے

(۲) جو دل کو مجھ میں لگا کر خلوص عقیدت سے ہمیشہ میری پرستش کرتے ہیں وہ واصلوں میں اعلیٰ ہیں۔

جو لوگ فنا کے طریقہ سے طالب ذات ہوتے ہیں وہ اور طریقوں کے پیروان پر سبقت رکھتے ہیں

येत्वक्षर मनिर्देश्य मव्यक्तं पर्युपासते॥
सर्वत्रगम चिन्त्यंच कूटस्थ मचलं ध्रुवम्॥३॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

सन्नियम्येंद्रिय ग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः ।।
ते प्राप्नुवंति मामेव सर्वभूत हिते रताः ।। ४ ।।

شغل فکر اور تصور کے طریقوں سے بھی وصال ہوتا ہے

(۳ و ۴) جو سب کو یکساں سمجھتے ہیں اور سب کی بہتری مدنظر رکھتے ہیں اور تمام حواس کو روک کر بے زوال جیطہ کلام سے باہر۔ بے نشان محیط کل۔ قیاس سے برتر۔ پاک قایم اور قدیم ذات کی پرستش کرتے ہیں وہ بھی مجھی کو پاتے ہیں جو لوگ ضبط حواس اور ریاضت کے وسیلہ سے ذات بے نشان کے متلاشی ہوتے ہیں وہ کرشن بھگوان کی ذات میں جو واقعی بے نشان ہے وصل ہوتے ہیں۔

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।।
अव्यक्ताहि गतिर्दुःखं देहवद्भिरवाप्यते ।। ५ ।।

مندرجہ بالا طریقے مشکل اور دیر طلب ہیں۔

(۵) لیکن اونہیں ذات بے نشان کے تصوّر قایم کرنے کی وجہ سے زیادہ دقت پیش آتی ہے انسان کے لئے ذات بے نشان کا تصوّر مشکل ہے۔

حصول علم ذات کے دو طریقہ ہیں ایک میں اپنی ہستی کو برہم یعنی ذات محیط تصور کرنا ہوتا ہے دوسری میں انانیت کو ترک کرنا پڑتا ہے پہلے طریقہ میں ضبط حواس کے وسیلہ سے ذات بے نشان کا تصوّر قایم کیا جاتا ہے اور وہ سخت مشکل ہے۔ دوسرے طریقہ سے بشرطیکہ طالب تیز فہم ہو بہت جلد کشایش باطنی حاصل ہوتی ہے اور اوس کے لئے لوازمات بیرونی کا ترک بھی لازمی نہیں ہے صرف باطنی ریاض کافی ہے پندار کی موجودگی میں ذات بے نشان کا تصور قایم ہونا ممکن نہیں ہے پندار کے ترک کرنے پر جو کچھ باقی رہتا ہے وہ ذات بے نشان ہے ضبط حواس کے طریقت کے پابندوں کو بھی آخرالامر فنا کی منزل طے کرنی پڑتی ہے (ادھیاے پنجم کا منتر ۶ بغور دیکھو)

येतु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ।।
अनन्येनैव योगेन मांध्यायंत उपासते ।। ६ ।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्यु संसार सागरात्॥
भवामि नचिरात्पार्थ मय्या वेशित चेतसाम्॥७॥

طریقت فنا آسان اور زود رسان ہے

(۶ و ۷) جو میرے طالب اپنے سارے افعال مجھکو تفویض کر کے عشق کامل کے ساتھ مجھے یاد کرتے ہیں اور میری پرستش کرتے ہیں اے ارجن میں انکو بحر عالم فانی سے جلد پار کر دیتا ہوں۔

جو شخص عشق کی کشتی کو ذکر اور فکر کا چپو اور بادبان لگا کر دریائے فنا کے پار لیجاتا ہے وہ عالم جاودانی کی سلطنت پاتا ہے۔

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय॥
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः॥८॥

دھیان یعنی تصور

(۸) دل کو مجھ میں لگا اور عقل کو میری سپردگی میں رکھ اس کے بعد تو بے شک مجھ میں وصل ہوگا۔

روز خود گم شو وصال این است و بس	گم شدن گم کن کمال این است و بس

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम्॥
अभ्यास योगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय॥९॥

ابھیاس یعنی شغل

(۹) جو تو میرا تصور قایم نہیں کر سکتا تو اے ارجن تو شغل کی مزاولت سے میرے حاصل کرنے کی کوشش کر۔

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش	شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

अभ्यासेप्य समर्थोसि मत्कर्म परमो भव॥
मदर्थ मपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि॥१०॥

بچار یعنی فکر

(۱۰) جو تو شغل بھی نہیں کر سکتا تو اپنے فعلوں کو مجھسے منسوب کر اور ان افعال کو مجھسے منسوب کرنے پر بھی تجھے درجۂ کمال حاصل ہوگا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

فکر کن تا وارہی از فکر خود   فکر کن تا فرد گردی از جسد
فکر آن باشد کہ بکشاید رہے   راہ آن باشد کہ پیش آید شہے
شاہ آن باشد کہ از خود شہ شود   نے بہ مخزن ہا و لشکر ہا شود

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ।।
सर्व कर्म फलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ।।११।।

تیاگ یعنی فنا

(۱۱) جو یہ بھی نہیں کر سکتا ہے تو بہار میرے وصال کا طالب ہو کر اور اپنے دِل پر قادر ہو کر افعال کے نتیجہ سے کلیتاً نظر اوٹھا۔

انسان لفظ است معنیش را دریاب   دریاب ز لفظ معنی و روئے متاب
رو لفظ فنا ساز بہ معنی دِل بند   در بحر وجود محو شو ہمچو حباب

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।।
ध्यानात्कर्म फलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ।।१२।।

طریقہ فنا اعلیٰ ہے

(۱۲) شغل سے فکر اعلیٰ ہے فکر سے تصوّر۔ تصوّر سے ترک نتیجہ فعل اور ترک نتیجہ فعل سے محویت۔

طالب کے لئے ابھیاس یعنی شغل سے بچار یعنی فکر جس کو سیر القلب بھی کہتے ہیں اعلیٰ ہے بچار پر آتم دھیان یعنی ذات بحت کا تصور فضیلت رکھتا ہے آتم دھیان سے تیاگ جس کو طریقہ فنا کہتے ہیں عمدہ ہے اور فنا کے بعد بقا ہے شغل کا تعلق دِل حواس اور نفس سے ہے فکر کا عقل سے تصور قوت متخیلہ کا فعل ہے فنا ترک انانیت کو کہتے ہیں ان چاروں مختلف طریقوں کی تشریح مندرجہ بالا چار منتروں میں درج ہو چکی ہے اور اون سب کی آخری منزل محویت ہے۔

پیش نظر و فکر دل و ذکر زبانش   یار است ہمیں یار ہمیں یار دگر ہیچ

अद्वेष्टा सर्व भूतानां मैत्रः करुण एव च ।।
निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ।।१३।।

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढ़ निश्चयः॥

मय्यर्पित मनो बुद्धि र्योमद्भक्तः समेप्रियः॥१४॥

شاغل (۱۳ و ۱۴) جو میرا طالب دنیا میں کسی سے حسد اور دشمنی نہیں رکھتا ہے اور رحمدل حلیم اور بے پندار ہے تکلیف و راحت کو مساوی سمجھتا ہے تحمل اور صبر رکھتا ہے اور شغل کرتا ہوا اس پر قادر اور یقین کا پکا ہے اور اپنے دل اور عقل کو مجھ میں لگائے رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

यस्मान्नो द्विजते लोको लोकान्नो द्विजते चयः॥

हर्षामर्ष भयोद्वेगै र्मुक्तोयः सचमे प्रियः॥१५॥

ایضاً (۱۵) جس سے اہل دنیا کو آزار نہیں پہونچتا ہے اور جس کو اہل دنیا آزار نہیں پہونچا سکتے ہیں اور جو خوشی اور رنج خوف اور غصہ سے آزاد رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः॥

सर्वारंभ परित्यागी योमद्भक्तः समे प्रियः॥१६॥

طریقہ فکر کا طالب (۱۶) جو میرا طالب بے خواہش۔ پاکباز اور ہوشیار ہے۔ آزاد ہے اور مکروہات سے بری رہتا ہے اور اپنے سب فعلوں کے نتیجہ پر نظر نہیں رکھتا وہ مجھے عزیز ہے۔

योन हृष्यति नद्वेष्टि नशोचति नकांक्षति॥

शुभाशुभ परित्यागी भक्तिमान्यः समेप्रियः॥१७॥

ایضاً (۱۷) جو طالب شوق و نفرت بیم و امید نہیں رکھتا ہے اور نیکی اور بدی کو ترک کر دیتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

समः शत्रौच मित्रेच तथा मानापमानयोः॥

शीतोष्ण सुखदुःखेषु समः संग विवर्जितः॥१८॥

तुल्यनिंदास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित्॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥

طریقہ تصور کا طالب

(۱۸ و ۱۹) جو طالب دوستی اور دشمنی تعظیم اور اہانت میں یکساں رہتا ہے اور سردی و گرمی شادی و غم سے مساوی بے تعلق ہے مدح و مذمت کو برابر خیال کرتا ہے اور سکون رکھتا ہے اور جو کچھ پیش آجائے اوسی میں خوش رہتا ہے اور کاروبار خانہ داری کے ساتھ دلی تعلق نہیں رکھتا ہوا مستقل مزاج رہتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ॥

श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥२०॥

طریقہ فنا کا طالب

(۲۰) جو میرے طالبان صادق خلوص عقیدت سے اس کلام کو جس میں علم الوہیت کا آب حیات بھرا ہوا ہے حرز جان بناتے ہیں وہ مجھے نہایت عزیز ہیں۔

عشق بشگافد فلک را صد شگاف	عشق لرزاند زمین را از گزاف
عاشقان اندر عدم خیمہ زدند	چون عدم یک رنگ نقش واحد اند
عشق قہار است و من مقہور عشق	چون شکر شیرین شدم از شور عشق

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे भक्तियोगो नाम द्वादशोऽध्यायः ॥१२॥

شری بھگوت گیتا کی مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ

میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی بھکتی یوگ

نام والی بارہویں ادہیا

ختم ہوئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

بارھویں ادھیا کا خلاصہ

بارھویں ادھیا میں شغل فکر اور تصور کے طریقوں کا جو قدیم زمانے میں جاری تھے عشق و فنا کے طریقے سے جس کو کرشن بھگوان نے فروغ دیا فرق دکھایا گیا ہے۔ اون طریقوں سے مطلوب کا پانا مشکل اور دیر طلب ہے طریقۂ فنا اہل دانش کے لئے آسان ہے اور اوس میں کامیابی بھی جلد حاصل ہوتی ہے منجملہ اون تین طریقوں کے شغل پر فکر کو اور فکر پر تصور کو فضیلت ہے اور فنا کا طریقہ اون سب سے اعلیٰ ہے شغل میں حواس اور دل کو ضبط کرنا ہوتا ہے فکر میں عقل کے ذریعہ سے حق و باطل کا تمیز کرنا پڑتا ہے تصور میں خیال کو یکسو کر کے جان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

طریقۂ فنا کے عامل پندار ہستی کو ترک کر کے ذات مطلق میں محو ہو جاتے ہیں۔ طالب کو ہر ایک طریقہ سے درجہ بدرجہ کشایش باطنی اور ذات پاک کی قربت حاصل ہوتی ہے لیکن محویت کے مقام پر پہونچنے کے لئے فنا کی شاہراہ طے کرنی لازمی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تیرہوین ادہیا کشیتر کشیتر گیہ یوگ

अर्जुन उवाच

प्रकृतिं पुरुषं चैव क्षेत्रं क्षेत्रज्ञमेव च ॥
एतद्वेदितुमिच्छामि ज्ञानं ज्ञेयं च केशव ॥१॥

ارجن نے سوال کیا

(۱) اے کرشن آپ مجھے صفات - ذات - جسم - جان - علم اور علیم کے معنی سمجھائے

ذات اور صفات کی تین تین ظہوروں کو ان مختلف چھ اسما سے بیان کیا ہے

علم	علیم	کارن
صفات	ذات	سوکشم
جسم	جان	ستھول

श्रीभगवानुवाच। इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते ॥
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विदः ॥२॥

شری بھگوان نے جواب دیا

جسم اور جان کی تعریف — (۲) اے ارجن اس کالبد عنصری کا نام جسم ہے اور جو اس کو جانتا ہے

اوسے عارف جان کہتے ہیں -

کھیتر زبان سنسکرت میں زمین مزروعہ کو کہتے ہیں اور کھیتر گیہ کے معنی کسان یعنی مزارعہ کے ہیں اس

موقع پر کھیتر سے مراد مکان یعنی جسم ہے اور کھیتر گیہ مکین یعنی جان کے معنی رکھتا ہے -

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्वक्षेत्रेषु भारत ॥
क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥३॥

اجسام کی کثرت جان کی وحدت — (۳) اے ارجن جان لے کہ سب جسموں میں جان میں ہی ہوں یری

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دائے میں جسم اور جان کا تمیز کرنا علم معرفت ہے۔

ذات کارن سے سوکشم اور سوکشم سے استھول بنکر آشکارا ہوئی ہے اور اپنی ناظر آپ بنی ہے چونکہ استھول اوس کی حدظہور کے طرف ہے لہذا اس کے معنی اول بیان کیے گئے ہیں سوکشم اور کارن کے معنی آگے بیان کئے جایئں گے اِن تینوں منازل کی تحقیقات میں کل علم معرفت آجاتا ہے۔

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक्च यद्विकारियतश्चयत् ॥
सचयोयत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥ ४ ॥

جسم وجان کے علم کا خلاصہ

(۴) وہ جسم جو کچھ ہے جیسا ہے اوس کے جو جو خواص ہیں اوس کا جس سے ظہور ہے وہ جیسی ہے اور جیسی قدرت رکھتی ہے اوس کا مجمل بیان مجھ سے سُن

اِس ادہیائے چھٹے منتر میں بیان ہوگا کہ جسم پانچ عنصروں کا پتلا ہے اور دو نیس توتون سے آراستہ ہے ساتویں منتر میں اوس کے خواص کی تشریح درج ہے جسم کا جان سے ظہور ہوتا ہے اور اس کی حقیقت ۲۲ منتر میں اور تعریف اور قدرت ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ منتر میں ظاہر کیجائیگی۔

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छंदोभि विवि धैः पृथक् ॥
ब्रह्मसूत्र पदैश्चैव हेतुमद्भि विनिश्चितैः ॥ ५ ॥

جسم وجان کے علم کی وسعت

(۵) عارفوں نے نئے طرز پر اور ویدوں نے مختلف طور پر اور فلسفہ ویدانت کے مسئلوں نے دلیل اور صحت کے ساتھ اسی راگ کو گایا ہے۔

وید اور فلسفہ اور تمام عارف واجب الوجود کے اِنہیں تین منازل کو مختلف انواع سے حیطہ بیان میں لائے ہیں مگر عوام بوجہ عدم واقفیت لفظی بحثیں پیش کرتے ہیں درحقیقت علم معرفت ایک ہے اور اوس میں اختلاف کا ہونا ممکن نہیں۔

महा भूतान्य हंकारो बुद्धि रव्यक्त मेवच ॥
इंद्रियाणि दशैकंच पंच चेंद्रियगोचराः ॥ ६ ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

इच्छाद्वेषः सुखं दुःखं संघात श्चेतना धृतिः॥
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकार मुदाहृतम्॥७॥

اجزاو جسمانی (۶) پانچ عناصر بسیط - انانیت - عقل - قوت متخیلہ - دس حواس - دل اور پانچ آلہ حواس - (۷) رغبت اور نفرت - آرام اور تکلیف - موت - زندگی اور پیدایش یہ جسم اور اوس کے خواص کی مجمل تفصیل ہیں -

خلا - باد - آتش - آب - خاک - انانیت - عقل - قوت متخیلہ - سامعہ - لامسہ - باصرہ - ذایقہ - شامہ - ہاتھ پانون - مونھہ - مقام بول - مقام براز - دل - کان - پوست - آنکھہ - زبان - ناک - یہ چوبیس تو یعنی اجزاء جسم انسان کے فلسفہ سانکھہ نے تحققات کے بعد ثابت کئے ہیں پچیسواں ذات مطلق ہے جن سے اِن سب کو نمود ہے -

اِن چوبیس اجزا کی ترکیب سے رغبت و نفرت آرام و تکلف موت زندگی اور پیدایش کی ساتوں حالتیں پیدا ہوتی ہیں -

अमानित्य मदंभित्व महिंसा क्षांतिरार्जवम्॥
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्म विनिग्रहः॥८॥

علم کی تعریف (۸) انکساری - راستبازی - رحمدلی - تحمل - سچائی - اوستاد کی تعظیم کا خیال - صفائی قلب - استقلال - ضبط دل -

इंद्रियार्थेषु वैराग्य मनहंकार एवच॥
जन्म मृत्यु जरा व्याधि दुःखदोषानुदर्शनम्॥९॥

ایضاً (۹) محسوسات سے بے تعلقی - ترک پندار - پیدایش - موت - بڑھاپے اور بیماری کی تکلیفات کے نقص سے آگاہ رہنا -

असक्ति रनभिष्वंगः पुत्र दार गृहादिषु॥
नित्यंच समचित्तत्व मिष्टा निष्टोप पत्तिषु॥१०॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ایضاً (۱۰) اولاد - بیوی - اور متعلقین وغیرہ کی الفت میں نہ پھنسنا آزاد رہنا اور خوشی اور رنج کے موقع پر یکساں رہنا۔

मयि चानन्य योगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ॥

विविक्त देश सेवित्व मरतिर्जन संसदि ॥ ११ ॥

ایضاً (۱۱) عشق حقیقی کے ساتھ میرا ہی طالب ہونا - گوشہ گزین رہنا اہل دُنیا سے بے تعلق رکھنا۔

अध्यात्म ज्ञान नित्यत्वं तत्वज्ञानार्थ दर्शनम् ॥

एतज्ज्ञानमिति प्रोक्त मज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥ १२ ॥

ایضاً (۱۲) علم ذات میں ثابت قدم ہونا اور علم صفات سے واقف ہونا علم کی تشریح ہے جو اِس کے برعکس ہے وہ جہل ہے۔

بطون کی طرف توجہ کا رجوع ہونا گیان یعنی علم ہے - حواس سے مغلوب ہوجانا اگیان یعنی جہل ہی

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वाऽमृत मश्नुते ॥

अनादि मत्परं ब्रह्म नसत्तन्ना मदुच्यते ॥ १३ ॥

علیم کی تعریف (۱۳) اب میں اوس علیم کی تعریف بیان کرتا ہوں جس کے جاننے سے زندگانی جاوید ملتی ہے جس کا آغاز نہیں ہے اور جو ذات لازوال ہے اور حق و باطل نہیں کہا جا سکتا۔

علیم کا مشاہدہ اوس وقت ہوتا ہے جبکہ علم اور عالم دونوں علیم میں محو ہو جاتے ہیں جب تک علم اور عالم کا تمیز موجود رہتا ہے محویت کا ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ عالم جدا رہے اور علم خود عالم ہے اور یہ دونوں علیم کا حجاب ہو رہے ہیں۔

सर्वतः पाणिपादं तत् सर्वतोऽक्षि शिरो मुखम् ॥

सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥ १४ ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

محیط

(۱۴) اوس کے سب طرف ہاتھہ پانوں ہیں سب طرف آنکھیں سر اور مُنہ ہیں سب طرف کان ہیں اور وہ سارے عالم میں محیط ہے۔

جتنے انسانوں کے ہاتھہ پانوں آنکھہ سر اور منہ ہیں یہ سب اوسی علیم کے ہیں جو سب میں محیط ہے

ذاتت ہمہ صفات جامع در تو	زان نور حقیقت است لامع در تو
برخود تو عبث تہمت ہستی داری	حق است کہ شد قایل و سامع در تو

सर्वेन्द्रिय गुणाभासं सर्वेन्द्रिय विवर्जितम् ॥
असक्तं सर्व भृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥१५॥

پاک

(۱۵) وہ سب حواس کے فعلوں کو روشنی دیتا ہے اور سب حواس سے برتر ہے سب سے مبرّا ہے اور سب کو ظہور دیتا ہے صفات سے منزہ ہے اور صفات کو تمیز کرتا ہے۔

عکس روئے تو چو در آئینہ جام اُفتاد	عاشق سوختہ دل در طمع خام اُفتاد
این ہمہ نقش مے و عکس مخالف کہ نمود	یک فروغ رخ ساقی ست کہ در جام اُفتاد

علیم عالم کی نیرنگی کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اقوال کو سنتا ہے زبان سے بولتا ہے اور پانوں سے چلتا ہے اور باوجود ان سب فعلوں کے کرنے کے اِن میں آلودہ نہیں ہوتا۔

बहि रंतश्च भूताना मचरं चरमेव च ॥
सूक्ष्मत्वात्तद विज्ञेयं दूरस्थ चांतिके चतत् ॥१६॥

لطیف

(۱۶) اجسام کے اندر اور باہر ہے اور ساکن اور متحرک ہے وہ کمال لطافت کے سبب معلوم نہیں ہوتا ہے اور دور اور نزدیک موجود ہے۔

علیم کلّ عالم میں اور ہر ذرّہ میں محیط ہے اور باوجود اجسام کو حرکت دینے کے خود غیر متحرک ہے وہ بہ سبب کمال لطافت حواس کے پردہ میں چھپا ہوا ہے اور اون سے تمیز نہیں ہو سکتا وہ قریب سے قریب ہے مگر بوجہ جہل و نادانی نہایت دُور معلوم ہوتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अविभक्तं च भूतेषु विभक्त मिव चस्थितम्॥
भूत भर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णुच॥१७॥

واحد (۱۷) وہ واحد ہوکر اجسام میں منقسم نظر آتا ہے اور اوسی کو موجودات کے ایجاد قیام اور فنا کا باعث جاننا چاہیئے۔

علیم دراصل واحد ہے مگر جہل کی وجہ سے اوس کی کثرت کا خیال انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے

ज्योतिषामपि तज्ज्योति स्तमसः परमुच्यते॥
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य धिष्ठितम्॥१८॥

منوّر (۱۸) وہ سب نوروں کا نور ہے اور ظلمت سے دُور ہے اور عالم علم اور معلوم بنکر سب کے دِل میں مقیم ہے۔

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः॥
मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावा योपपद्यते॥१९॥

علم اور علیم کا تمیز ذریعہ وصال ہے (۱۹) یہاں تک جسم علم اور علیم کا مجمل بیان ہوا ہے جو میرا طالب اِسے سمجھ لیتا ہے وہ مجھ میں وصل ہوتا ہے۔

جسم اور جان کا بیان منتر ۲ سے ۷ تک علم کا بیان ۸ سے ۱۲ تک اور علیم کا بیان ۱۳ سے ۱۸ تک مختصر طور پر ہوا ہے۔

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि॥
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसंभवान्॥२०॥

ذات وصفات (۲۰) تو سمجھ لے کہ ذات اور صفات دونوں کی ابتدا نہیں ہے اور نیک اور بد خاصیتیں صفات سے ظہور پاتی ہیں۔

ذات اور صفات کا باہم ہونا مثل عکس اور معکوس کے ہے ذات قایم ہے اور صفات متحرک اور متغیر۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

कार्यकारण कर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ॥
पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥२१॥

ذات مصدر علم اور صفات مصدر فعل ہے

(۲۱) فعل فاعل اور فاعلیت کا سبب صفات بیان کی گئی ہیں اور تکلیف و آرام کی تمیز کرنے کا سبب ذات ہے -

افعال صفات سے پیدا ہوتے ہیں - ذات صرف اون کی علیم ہے -

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुंक्ते प्रकृतिजान्गुणान् ॥
कारणं गुणसंगोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥२२॥

ذات اور صفات کا تعلق

(۲۲) ذات صفات میں مقیم ہوکر اون خواص کو جو صفات سے پیدا ہوتے ہیں برداشت کرتی ہے اور خواص کے ساتھ اوس کا تعلق ہونے سے نیک اور بد انسانوں کی پیدایش ہوتی ہے -

ذات اور صفات کے الحاق سے کل مخلوقات کی پیدایش ہوتی ہے اور اس الحاق کا نام حیات ہی

उपद्रष्टाऽनुमंताच भर्त्ता भोक्ता महेश्वरः ॥
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन् पुरुषः परः ॥२३॥

ذات کا جلوہ

(۲۳) وہ ذات پاک اس جسم انسان میں نزول کر کے شاہد - مالک پروردگار علیم - قادر مطلق اور ہست مطلق کہلاتی ہے -

ذات انسانی حیات کو اختیار کرکے مندرجہ بالا صفتوں کا ادراک کرتی ہے -

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ॥
सर्वथा वर्त्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥२४॥

ذات و صفات کا علم باعث رستگاری ہے

(۲۴) جو انسان ذات اور صفات کے خواص کی ماہیت کو سمجھ لیتا ہے وہ چاہے کسی حال میں رہے پھر پیدا نہیں ہوتا -

جو بشر ذات اور صفات کے عقدہ کو حل کر لیتا ہے وہ عارف کامل ہو جاتا ہے -

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

موجود بذاتی نہ بہ آیات صفات	در ذاتی وبا ذات تو اے طالب ذات
از خانۂ خود بیابی آں آب حیات	این چاہ خودی را دو سہ گز گر بکنی

ध्यानेनात्मनि पश्यंति केचिदात्मानमात्मना॥
अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे॥२५॥

شغل فکر اور تصور کے طریقے سے وصالِ ذات ہوتا ہے

(۲۵) بعض آدمی تصور کے وسیلہ سے ذات مطلق کو اپنے باطن میں مشاہدہ کرتے ہیں بعض فکر یا شغل کے ذریعہ سے -

अन्ये त्वेवमजानन्तः श्रुत्वाऽन्येभ्य उपासते॥
तेऽपि चातितरन्त्येव मृत्युं श्रुतिपरायणाः॥२६॥

سُرت سادھنا وصال کا ذریعہ ہے -

(۲۶) اور جو لوگ اِن طریقوں سے ناواقف ہیں اور غیروں سے سنکر یاد حق کرتے ہیں وہ بھی سُرت سادھنا کے ذریعہ سے دریائے اجل سے پار ہو جاتے ہیں

علم ذات کا حاصل ہونا استعداد اور قابلیت پر منحصر نہیں ہے بلکہ صفائی قلب پر ہے جو کہ اشغال سے حاصل ہوتی ہے بہت سے متقدمین تحصیل علم کے بغیر عارف کامل ہو چکے ہیں جن کے کلام کی ضمیر عالمان و محققان گذشتہ کی تصانیف کی ضمیر سے مطلق فرق نہیں رکھتی - سُرت سادھنا کا طریقہ جس کا اِس منتر میں بیان ہوا ہے دیگر اشغال سے مختلف ہے کہ اوس میں بجائے کسی تصور کے قایم کرنے کی قوت متخیلہ کو اپنے فعل سے باز رکھنا ہوتا ہے اور اسی طریقہ سے کشایش باطنی حاصل ہو جاتی ہے -

यावत्संजायते किंचित्सत्त्वं स्थावरजंगमम्॥
क्षेत्रक्षेत्रज्ञसंयोगात्तद्विद्धि भरतर्षभ॥२७॥

جسم وجان کا اتصال موجب حیات ہے

(۲۷) اے ارجن جتنے حس و حرکت کرنے والے جاندار اور غیر متحرک مخلوق پیدا ہوتے ہیں تو جان لے کہ وہ جسم اور جان کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں -

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठंतं परमेश्वरम् ॥
विनश्यत्स्व विनश्यंतं यः पश्यति स पश्यति ॥ २८ ॥

جسم اور جان کی شناخت (۲۸) جو شخص دیکھتا ہے کہ قادر مطلق کل مخلوقات میں یکساں ہے اور اون کے فنا ہونے سے فنا نہیں ہوتا وہ اہل بینش ہے۔

समं पश्यन् हि सर्वत्र समवस्थित मीश्वरम् ॥
नहिनस्त्या त्मनात्मानं ततोयाति परांगतिम् ॥ २९ ॥

نظر کلیت اور وصال (۲۹) وہ شخص قادر مطلق کو جو سب میں یکساں ہے یکساں دیکھکر اپنے آپکو گرداب فنا سے بچا لیتا ہے اور اعلیٰ منزل پر پہونچتا ہے۔

प्रकृत्यैवच कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ॥
यः पश्यति तथात्मान मकर्त्तारं स पश्यति ॥ ३० ॥

طریقہ فنا (۳۰) جو بشر کل فعلوں کا صدور صفات سے جانتا ہے اور اپنی ذات کو فاعل نہیں مانتا وہ روشن ضمیر ہے۔

यदाभूत पृथग्भाव मेकस्थ मनु पश्यति ॥
तत एवच विस्तारं ब्रह्म संपद्यते तदा ॥ ३१ ॥

توحید اور وصال (۳۱) جب اوس کی نگاہ میں عالم کی کثرت وحدت میں سما جاتی ہے اور کثرت وحدت کا جلوہ نظر آتی ہے اوسوقت وہ ذات بے زوال ہو جاتا ہے۔

دو عالم چیست نقش صورت دوست	چہ جائے نقش صورت بلکہ خود اوست
بصد آئینہ یک روے مقابل	اگرچہ صد نماید لیک یک اوست

अनादित्वा न्निर्गुणत्वा त्परमात्मा यमव्ययः ॥
शरीरस्थोपि कौंतेय न करोत्ति न लिप्यते ॥ ३२ ॥

جان کی تعریف (۳۲) چونکہ ذات بے زوال آغاز اور صفت نہیں رکھتی اسلئے وہ جسم میں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

مقیم ہوکر بھی کوئی فعل نہیں کرتی اور آلودہ نہیں ہوتی۔

تخم این پنج عنصر آن ذات ست	برتر از پنج وان ہمان ذات ست
شجر از دانہ گرچہ شد پیدا	دانہ باشد ز پنج و شاخ جدا

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्या दाकाशं नोपलिप्यते॥

सर्वत्रावस्थितो देहे तथात्मा नोपलिप्यते॥३३॥

لطیف (۳۳) جس طرح خلا ہر شے میں محیط ہونے پر بھی بوجہ لطیف ہونے کے کسی شے سے آلودہ نہیں ہوتا اوسی طرح ذات مطلق سب جسموں میں محیط ہونے پر بھی آلودہ نہیں ہوتی۔

حق مطلق وبے سو بود در گل چو در گل بو بود	جان عناصر او بود تحقیق شد تحقیق شد
از پنج عنصر شد جہان آن پنج از حق شد عیان	حق را برون زین پنج وان تحقیق شد تحقیق شد

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोकमिमं रविः॥

क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥३४॥

منور (۳۴) اے ارجن جیسے ایک سورج تمام عالم کو روشن کرتا ہے ویسے ہی ایک جان سب جسموں کو روشن کرتی ہے۔

در ہزاران جام گوناگون شرابے بیش نیست	گرچہ بسیار اند انجم آفتابے بیش نیست
گرچہ برخیزد ز آب بحر موج بے شمار	کثرت اندر موج باشد لیک آبے بیش نیست

क्षेत्र क्षेत्रज्ञ योरेव मंतरं ज्ञान चक्षुषा ॥

भुत प्रकृति मोक्षंच येविदुर्यांति तेपरम्॥३५

علم معرفت ذریعہ وصال ہے۔

(۳۵) جو لوگ جسم اور جان کا فرق اور عالم موجودات اور صفات سے مخلصی پانے کا طریقہ علم معرفت سے دریافت کر لیتے ہیں وہ اعلیٰ مقام پر پہونچتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو لوگ جسم اور جان کی حقیقت کو اپنے بطون میں مشاہدہ کرتے ہیں اور جسمانی افعال کی قید سے رہائی پانے کا طریقہ جان لیتے ہیں وہ کمال کا درجہ پاتے ہیں مگر جسمانی افعال میں مقید ہونے کا سبب جہل اور انانیت ہیں لہذا اون سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جہل اور انانیت کا دُور کرنا ضروری ہے۔ علم سانکھہ میں شرون منن ندھیاسن اور ساکشات چار مدارج ذات میں وصل ہونے کے بیان کئے گئے ہیں شرون کے لغوی معنی سماعت اور اصطلاحی معنی تحصیل علم ذات کے ہیں منن تسلیم کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں قوت فکری کے ذریعہ سے حق اور باطل کا تحقیق کرنا مُراد ہے جو کچھہ تحقیق ہو چکا اوس پر ثابت قدم ہونا ندھیاسن ہے اوس کے بعد ساکشات کا درجہ ملتا ہے یعنی جس علم میں پیشتر ثابت قدمی حاصل ہوئی تھی اوس کا جلوہ اب ظاہر و باطن میں نظر آتا ہے۔

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्री कृष्णार्जुनसंवादे प्रकृतिपुरुष विवेकयोगो नाम त्रयोदशोऽध्यायः १३

شری مد بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت

کے بارہ مین کرشن اور ارجن کی تقریر کی تیرہوین

ادھیا، کشیتر کشیترگیہ یوگ نام

ختم ہوئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تیرھویں ادھیا کا خلاصہ

بارھویں ادھیا میں فنا کا طریقہ عشق کے وسیلہ سے بتایا گیا ہے اور عشق ایک ایسا خط ہے جس کے انجام پر عاشق و معشوق دو نقطہ ہیں تیرھویں ادھیا میں تمیز سہ گانگی سے توحید کی منزل پر پہونچنے کا طریقہ عیاں کیا گیا ہے اور فلسفہ سانکھہ کے وہ اُصول مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں جن کی تشریح ادھیائے دوم میں ہو چکی ہے۔

کبیر صاحب نے اِسی مضمون کو اپنی قوت اِشراقیہ سے ذیل کے الفاظ میں بیان کیا ہے

ارے او مورکھہ کھیتی وارا	جتن بن مرگون نے کھیت اوجاڑا
پانچ مرگ پچیس مرگنی چنچل تین چکارا	اپنے اپنے رس کے لوبھی چرتے پھریں نیارا نیارا
کام کرودھ دو اصل مرگ ہیں نت اوڈھ چرت سویرا	پریم بان لے چڑھو پار دہی بھاؤ بھگت کر مارا
بیدی بید سکل سب بانچیں جا سے بھید نرالا	اٹل جوت شن گھر تاپے پرسے پریم پیارا
ست کی باڑ دھرم کی کھیتی گرو کا شبد رکھوالا	کہے کبیر سنو بھئی سادھو بریان بھلی سبنھالا

جتن بن مرگون نے کھیت اوجاڑا

٭

چودھوین ادھیا گن ترے وبھاگ یوگ

श्रीभगवानुवाच।

परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञान मुत्तमम्॥
यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परांसिद्धिमि तोगताः॥१॥

شری بھگوان نے فرمایا

علم حقیقت کا بیان

(۱) اب مین اوس پاک علم کو دوبارہ بیان کرتا ہوں جو کلُ علوم مین افضل ہے اور جس کی واقفیت حاصل کرکے تمام طالب حق دنیوی پابندیوں سے آزاد ہوئے ہیں اور درجہ کمال پر پہونچے ہیں۔

इदं ज्ञान मुपाश्रित्य ममसा धर्म्य मागताः॥
सर्गेऽपि नोपजायंते प्रलये न व्यथंतिच॥२॥

علم حقیقت نجات کا وسیلہ ہے۔

(۲) جو لوگ اِس علم کے فیض سے مجھہ مین وصل ہوجاتے ہیں وہ پیدایش کی قید میں نہیں آتے اور موت سے امن مین رہتے ہیں۔

طالب قوت اشراقیہ کی مدد سے مطلوب کو اپنے جسم میں بصورت جان جلوہ گر مشاہدہ کرکے پیدایش اور فنا کے خیال سے آزاد ہوجاتا ہے یعنی وہ اِن کا اطلاق صرف جسم پر مانتا ہے۔

ममयोनि र्महद्ब्रह्म तस्मिन्गर्भं दधाम्यहम्॥
संभवः सर्वभूतानां ततोभवति भारत॥ ३॥

عالم کی پیدایش کا طریقہ

(۳) اے ارجن جب میں اپنی صفات کی بطن کو بارور کرتا ہوں اوسوقت کلُ موجودات کا نشو ونما ہوتا ہے۔

آن روح مجروم کہ خلقم بدن است	بے آتش وآب و باد وخاکم وطن است
این چرخ فلک باین ہمہ جرم کہ ہست	درگردش ازان است کہ جوئے من است

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

सर्वयोनिषु कौंतेय मूर्त्तयः संभवंतियाः ॥
तासां ब्रह्म महद्योनि रहं बीजप्रदः पिता ॥४॥

ذات سے صفات کا قیام ہے

(۴) اے ارجن جو تمام اقسام کے وجود پیدا ہوتے ہیں صفات اون کی ماں ہے اور میں پیدا کرنے والا باپ ہوں۔

درین خانہ ذاتست بس با صفات	ہمان نقش نقاش و نقش آورا است
درین خانہ آن خانہ سازاے دلی	ہمون صنع مصنوع و صورت گراست

सत्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृति संभवाः ॥
निबध्नंति महाबाहो देहेदेहि नमव्ययम् ॥५॥

صفات سہ گانہ ذات کا حجاب ہیں

(۵) اے قوی بازو۔ ستوگن۔ رجوگن اور تموگن جن کی پیدایش قدرت سے ہوتی ہے غیر فانی جان کو جسم میں مقید کرتے ہیں۔

ذات پاک صفات سہ گانہ سے عالم کو ظہور دیکر رنج و راحت وغیرہ کو جو اوس سے متعلق ہیں ادراک کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

तत्रसत्वं निर्मलत्वा त्प्रकाश कमना मयम् ॥
सुखसंगेन बध्नाति ज्ञानसंगेन चाऽनघ ॥६॥

ستوگن مصدر علم و سرور ہے

(۶) اے نیک مرد منجملہ اونکے ستوگن بسبب لطیف ہونے کے اوس نورانی اور بے زوال جان کو علم و سرور کے تعلقات کا پابند کرتا ہے

ستوگن یعنی اعلی صفت عقل کو روشنی دیتی ہے اور آسودگی کے سامان پیدا کرتی ہے

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासंग समुद्भवम् ॥
तन्निवध्नाति कौंतेय कर्म संगेन देहिनम् ॥७॥

رجوگن خواہش اور افعال کا سبب ہے

(۷) اے ارجن تو سمجھ لے کہ رجوگن شوق کی صورت رکھتا ہے خواہش کے ہمراہ پیدا ہوتا ہے اور وہ جان کو افعال کے تعلقات کا پابند کرتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

رجوگن یعنی صفت دریائی سے اسباب دنیوی کے ساتھہ دلبستگی پیدا ہوتی ہے جو خواہشات کو پیدا کرکے انسان کو تدبیر اور کوشش میں مصروف رکھتی ہے -

तमस्त्व ज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्व देहिनाम् ॥

प्रमादालस्य निद्राभि स्तन्निबध्नाति भारत ॥८॥

تموگن سے جہل و غفلت کی پیدایش ہے

(۸) اے ارجن تو سمجہہ لے کہ تموگن سب انسانوں کو غفلت میں پھنساتا ہے وہ جہل سے پیدا ہوتا ہے اور عشرت کاہلی اور نیند کا پابند کرتا ہے -

تموگن یعنی صفت ادنی تیرگی عقل پیدا کرکے عشرت اور کاہلی میں انسان کو پہنساتی ہے -

सत्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत ॥

ज्ञानमावृत्य तुतमः प्रमादे संजयत्युत ॥९॥

ست رج اور تم کے لوازمات

(۹) اے ارجن ستوگن آسودگی پیدا کرتا ہے رجوگن افعال کو کراتا ہے تموگن علم کو پوشیدہ کرکے عیش و عشرت میں پھنساتا ہے -

جن تین صفتوں کا بیان مندرجہ بالا منتروں میں ہوچکا ہے اون کے خواص آسایش تکلیف اور غفلت اس منتر میں ظاہر کیے گئے ہیں -

रजस्तमश्चाभि भूय सत्वं भवतिभारत ॥

रजः सत्वं तमश्चैव तमः सत्वं रजस्तथा ॥१०॥

ست رج اور تم کی کمی و بیشی

(۱۰) اے ارجن رجوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر ستوگن غالب ہوتا ہے - ستوگن اور تموگن کے مغلوب ہونے پر رجوگن - علی ہذا ستوگن اور رجوگن کے مغلوب ہونے پر تموگن -

کسی ایک صفت کے غلبہ کے ہونے پر باقی دو صفتیں مغلوب ہوجاتی ہیں -

सर्व द्वारेषु देहेऽस्मिन् प्रकाश उपजायते ॥

ज्ञानं यदा तदा विद्या द्विवृद्धं सत्व मित्युत ॥११॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

شناخت حالت ستوگن (۱۱) جس وقت اِس جسم کے تمام دروازوں کو علم روشن کرتا ہے اُسوقت ستوگن کا غلبہ سمجھنا چاہیئے۔

جسوقت انسان علم کی روشنی سے حق و باطل کو تمیز کر سکتا ہے اوس وقت ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے

लोभः प्रवृत्तिरारंभः कर्मणामशमः स्पृहा ॥
रजस्येतानि जायंते विवृद्धे भरतर्षभ ॥१२॥

شناخت حالت رجوگن (۱۲) اے ارجن لالچ - تدبیر - کوشش اضطراب اور خواہش رجوگن کا غلبہ ہونے پر پیدا ہوتے ہیں۔

جس وقت رگ طمع حرکت میں آکر دلکو اُمید اور کوشش کیطرف رجوع دلاتی ہے اور اضطراب کی حالت پیدا کرتی ہے اوسوقت رجوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔

अप्रकाशोऽवृत्तिश्च प्रमादो मोह एवच ॥
तमस्येतानि जायंते विवृद्धे कुरुनंदन ॥१३॥

شناخت حالت تموگن (۱۳) اے ارجن تیرگی عقل کاہلی - بیہودگی اور غفلت تموگن کے غلبہ کے وقت پیدا ہوتی ہیں۔

جس وقت عقل کا علم سے نفاق اور جہل سے اتفاق ہوتا ہے اور حق سے اِنکار اور باطل کا اقرار کیا جاتا ہے اوسوقت غلبہ تموگن کا سمجھنا چاہیئے۔

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ॥
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥१४॥

ستوگن کا اپنے طبقہ سے اتصال (۱۴) جو انسان ستوگن کے غلبہ کے وقت جسم کو ترک کرتا ہے وہ عارفوں کے پاک عالم میں پہونچتا ہے۔

علم و راستی اِنسان میں ستوگن سے پیدا ہوتے ہیں لہذا جو لوگ علم و راستی کے غلبہ کی حالت میں جسم کو ترک کرتے ہیں اونکی وہ اعلیٰ خاصیتیں ستوگن کے طبقہ میں جس سے وہ برآمد ہوئی تھیں جذب

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہو جاتی ہیں عارفوں کے پاک عالم کا اسی طبقہ پر اشارہ ہے۔

रजसि प्रलयं गत्वा कर्म संगिषु जायते ॥
तथा प्रलीनस्तमसि मूढ़ योनिषु जायते ॥१५॥

رجوگن اور تموگن اپنے اپنے طبقات کی طرف کشش کرتے ہیں

(۱۵) انسان رجوگن کے غلبہ کے وقت وفات پاکر نیک اعمالوں میں پیدا ہوتا ہے تموگن کے غلبہ کے وقت رحلت کرنے سے جاہلوں میں پیدا ہوتا ہے۔

اشیاء دنیوی کے ساتھ اِنسان کی دِل بستگی ہونے کا سبب رجوگن ہے پس جو لوگ حرص و ہوا میں آخری وقت تک گرفتار رہتے ہیں اون کی اوسط درجہ کی قوتیں رجوگن کے طبقہ میں جو اون کا سرچشمہ ہے شامل ہو جاتی ہیں۔ جہالت اور ناراستی تموگن سے پیدا ہوتی ہیں اِسلئے جو شخص مرتے دم تک جہالت اور ناراستی سے رہائی نہیں پاتے اون کی صفات ذمیمہ تموگن کے ادنیٰ طبقہ میں جذب ہوتی ہیں غرضیکہ وقت وفات انسان کی جو صفتیں ہوتی ہیں وہ اوس طبقہ میں جہاں سے کہ اونہوں نے نمود پایا ہوتا ہے کھنچ جاتی ہیں یعنی جزو سے کل کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्विकं निर्मलं फलम् ॥
रजसस्तु फलं दुःख मज्ञानं तमसः फलम् ॥१६॥

ست رج اور تم کے عملی نتائج

(۱۶) ستوگن کا عمدہ نتیجہ نیک اعمال ہے رجوگن کا نتیجہ تکلیف تموگن کا نتیجہ افعال بیہودہ ہیں۔

सत्वात्संजायते ज्ञानं रजसो लोभ एवच ॥
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञान मेवच ॥१७॥

ست رج اور تم کے عملی نتائج

(۱۷) ستوگن سے علم پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے حرص و ہوا۔ تموگن سے بیہودگی غفلت اور نادانی۔

بہشت اعراف اور دوزخ وغیرہ الفاظ صفات کی تقسیم سہ گانہ سے اختراع ہوئے ہیں وہ دراصل

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اِنسان کی انہیں تین حالتوں کے نام ہیں۔

ऊर्ध्वं गच्छंति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठंति राजसा:॥
जघन्यगुण वृत्तिस्था अधोगच्छंति तामसा:॥१८॥

ست رج اور تم کی منازل

(۱۸) جو ستوگن رکھتے ہیں وہ بلندی پر جاتے ہیں۔ رجوگن کے رکھنے والے وسط میں رہتے ہیں۔ تموگن والے جو اخلاق ذمیمہ کے پیرو ہوتے ہیں پستی میں گرتے ہیں جن لوگوں کا شعار دانشمندی اور راستبازی ہے اونہیں صفات کی عملداری میں اعلیٰ مرتبہ پر سرفراز سمجھنا چاہئے جو لوگ تعلقات دنیوی میں بدل مصروف ہیں وہ اوس عملداری میں متوسط درجہ رکھتے ہیں جو لوگ جہل اور ناراستی کے پیرو ہیں وہ بمقابلہ اون دونوں قسم کے آدمیوں کی جن کا اوپر ذکر ہوا ہے ادنیٰ درجہ کے سمجھے جاتے ہیں۔

नान्यं गुणेभ्यः कर्त्तारं यदा द्रष्टाऽनुपश्यति॥
गुणेभ्यश्च परंवेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति॥१९॥

ست رج اور تم سے بریت

(۱۹) جو دانشمند صفت سہ گانہ کے سوائے اور کسی کو فاعل نہیں مانتا اور اوس ذات کو جو صفت سہ گانہ سے برتر ہے جان لیتا ہے وہ میرا وصال حاصل کرتا ہے۔

جو بشر اپنے افعال کو صفات سے منسوب کرتا ہے اور اپنی ذات کو اون سے برتر جانتا ہے وہ عارف ہے۔

गुणानेतान तीत्यत्री न्देही देह समुद्भवान्॥
जन्म मृत्यु जरादुःखै र्विमुक्तोऽमृत मश्नुते॥२०॥

دل کی آزادی حیات ابدی کے لئے ضروری ہے۔

(۲۰) جو اِنسان اِن تین صفتوں پر جو جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں حکومت کرتا ہے وہ پیدایش موت پیری اور بیماری سے نجات حاصل کرکے آب حیات نوش کرتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

عارف اون صدمات کو جو جسم پر عاید ہوتے ہیں اپنی ذات سے متعلق خیال نہیں کرتا اسلئے وہ علم و سرور کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے۔

ارجن نے سوال کیا

अर्जुनउवाच

कैर्लिंगैस्त्रीन्गुणानेता नतीतो भवति प्रभो ।।
किमाचारः कथं चैतां स्त्रीन्गुणानति वर्त्तते ।। २१ ।।

آزادی کی شناخت (۲۱) اے صاحب جو شخص ان تین صفتوں سے آزاد ہے اوس کی کیا شناخت ہے اوس کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے اور وہ کیونکر ان تین صفتوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

प्रकाशं च प्रवृत्तिंच मोहमेव च पाण्डव ।।
नद्वेष्टि संप्रवृत्तानि ननिवृत्तानि काङ्क्षति ।। २२ ।।

شری بھگوان نے جواب دیا

ترک و اخذ کے خیال سے تعلق نہ رکھنا (۲۲) جو انسان علم - شوق اور نادانی کی حالتوں کے طاری ہونے پر اون سے بچنا نہیں چاہتا اور اون کے موجود نہ ہونے پر اون کے ہونیکی تمنّا نہیں کرتا۔

یہ مسئلہ بہت باریک ہے اور بہت غور و فکر سے حل ہو سکتا ہے۔ عارف کے جسم میں اثر سہ گانہ ہوتے رہتے ہیں مگر استغراق ذات میں وہ اونکی موجود ہو جانے اور جاتے رہنے کی مطلق پرواہ نہیں کرتا اون کا تماشہ دیکھتا ہے اور اپنی ذات پر اون کا اثر نہیں مانتا۔

उदासीन व दासीनो योगुणै र्न विचाल्यते ।।
गुणावर्त्तंत इत्येव योवतिष्ठति नेंगते ।। २३ ।।

تغیرات کا اثر نہ ماننا (۲۳) اور کسی شے کے ساتھ دل بستگی نہ رکھکر منافی تغیرات سے اثر کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

قبول نہیں کرتا اور یہ جانکر کہ کل حرکتیں صفات سے پیدا ہوتی ہیں سکون و قرار رکھتا ہے۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकांचनः ॥

तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्य निंदात्म संस्तुतिः ॥२४॥

مساویت کی تسلیم کا ہونا

(۲۴) اور رنج و راحت میں مساوی اطمینان رکھتا ہے۔ لوہے پتھر اور سونے کو یکساں جانتا ہے بھلائی اور برائی کے پیش آنے پر یکساں مستقل رہتا ہے اور اپنی تعریف اور ہجو کو یکساں خیال کرتا ہے۔

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारि पक्षयोः ॥

सर्वारंभ परित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥२५॥

افعال سے بے تعلقی

(۲۵) اور جس کے نزدیک عزت اور اہانت دوست اور دشمن مساوی ہیں اور جس کو سب فعلوں سے آزادی حاصل ہے اوس کو صفاتی تعلقات سے آزاد کہنا چاہیے۔

جو شخص صفتوں کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے اوس کی حالت کا بیان اوپر کے چار منتروں میں شناخت کیواسطے ہوا ہے۔

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ॥

सगुणान्समतीत्यैतान्ब्रह्म भूयाय कल्पते ॥२६॥

عشق حقیقی سے حاصل ہوتی ہے

(۲۶) جو بشر عشق حقیقی کے وسیلہ سے میرا طالب ہوتا ہے وہ ان صفات پر عبور پاکر واجب الوجود میں وصل ہوتا ہے۔

صفت سہ گانہ سے بریت عشق حقیقی کے پیدا ہونے پر حاصل ہوتی ہے۔

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाऽहममृतस्याव्ययस्य च ॥

शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकांतिकस्य च ॥२७॥

ذات میں محویت عشق حقیقی ہے۔

(۲۷) کیونکہ میں اوس واجب الوجود کا ظہور ہوں جو لافانی اور بیزوال

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہے اور عین راستی اور آرام خالص کا مخزن ہے۔
کرشن بھگوان کی ذات لافانی اور مصدر علم و سرور ہے اور اوس کا عشق عشق حقیقی ہے

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे गुणत्रय विभाग योगोनाम चतुर्दशोऽध्याय: ॥१४॥

شری بھگوان گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقہ کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی چودہویں ادہیا موسوم بہ تقسیم صفات سہ گانہ ختم ہوئی

چودہویں ادہیا کا خلاصہ

تیرہویں ادہیا میں جسم اور جان کی تشریح ہو چکی ہے اس ادہیا میں اوس تعلق کا بیان ہوا ہے جو جسم اور جان کے درمیان واقع ہے اور اس تعلق سے لوازمات صفات کا جو اثر ذات پر پڑتا ہے ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ذات باوجود اوس صفاتی تعلق کے موجود ہونے کے اوسکے اثر کو قبول نہیں کرتی اور جو عقل اس اثر کو حواس کی شہادت سے تسلیم کرتی ہے وہ ناقص اور محدود ہے ذات محیط بے زوال پاک اور صفات سے برتر ہے اور جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ سب صفات میں شامل ہے چونکہ جان ذات کا جلوہ ہے اور جسم صفات کا کرشمہ ہے پس جان ہمیشہ جسمانی قیود سے آزاد ہے اور ایک حالت پر قایم ہے جبکہ جان جسم میں مقید اور محدود نہیں ہے اور پیدایش و فنا کے حیطہ سے باہر ہے تو پھر عوام کے خیالات جو اوس کے پیدا ہونے اور ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہونیکے نسبت ہیں وہ واقعات پر مبنی نہیں ہیں اور علم حقیقت سے اونکی ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں بعض متقدمین

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نے اپنی تصریحات میں آواگون یعنی تناسخ کے مسئلہ کو ناسمجھوں کے بدافعالی سے بچانے کے لئے بیم ورجا کے پیرایہ میں بیان کیا ہے مگر اہل دانش اِس کو بیم ورجا کے کلام سے زیادہ وقعت نہیں دیتے آجکل آواگون کے معنی عام طور پر یہ سئے جاتے ہیں کہ جان ایک قالب کو چھوڑ کر دوسرے قالب میں پیدا ہوتی ہے اور جسم سابق کے فعلوں کا نتیجہ وہاں پاتی ہے مگر اس خیال کے ثبوت میں کوئی کافی دلیل نہیں دیجاتی ہے اور جو دلائل پیش کیجاتی ہیں وہ غور و فکر کرنے پر پایہ ثبوت سے گرجاتی ہیں۔ نستر ۲۸ او ۵ ا کے معنی بہت دقیق ہیں اور اون کے سمجھنے کے واسطے علم حقیقت سے کافی واقفیت درکار ہے اسلئے جو لوگ بیم ورجا کے پابند ہیں وہ دفعتاً اِن منتروں کے اصلی مطلب کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو معنی وید کے ضمیر اور عارفوں کے کلمات کے موافق حل ہوئے ہیں اور معقولات کے بھی خلاف نہیں ہیں بالتصریح ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تناسخ ایک تسلسل کی صورت ہے جو پرکرتی یعنی صفات کے چرخ میں واقع ہے صفات کی تین قسمیں ہیں جنہیں ست رج اور تم کہتے ہیں یہ تینوں اِس چرخ میں اپنا اپنا فعل کرتی ہیں اور کل عالم اِن کی کشمش میں بندھا ہوا ہے چنانچہ ہر ایک صفت اپنا فعل کرتی ہے یعنی اپنی قوت کو پہیلا کر پھر کسیوقت کھینچ لیتی ہے اور اِس تسلسل کو قایم رکھتی ہے۔ ستوگن کے طبقہ کو اعلیٰ اور رجوگن کے طبقہ کو اوسط اور تموگن کے طبقہ کو ادنیٰ مانا ہے۔ اعلیٰ۔ اوسط اور ادنیٰ کا قرب و بعد سے تعلق نہیں ہے وہ سب عقل سے تمیز کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ستوگن علم و سرور کا مبدا ہے اِس کیفیت قلبی کو عارفوں نے تسلیم کیا ہے رجوگن کی حالت میں تعلقات کی پابندی ہوتی ہے لہذا وہ متوسط کہلاتا ہے تموگن جہل اور بیدانشی کا مخزن ہے اور اِنسان کے دل کو پستی میں گراتا ہے اِسوجہ سے وہ ادنیٰ مانا گیا ہے جس صفت کے غلبہ کے وقت کسی جاندار کے حیات اور جسم کا خاتمہ ہوتا ہے اوس وقت اوسکی جو کچھ حالت ہوتی ہے وہ صفات کے چرخ کے اوس طبقہ میں جس سے کہ اوس کو نمو ہوا ہے جذب ہو جاتی ہے اور پیدا ہونے والے وجودوں میں آشکارا ہو کر پیدایش و فنا کا سلسلہ جاری رکھتی ہے جب تک اِنسان اپنی ہستی کو اِن صفات سہ گانہ میں محدود اور مشمول خیال کرتا ہے تب تک اوس کا علم صفات کے چرخ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

میں گردش کرتا رہتا ہے۔ جسوقت علم حقیقت آشکارا ہوتا ہے۔ اور عالم کے واقعی صورت پیش نظر ہو جاتی ہے اوس وقت وہ ذات کو صفات سے جُدا جان کر ذات میں وصل ہو جاتا ہے اِسکے بعد جیسے بھنے ہوئے چنے سے پھر چنے کی پیدائش نہیں ہوتی اوس کا علم ہستی یعنی پندار دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔

تناسخ تولید کی شکل میں واقع ہوتا ہے اور تولید دو قسم کی ہے جسمی اور علمی جسمی تولید کا مادی اشیا اور حواس کی قوتوں کے ساتھ تعلق ہے جن کا ظہور تموگن اور رجوگن کے غلبہ سے ہوتا ہے علمی تولید کا اشارہ عقل وغیرہ اُن لطیف قوتوں پر ہے جو ستوگن کے غلبہ میں نمود پاتی ہیں۔ ان دونوں قسم کی تولید کا الحاق کرم یعنی افعال کے ساتھ ہوتا ہے یعنی باپ کے فعلوں سے بیٹے اور پوتے کی نسل پر اثر پڑتا ہے انہیں کو پرالبدسخت اور کریہ مان کہتے ہیں۔ پرالبد کرم نسل گذشتہ کے فعلوں کا نام ہے جن سے سخت کرم یعنی نسل موجودہ کے افعال بنے ہیں کریہ مان کرم اون فعلوں کو کہتے ہیں جو نسل موجودہ کے فعلوں سے زمانۂ مستقبل کی پیدا ہونے والی نسلوں میں ظاہر ہونگے (دیکھو تتیریہ اپنشد) اگرچہ فعلوں کی تین قسمیں بیان کگئی ہیں لیکن فعل کی اصلیت ایک ہی ہے یعنی ماضی حال اور مستقبل کی نظر سے اون کو سہ گانہ کہا ہے تمام عالم اِن تین صفتوں کے تانے بانے سے بنا ہوا ہے اور مجموعی طور پر نظام پا رہا ہے یعنی یہ صفتیں اختلاط باہمی سے رنگا رنگ کی صورتیں پیدا کرتی ہیں اور ستوگن کی افزونی سے اِنسان کا وجود بناتی ہیں جس میں وہ اپنی ہستی کو محدود خیال کرکے بیم و رجا کی قید میں آجاتا ہے۔ فی الحقیقت ایک قوت (پرکرتی) جسے جو کچھہ چاہو کہو کلُ اجسام میں محرک ہے اور اوس کی کشش سے کل افعال بحالت جبر ہر ایک بشر سے ظہور پاتے ہیں جبکہ یہ قوت ذات واحد و بے نام و نشان کا جلوہ ہے اور وہ ذات پاک اوس کے ہر ذرّہ میں محیط ہے تو پھر وہ آواگون جسے عام لوگ درست سمجھے ہوئے ہیں کس کو اور کیونکر ہو سکتا ہے اِس خیال کے پیدا ہونیکا سبب اگیان یعنی نادانی ہے۔ گیان یعنی علم حقیقت کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے کہ ذات یگانہ خود ناظر و منظور بنکر صفات کے پردہ میں عالم کی سیر کر رہی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

پندرہویں ادھیا پرشوتم یوگ (منتر ۲)

श्रीभगवानुवाच

ऊर्ध्वमूल मधः शाखमश्वत्थं प्राहुर व्ययम् ॥
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद सवेद वित् ॥१॥
अधश्चोर्ध्व प्रसृतास्तस्य शाखा गुण प्रवृद्धा विषय प्रवालाः ॥
अधश्च मूलान्यनु संततानि कर्मानुबंधीनि मनुष्यलोके ॥२॥

مایا روپی برکش یعنی علم صفات کا درخت

شری بھگوان نے فرمایا (۱) (عارفوں نے علم اشراق سے) ایک بے زوال درخت کا ہونا بیان کیا ہے جس کی اوپر جڑ ہے اور نیچے شاخیں ہیں اور جس کے پتے وید ہیں اور جس کا جاننے والا (ہر چہار) وید کا عالم مانا گیا ہے۔

(۲) اوس کی شاخیں جو صفات (کی تنہ) سے پھوٹی ہیں اور جن میں محسوسات کے شگوفے لگے ہوئے ہیں اوپر اور نیچے پھیلی ہوئی ہیں اور اوس کی جڑیں جو کہ انسانوں سے افعال کے صادر ہونیکا سبب ہیں نیچے کی طرف لٹکی ہوئی ہیں۔

یجر وید کی تیترے اوپنشد اور اتھرون وید کی کٹھولی اُپنشد میں مضمون بالا مفصل طور پر درج ہے اور تفسیر لکھنے والوں نے اپنی اپنی سمجھ کے موافق اوس کے مختلف معنی بیان کئے ہیں اوپنشدوں کے مطالعہ سے کامل طور ثابت ہے کہ اس درخت کا اشارہ جسم کے پردہ میں ایشور یعنی جان کے نزول پر ہے جسکو عارفوں نے بذریعہ اشراق اپنے بطون میں تحقیق کیا ہے اور جس سے عالم ظاہری کا شہود ہوا ہے اوس کی جڑ پرکرتی یعنی حرکت ابتدائی ہے جو انسان کے دماغ میں پیدا ہوکر علمی قوتوں اور حواس کو روشنی دیتی ہے اور افعال جسمانی کراتی ہے اوس کا تنہ صفات سہ گانہ ہیں جنکو ست رج اور تم کہتے ہیں اور جن کی تشریح چودہویں ادھیا میں ہو چکی ہے اوسکی شاخیں چاروں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

قوت ہائے مدرکہ اور حواس خمسہ ہیں جن کے وسیلہ سے انسان اس عالم میں اطراف و جوانب کی موجودات کو تمیز کرتا ہے۔ اوس کے شگوفہ محسوسات ہیں جنہیں خلا۔ ہوا۔ آگ۔ پانی اور خاک کہتے ہیں۔ اور پتوں سے وہ علوم مراد ہے۔ جو کہ ذات انسان سے پیدا ہوئے ہیں۔ وید کے اصلی معنی اوس علم کے ہیں جو سینہ انسان میں ازل سے چلا آیا ہے اور جو علم کتاب اور سفینہ میں موجود ہے وہ بھی کسی زمانہ میں علم سینہ سے کلام بنکر قلمبند ہوا ہے اور ازلی نہیں کہا جا سکتا کلمہ چار حرکتوں کی ترکیب سے بنتا ہے جن کو زبان سنسکرت میں پرا۔ پشینتی۔ مدھمان اور بیکھری کہتے ہیں اون میں سے اول حرکت اہنکار یعنی قوت حافظہ کا فعل ہے دوسری حرکت چت یعنی قوت متخیلہ سے پیدا ہوتی ہے اور تیسری حرکت بدھ یعنی قوت ممیزہ سے اور چوتھی حرکت من یعنی قوت مدرکہ سے ان چاروں کی ترکیب سے کلمات بنکر گفت و شنود میں استعمال کئے جاتے ہیں اور اسطور پر مطالب دنیوی حاصل ہوتے ہیں وہی کلمات حیطہ تحریر میں آکر متقدمین کے خیالات کو متاخرین پر ظاہر کرتے ہیں بالفاظ دیگر یہ درخت حضرت انسان کی مجموعی کیفیت ہے جو شغل (اجپا جاپ) کے کرنے کے بعد اشراق کیحالت میں واقعی نظر آتی ہے۔ اور عام طور پر بھی انسان اوس درخت کی صورت رکھتا ہے جس کی جڑ یعنی دماغ اوپر کی طرف ہے اور حواس اور ہاتھ پاؤں وغیرہ بمنزلہ شاخوں کے نیچے کی طرف پھیلے ہیں۔

جسم انسان میں جان کے نزول کو عارفان گذشتہ نے بغرض اختصار اونکار کے اسم اعظم سے تعبیر کیا ہے اور تحریر میں بھی ॐ کی شکل مانند اوس درخت کے ہوتی ہے جس کی جڑ اوپر اور شاخیں نیچے کی طرف پھیلی ہوئی ہیں اونکار کی عظمت پرنو وغیرہ بہت سے اپنشدوں میں تشریح کے ساتھ بیان کی گئی ہے لہذا اوس کا مفصل بیان کرنا اس مقام پر طوالت سمجھا جاتا ہے یہ درخت قدیم ہے مگر ہمیشہ رنگ برنگ کی شاخ اور شگوفہ پیدا کرتا رہتا ہے اور تغیر اور تبدل کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

چونکہ کل علوم اسی درخت سے پھوٹے ہیں اسلئے جو بشر اس درخت سے واقف ہوجاتا ہے وہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کل علموں پر عبور حاصل کرتا ہے۔ گو شائیں ولی رام جی نے اپنی قوت اشراقیہ سے اِس درخت کے بیان کو زبان فارسی میں یوں منظوم کیا ہے۔

شد یک درخت ظاہر و باطن و بے نمود	باطن درخت یا شجر و ظاہر سش ثمر
صد جلوه یار میکند از شش جہت ترا	اے بے خبر زیار نگر نیستت خبر
چشمت اگر بود بکشا در نگاه باش	درہا کشاده اند برائے تو بے خبر
از تو درست جانب عشرت گہ نگاه	از خویش درگذر و درون خویش درنگر

नरूप मस्येह तथोप लभ्यते नांतोन चादिर्न च संप्रतिष्ठा ॥
अश्वत्थ मेनं सुविरूढ़ मूल मसंग शस्त्रेण दृढ़ेन छित्त्वा ॥ ३ ॥
ततः पदं तत्परि मार्ग तव्यं यस्मिन्गता ननिवर्त्तंति भूयः ॥
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥ ४ ॥

الیضاً (۳) اس عالم میں اوس کی شکل نظر نہیں آتی اور اوس کا آغاز انجام اور مقام معلوم نہیں ہوتا۔ (انسان کو لازم ہے) کہ وہ اِس درخت کو جس کی جڑ نہایت سخت ہی تجرید کی مضبوط تلوار سے کاٹ کر

(۴) اوس مقام کو تلاش کرے جہاں پہونچکر بازگشت نہیں ہوتی اور اوس ذات بے ہدایت کو پاوے جس کے باعث اِس عالم کا سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آیا ہے۔

اِنسان اپنے بطون میں حرکت ابتدائی کے اون لطیف فعلوں کو جو جان سے سرزد ہوتے ہیں چشم ظاہری سے نہیں دیکھ سکتا اور اون کی ابتدا انتہا اور خاص مقام تا نہیں سکتا بطون ہ خزانہ معنی ہے جس کو عارفان ہند نے سمان وایو کہا ہے اوس میں ایک قسم کی کشش موجود ہے جو نفس کی بالا و پائیں دو حرکتیں پیدا کرتی ہے اون میں سے ہر ایک حرکت میں ست رج اور تم کی تین صفتیں نمایاں ہوتی ہیں جس جگہہ سے حرکت نفس کی شروع ہوتی ہے وہ ست کا مقام ہے حرکت کی ابتدا کو رج اور خاتمہ کو تم کہتے ہیں اِن تینوں صفتوں کی جڑ وہ کشش

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہے اور اوسیکو بالفاظ دیگر حرکت ابتدائی بیان کیا ہے۔ اِن دونوں حرکتوں کے اعتدال سے اِنسان کی حیات قایم ہے اور حواس علمی و افعالی اپنا اپنا فعل کرتے ہیں اِسطور پر جان کا نزول لطافت سے کثافت کی طرف ہوتا ہے شاغل کو چاہیئے کہ وہ اپنی ہستی کے علم کو اوس حرکت ابتدائی سے جس کے سلسلہ میں دیگر حرکات لطیف کے پیدا ہونے پر عالم نمایاں ہو جاتا ہے جذبہ معرفت کی مدد سے جُدا سمجھ لیوے اور منزل لامکان و بے نشان کو اپنا مسکن بناوے (اسنگ شستر یعنی تیغ تجرید کی تشریح اتھروَن وید کے چھورکا اوپنشد میں دیکھو)

گر ایں رُواے عنصری از تیغ عرفانی بُری	قندِ حقیقت میخوری بر خود مبیں در خود بیں
شمشیر عرفاں صاف کُن قطع ہمہ اوصاف کُن	رو با حقیقت باف کُن بر خود مبیں در خود بیں
از خود گذر در خود نگر بیخود و بخود شو باخبر	زین ہر دو بالا کُن نظر بر خود مبیں در خود بیں
از خود اگر یکسو شوی بیخود سراپا او شوی	از سوئے خود بے سو شوی بر خود مبیں در خود بیں
جویائے خود در خود خود او خود جلوہ ہائے او برآد	حرفِ تو و ما و تو بر خود مبیں در خود بیں
او در نشاں بس بے نشاں او بے نشاں در ہر نشاں	بل برتر از وہم و گماں بر خود مبیں در خود بیں

निर्माण मोहा जित संग दोषा अध्यात्म नित्या विनिवृत्त कामाः॥
द्वंद्वै र्विमुक्ताः सुख दुःख संज्ञै र्गच्छंत्यमूढा पदमव्ययं तत्॥५॥

مقام محویت پر پہونچنے کا طریقہ

(۵) دانشمند پندار اور نادانی سے بری ہو کر دِل پر فتح پا کر اپنی ذات میں ہمیشہ محو رہ کر خواہشات سے کنارہ کر کے اور رنج و راحت دونوں سے تعلق نرکھکر اوس بے زوال مقام پر پہونچتے ہیں۔

دریائے قدرت کا بہاؤ حواس اور عالم ظاہری کی طرف جاری ہے اور اوس سے پندار نادانی خواہشات رنج اور راحت کی لہریں اور بُلبلے ہر انسان کے دِل میں اوٹھ رہے ہیں شاغل کو چاہیئے کہ وہ اپنی علم ہستی کی کشتی کو اوس تلاطم سے بچاتا ہوا دریائے قدرت کے بہاؤ پر چڑھا لیجاوے اور معرفت کے کنارے پر پہونچے دریائے قدرت کے عبور کرنے کا طریقہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اِس منتر میں کھول دیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ شاغل حرکت ابتدائی سے اپنی ذات کو برتر اور پاک جاننے کی یعنی انانیت کے خیال کو روکنے کی مزاولت کرتا رہے کہ اِس مزاولت سے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے خواہش جاتی رہتی ہے دل پر فتح حاصل ہوتی ہے اور رنج و راحت مساوی ہو جاتا ہے اور سرور ابدی نصیب ہوتا ہے۔

از خود بگذر کہ ہر دو عالم	در تست نہاں چوں قطرہ در یم
خود را ہمگی بخویشتن دہ	ایں داون و ایں دہ از ہمہ بہ
جز و سر خود زخود بدر کن	از صافی و از کدر گذر کن
از موت و حیات شو کنارہ	کافی ست ولی ہمیں اشارہ

नतद्भासयते सूर्यो नश शांकोन पावकः ॥

यद्गत्वा ननिवर्त्तंते तद्धाम परमं ममः ॥ ६ ॥

مقام محویت کا نشان (۶) جہاں سورج۔ چاند اور آگ کی روشنی کا دخل نہیں ہے اور جہاں پہونچکر بازگشت نہیں ہوتی ہے وہ اعلیٰ مقام میرا ہے۔

ذات بے نشان کا جلوہ بطون میں مشاہدہ کیا جاتا ہے جہاں پر سورج چاند اور آگ کی روشنی نہیں پہونچتی ہے اور ذات پاک کا نور چمکتا ہے سورج۔ چاند اور آگ کی روشنی تو مادّی ہے اور حواس کے ذریعہ سے تمیز کیجاتی ہے نُور ذات غیر مادّی ہے اور وہ علم اشراق کی صورت رکھتا ہے چونکہ اوس کا مقام حواس اور محسوسات کے حیطہ سے برتر ہے لہذا اوسکو اعلیٰ بیان کیا ہے ذات پاک وہاں سے کل عالم کو ظہور دیتی ہے۔

نظم

ز خلوت چوں بصحرا زد علم را	منوّر ساختہ لوح و قلم را
صفات از ذات و ذات از وصف ظاہر	بجز ذاتش بذاتش نیست ماہر
جہاں و جسم و جاں مرآت ذاتش	چہ باشد جسم و جاں عکس صفاتش
زباطن ظاہر شد چوں گل شگفتہ	زہے پیدا بہ پیدائی نہفتہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

زباطن ظاہرش چوں سر کشیدہ	لباس ظاہری در بر کشیدہ
من و ما را نمود از بود او شد	دو عالم را وجود از جود او شد
دو عالم چیست عکس نور رویش	زعکس او پدید این ہائے ہویش
ہمہ حق است و حق از حق ہویدا	بجز حق ذرہ خود نیست پیدا

ममैवांशो जीवलोके जीव भूतः सनातनः॥
मनः षष्ठा नीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥७॥

مقام محویت سو جان کا شہود (۷) میری غیر فانی طاقت جانداروں کی جان بنکر دل اور حواس خمسہ کو جن کا قدرت سے ظہور ہوتا ہے کشش کرتی ہے۔

تن زندہ ز روح و روح از حق زندہ	زاں روست پدید صاحبی در بندہ
کاریست ترا معرفت نفس خود ت	بیکار نشستہ چو نقش کندہ

لفظ آنش جس کا ترجمہ یہاں پر طاقت کیا گیا ہے لغوی معنی جزو کے رکھتا ہے مگر اوس کا اطلاق صرف مادی اشیاء پر مثل خاک و آب و آتش کے ہوسکتا ہے جن کے ذرہ ایک دوسرے سے جُدا ہوجانے ممکن ہیں نور ذات بوجہ غیر مادی اور لطیف ہونے کے منقسم نہیں ہوسکتا ہے لیکن اگیان یعنی نادانی کے باعث اجسام میں منقسم معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ خلا کسی مادی اشیاء کے ذریعہ سے بوجہ لطیف ہونے کے تقسیم نہیں کیا جاسکتا ہے اور اوس کا اثر مطلق قبول نہیں کرتا ہے تو پھر وہ طاقت جسکو جان کہتے ہیں بوجہ لطیف تر ہونے کے کیونکر جزو کی صورت اختیار کرسکتی ہے جیو لوک کا لفظ جو اس منتر میں استعمال کیا گیا ہے اوس کا کل حیوانات کے مادہ حیات پر اشارہ ہے۔ جو اس عالم میں زندہ اور متحرک ہیں اون میں سے کسی جاندار کی حیات و ممات سے کوئی تغیر اوس طاقت حق میں واقع نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قایم اور موجود ہے اور ذات بے نشان کا نور ہے (دیکھو ساتویں ادہیا کا پانچواں منتر اور تیرہویں ادہیا کے ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ منتر)

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ॥
गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गंधानिवाशयात् ॥८॥

جان کا نزول جسم میں (۸) جب جان نزول کرکے جسم کو قبول کرتی ہے تب وہ جیسے ہوا بُو کو اوڑا لیجاتی ہے اپنے مقام سے اُن کو ساتھ لیجاتی ہے۔

جان کا جسم میں نزول قاعدہ ازلی ہے اور نزول کی صورت یہ ہے کہ ابتدا میں ہرنیہ گربھہ یعنی مادّہ لطیف کے خزانہ سے جو کُل عالم میں محیط ہے ایک خواہش اِنسان میں پیدا ہوتی ہے اور وہ تولید نسل کا سبب ہے اور اوس کے فعل سے لطیف مادہ کثیف ہوکر نطفہ کی شکل اختیار کرتا ہے اور پشت پدر سے شکم مادر میں جاتا ہے اوس وقت وہ اون پانچ حواس اور دل کو جن کا ذکر اگلے منتر میں ہوگا اپنے اندر لیجاتا ہے۔ جیسے بیج میں تنہ۔ شاخ۔ پتہ۔ پھول۔ پھل وغیرہ اور انڈے میں پروبازو و دیگر اعضاء جسمانی بصورت اختصار موجود ہوتے ہیں اُسی طرح نطفہ میں تمام حواس اور اعضائے جسمانی نامکمل طور پر مشمول رہتے ہیں۔

	در باطن دانہ شجر دبر دیدم این کثرت عالم است در وحدت حق		خود عین طلا صورت زیور دیدم چوں مرغ دروں بیضہ مضمر دیدم	

ایتریہ اُپنشد میں اِنسان کی تولید کا بیان ہے اور اوس کا ترجمہ منشی کنھیا لال الکھ دھاری نے کیا ہے چونکہ اوس مضمون کا تعلق اِس منتر کے مضمون سے ہے لہذا وہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"نطفہ پشت پدر میں ہوتا ہے اور وہ خلاصہ اجزاء پدر کا ہوتا ہے اوس کی حفاظت باپ کرتا ہے جب ماں کے شکم میں مخلوط ہوتا ہے جو ہر اجزاء بدن پدر کا تولد اوّل کہلاتا ہے (اور ماں کے جیسے عضو جسم کے بنے تھے ہوتا ہے) غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر نطفہ کی صورت بنکر شکم میں عورت کے آتا ہے اور حمل کی مدّت میں جورو خاوند کی محافظ رہتی ہے اور شوہر اسوجہ سے کہ جو ہر یک دگر سے وہ حمل ہوتا ہے الفت اور حفاظت کرتا ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

چاہئے کہ شوہر خود بمرتبہ ثانی تولد ہوتا ہے"۔

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनंच रसनं घ्राण मेवच ॥
अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुप सेवते ॥ ९॥

ایضاً (۹) وہ (جان) کان[1]۔ آنکھہ[2]۔ پوست[3]۔ زبان[4]۔ ناک[5] اور دل کے وسیلہ سے محسوسات کو ادراک کرتی ہے۔

نطفہ زمانہ حمل میں بالیدگی پاکر اور بچہ کی صورت اختیار کرکے شکم مادر سے باہر آتا ہے تب وہ دل اور حواس کے ذریعہ سے موجودات بیرونی کو تمیز کرتا ہے اور اُس کی عقل عمر کے ساتھہ ترقی پاتی جاتی ہے۔

उत्क्रामंतं स्थितं वापि भुंजानं वा गुणान्वितम् ॥
विमूढ़ा नानु पश्यंति पश्यंति ज्ञान चक्षुषः ॥ १०॥

اشراق وسیلہ ادراک جان ہی (۱۰) کم فہم اوس کی نزول[1]۔ قیام[2]۔ حس[3] و حرکت اور نیک[4] و بد صفت میں پابند ہونے کو نہیں دیکھہ سکتے البتہ وہ لوگ جو چشم معرفت رکھتے ہیں دیکھتے ہیں۔

خواہش[1] کا پیدا ہونا اور نطفہ بنکر شکم مادر میں پہونچنا نزول کی صورت ہے۔ مدت[2] حمل تک شکم مادر میں رہ کر بالیدگی پانے کا اشارہ قیام پر ہے۔ بعد ولادت[3] بچہ کے ہوش اور حواس کا ترقی پانے کا وقت جس میں اوسکو نیک و بد کا علم پیدا نہیں ہوتا حس و حرکت کا زمانہ کہلاتا ہے جب[4] بچہ کو نیک و بد کا تمیز عمر کے بڑھنے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ نیک و بد صفتوں کو اپنے سے منسوب کرتا ہے اور اون کا اثر اپنے اوپر مانتا ہے اوسیکو پابندی صفات کا زمانہ کہتے ہیں غرضکہ جان اِن چاروں حالتوں میں نزول کرکے اپنی اصلیت کو بھول جاتی ہے اور اپنی ہستی کو مقید خیال کرتی ہے مگر جس وقت جہل کی تاریکی رفع ہوتی ہے اوس وقت وہ اپنے آپ کو پاک اور اِس نزول کی کیفیت کو اپنا بازیچہ جانتی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

यतंतो योगिन श्चैनं पश्यंत्यात्मन्य वस्थितम् ॥
यतंतोऽप्य कृतात्मानो नैनं पश्यंत चेतसः ॥११॥

خود شناسی میں کوشش کرنے سے اشراق حاصل ہوتا ہی

(۱۱) شاغل (علم خود شناسی میں) کوشش کرنے والے اِسکو اپنے اندر مقیم دیکھتے ہیں غافل جنکے باطن پر نظر نہیں ہے کوشش کرنے پر بھی اِسے نہیں دیکھہ سکتے۔

دیدار ذات صرف کوشش پر منحصر نہیں ہے بلکہ اوس کے واسطے بطون پر نظر ہونی بھی ضروری ہے پس جو لوگ ذات کی تلاش عالم کی طرف کرتے ہیں وہ باوجود کوشش ناکام رہتے ہیں۔

راست بین از نظر راست بمقصود رسید		احوال از چشم دو بیں در طمع خام فتاد	

यदा दित्य गतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ॥
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धिमामकम् ॥१२॥

اشراق کی حالت

(۱۲) جو آفتاب کا جلال عالم کو روشنی بخشتا ہے اور جو چاند اور آگ میں موجود ہے اوسکو میرا جلال سمجھہ۔

شاغل بطون میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ جس طور پر جان زندہ اجسام میں علم اور حواس کو روشنی دیتی ہے اوسی طرح وہ آفتاب ماہتاب اور آگ کو روشنی بخشتی ہے۔

गामाविश्यच भूतानि धारयाम्यहमोजसा ॥
पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमा भूत्वारसात्मकः ॥१३॥

جمادات اور نباتات کی پیدائش۔

(۱۳) میں زمین میں دخل کرکے جمادات کو سہارا رہا ہوں اور مادّہ بارِدہ بنکر نباتات کو بالیدگی دیتا ہوں۔

جان زمین میں تصرف کرکے مادّہ حارّہ کے غلبہ سے جمادات و معدنیات کو پیدا کرتی ہے زمین کی شکل انڈے کے مانند ہے اور انڈے میں جیسے اوپر چھلکہ اور اندر غدود ہوتا ہے اوسی طرح زمین کا بالائی طبقہ مثل چھلکہ کے ہے اور اوس کے اندر مادّہ رقیق موجود ہے اِس مادّہ کی حرارت

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

سے جو زمین کے بالائی طبق کی طرف آتی ہے اور آفتاب کی طپش سے جو اوس کے اوپر پڑتی ہے اوس میں جواہرات دہات اور پتھر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

انکی پیدایش کا طریقہ ایسا ہی ہے جیسا کہ پزاوہ میں کچی مٹی کو پکا کر اینٹیں اور ظروف بنانے کا ہے مادّہ باردہ کے غلبہ سے سطح زمین پر نباتات کا نشو و نما ہوتا ہے۔

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ॥
प्राणापान समायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥१४॥

حیوانات کا ظہور

(۱۴) میں حرارت غریزی بنکر حیوانات کے جسم میں مقیم ہوں اور بالا اور پایئں انفاس کی ترکیب سے چاروں قسم کی غذا کو ہضم کرتا ہوں۔

حرارت غریزی حرارت اور برودت کے اعتدال سے بنتی ہے اور وہ غذا کو ہضم کرکے حیات کو قایم رکھتی ہے اون میں سے حرارت کی پیدایش اپان سے ہوتی ہے اور برودت کی پیدایش پران سے۔ اپان اوس قوت کا نام ہے جو اندر سے سانس کو باہر کی طرف اوچھالتی ہے اور جسکے فعل کے ختم ہوتے ہی پران کا فعل شروع ہوجاتا ہے یعنی سانس کی کشش اندر کی طرف ہونے لگتی ہے

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनंच ॥
वेदैश्च सर्वै रहमेव वेद्यो वेदांतकृद्वेदविदेव चाहम् ॥१५॥

انسان کا وجود

(۱۵) میں سب کے دل میں مقیم ہوں اور حافظہ تمیز اور سہو کا مخزن ہوں کلُ ویدوں کے ذریعہ سے میرا ہی جاننا مقصود ہے میں علم توحید کا مصنّف اور ویدوں کا عالم ہوں

جان کل جسموں میں عالم۔ علم اور معلوم بنکر جلوہ گر ہوتی ہے اور تمیز حافظہ اور سہو کو ست رج اور تم ان تین صفتوں سے نمود دیتی ہے سب ویدوں کا مقصد جان کا پہچاننا ہے اور جان سے کل وید پیدا ہوئے ہیں اور جان ہی اون کا علم رکھتی ہے۔

	یک سرّ بصد سینہ یک رو بصد آئینہ		یک شاہ بصد کشور یک ماہ بصد ایواں		

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एवच ॥
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥१६॥

ذات وصفات کی تعریف (۱۶) عالم میں دو قسم کی ہستی ہے حادث اور قدیم کل موجودات حادث مانی گئی ہے اور جو ہستی تغیر و تبدل سے بری رہتی ہے وہ قدیم کہلاتی ہے۔

اصلِ تو دِگر باشد و فرع تو دِگر فرع تو بہ اصل تست ہست و قایم	مطلق اصل است و فرع از رنگ و صور بر صفحۂ کاغذ است نقش مستر

جو کچھ حواس اور عقل کے ذریعہ سے تمیز ہوتا ہے اور تغیر و تبدل اختیار کرتا رہتا ہے وہ سب حادث اور فانی ہے جس ہستی پر فنا اور تبدّل کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور جس کی حقیقت صرف اشراق کی حالت میں دریافت کی جاتی ہے اوسے قدیم او رباقی کہتے ہیں۔ ہر شے میں یہ دونوں مشمول ہیں پس کوئی ذرّہ اون سے خالی نہیں ہے دو شئے کا ایک جگہہ ہونا عقل سے محال معلوم ہوتا ہے مگر مشاہدہ بطون سے یہ عقدہ کھل جاتا ہے۔

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मे त्युदाहृतः ॥
योलोकत्रय माविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥१७॥

ہستی بحت کا نشان (۱۷) جو ذات پاک اون (دونوں) سے برتر ہے اوسے ہستی بحت کہتے ہیں اور جو ہستی عالم سہ گانہ میں متصرّف ہو کر اوسے سہارتی ہے وہ غیر فانی جان ہے ہستی بحت کا علم انتہائے ادراک انسانی ہے اور اس ذات پاک کو عارفان ہند نے کیول برہم اور پرشوتم وغیرہ ناموں سے تعبیر کیا ہے جسوقت علم خالص رہجاتا ہے اور عالم اور معلوم دونوں محو ہو جاتے ہیں اوسوقت ہستی بحت کا کیف پیدا ہوتا ہے عالم علم اور معلوم کی تمیز کا ہونا ہی جان ہے اور وہ ہستی بحت کا جلوہ ہے۔

यस्मात्क्षर मतीतोऽह मक्षरा दपि चोत्तमः ॥
अतोऽस्मि लोके वेदेच प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥१८॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہستی بحت کی فضیلت

(۱۸) چونکہ میں حدوث اور قدم سے برتر ہوں لہذا مجھے عوام الناس نے اور کتب علوم نے ذات بے نشان کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

از جسم وجان برترم برفنسرق جملہ عنصرم	در ملک وحدت داورم برخود مبین درخود بہین

योमा मेवम संमूढ़ो जानाति पुरुषोत्तमम्॥

ससर्व विद्भजति मां सर्व भावेन भारत:॥१९॥

عارف کی کیفیت

(۱۹) اے ارجن جو دانشمند میرے اوس مقدس ذات کو جانتا ہے وہ سب کچھ جان لیتا ہے اور سب فعلوں کو کرتے ہوئے میری بندگی کرتا ہے۔

جب عارف ذات بے نشان کے نور کو بطون میں دریافت کرتا ہے تب وہ اوسی کا جلوہ ہر شے میں دیکھتا ہے اور اوس کے مشاہدہ میں مسرور رہتا ہے۔

इति गुह्यतमं शास्त्र मिद मुक्तं मयानघ॥

एतद्बुद्ध बुद्धिमान्स्यात् कृतकृत्यश्च भारत॥२०॥

عارف ہونے کے لئے نزول ذات کے اسرار کا جاننا ضروری ہے

(۲۰) اے ارجن جو کوئی اوس نہایت دقیق فلسفہ کو جس کی میں اوپر تشریح کر چکا ہوں سمجھ لیتا ہے وہ عالم عمل کی منزل سے پار ہو جاتا ہے جب انسان بطون کی جن کیفیتوں کا اس ادہیا میں بیان ہوا ہے اونہیں کو اسرار غیب سمجھنا چاہئے اور علم ان رموز کے معنی کو بخوبی حل کر لیتا ہے اور عارف ہو جاتا ہے تب وہ کسی قسم کی ریاضت اور عمل سے تعلق نہیں رکھتا ہے اور ذات بحید کے مشاہدہ میں ہمیشہ مستغرق رہتا ہے عارفان گذشتہ نے معرفت کی اس منزل اعلیٰ کو سہج اور سہ کلپ ونزوکلپ سمادہی اور نربان اوستھا اور نیز جیون اور بدیہہ مکت کے ناموں سے موسوم کیا ہے اور اوس کی سب منازل پر فضیلت مانی ہے عارف کامل گوسائیں ودی رام جی نے اس منزل کی کیفیت کو ذیل کے الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔

سادھون ہج سمادہ بھلی ہے
گورپرساد جادن سی لاگی نیک کبھوں ٹلی ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

آنکھہ نہ موندوں کان نہ روندوں کوئی کشٹ نہ دہارا	اوگھڑ سے نین پہچانا ہنس ہنس سندر روپ نہارا
جیتا چلوں سوئی پر دکہنا جو کچہ کروں سو پوجا	گرہ اُودیاں ایک سم جانا بھاؤ مٹایا دوجا
سُن محل میں آن سمائے ملن باسنا تیاگی	سووت جاگت اوٹھت بیٹھت ایسی تاڑی لاگی
یہی رہنی یہی گہنی ولی پرگھٹ کھہ گائی	دوکھ سوکھ سے جو پرے پرم پد وہ پد ہی سکھ دائی

سادھون سہج سمادہ بھلی ہے

इति श्रीमद्भगवद्गीतासु॰ पुरुषोत्तमयोगो-नाम पञ्चदशोऽध्यायः॥१५॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم اُلوہیت کے طریقت سے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی پندرہویں ادہیا موسوم بہ پرشوتم یوگ ختم ہوئی

پندرہویں ادہیا کا خلاصہ

بدریا قطرہ چوں واصل شود دریاست درمعنی	حباب و موج ہم آب اند بشگاف این معما را

یہ وہی معما ہے جس کے حل کرنے کی کوشش میں تمام وید اور علوم پیدا ہوئے ہیں اور جس کسی نے اِس مُعمے کو حل کیا ہے اوس نے تمام ویدوں کا ماحصل پایا ہے یہ جان اور جسم اور عالم کے شہود کا ایک عجیب و غریب معما ہے جس کا اپنی حیات میں حل کر لینا ہر فرد بشر کا فرض ہے اِس ادہیا میں یہ معما واسطے رہنمائی طالبان صادق کے علم اشراق کی مدد سے کھولا گیا ہے جبتک انسان اپنی ہستی کو مثل حباب دریائے وحدت سے جُدا مانتا ہے ہیم ورجا کی تلاطم میں غوطہ کھاتا رہتا ہے اور اِس عقدہ کو کھول نہیں سکتا۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جب بشر دریائے وحدت میں شناوری کرتا ہے اور اوس دریا کی روانگی سے موج و حباب کو ظہور پاتے دیکھتا ہے تب وہ اپنی ہستی کے بلبلے کو اوس سے جدا نہیں پاتا ہے اور جزویت سے کلیت میں سماتا ہے۔

جب وہ دریا کی ماہیت پر نظر ڈالتا ہے اور بلبلے اور موج کی اصلیت دریافت کرتا ہے تب یہ اشعار اوسکے حال پر صادق آتے ہیں۔

آبیست کہ دریا شدہ امواج برانگیخت گہ گشت حباب		گہ یخ شدہ در عالم تکرار درآمد دراین دو رآن شد
ہر چند بگویم رہ بیہودہ بپویم راز یست نہفتہ		ہر کس کہ بفہمید سبکسار برآمد خود جملہ جہان شد

کل عارفوں نے اسی رمز کو مختلف کلمات میں کھولا ہے اور چاروں مہاباک یعنی چاروں ویدوں کے اسم اعظم کا اِس پر اشارہ ہے۔ منجملہ اون کے سام وید کا اسم اعظم تومسی جو تت توم اور اسی تین لفظوں سے بنا ہے اِس پر دلالت کرتا ہے اول لفظ تت کا اشارہ عالم بطون پر ہے جو بالذّات لافانی اور باقی ہے اور جس نے کثیف مادّے کی صورت اختیار کی ہے۔

دوسرے لفظ توم سے عالم ظاہری مُراد ہے جو کہ کثیف مادّے کی شکل رکھتا ہے اور تغیر پذیر اور فانی ہے۔

تیسرا لفظ اسی ذات پاک کا نشان بتلاتا ہے جو کہ باقی و فانی سے برتر ہے اور جس کی کمال قدرت نے اِن دونوں کو نمود دیا ہے۔

تُوم پد یعنی عالم ظہور کا علم عقل اور حواس کے ذریعہ سے اِنسان کو حاصل ہوتا ہے اور واقعات پر مبنی نہیں ہوتا اوس کے باعث اِنسان اپنی جان کو جسم میں محدود سمجھتا ہے اور افعال جسمانی کا پابند ہو جاتا ہے۔

تت پد یعنی عالم بطون کا علم اشراق کی حالت میں پیدا ہوتا ہے اور واقعی صورت کو دکھلاتا ہے جب بشر کی رسائی معرفت کی اِس منزل تک ہو جاتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ جس جان کو وہ جیو یعنی اپنی جان جانتا تھا وہ دراصل کُل عالم کی جان یعنی ایشور ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اس پد یعنی مقام محویت جزویت اور کلیت کے علم سے بلند اور برتر ہے اور اِس کا نام وصال ذات ہے۔

محویت کے حاصل کرنے کے لئے ابتدا میں اجپا جاپ یعنی پاسِ انفاس کی مزاولت کرنی پڑتی ہے اوس کی مزاولت سے طالب کے دِل کو کشایش ہوتی ہے اور نفس کی رفتار میں سکون پیدا ہو جاتا ہے بعد ازاں وہ حرکت ابتدائی جو کہ تت پد یعنی ایشور کی منزل سے اوٹھتی ہی محسوس ہوتی تھی اور جب انسان کی رسائی یہاں تک ہو جاتی ہے تب جیو اور ایشور کے جدا ہونیکا خیال رفع ہو جاتا ہے یعنی اُس کا علمِ جزویت علمِ کلیت میں مبدل ہو جاتا ہے۔

طالب کو لازم ہے کہ وہ اوس کو آخری منزل نہ سمجھے اور اپنی ہستی بحت کو اُس حرکت سے جو جزو کُل کی ہستی کی صورت میں آشکارا ہوتی ہے جُدا جان لے یعنی جزویت اور کلیت کے علم سے جنھوں نے کہ علم خالص سے ظہور پایا ہے توجہ کو ہٹا کر علم خالص میں جو سرور و کیف کا چشمہ ہے محو ہو جائے یہی نکتہ ہے جس کو اِس ادھیا میں مصنّف نے اسنگ شستر یعنی تیغ تجرید سے درخت کلیت کا کاٹنا بطور استعارہ بیان کیا ہے۔

کبیر صاحب کا مقولہ

گیان محل کے دو دروازے سرگُن نرگُن باری ہی	گی گیاتا ہیں دو دروازے آتم وست نیاری ہی
کبھی اِس در کبھی اُس درباری جھوکا جھانک	چڈ آکاس بیٹھے نہیں لگے نہیں پل آنکھہ
دوڑے پیچھے دوڑے اوپر مدھ نہیں ٹھرائے	نانا بدھ کے جتن کرت ہی سوجھے آپ نہ کائے
ایسا ٹھور ٹھکانا نیرے پاوت نائیں اندھ	ٹک کرپا کر آپ بچارو مٹے سکل درگندھ
گی دیہی گیا تا اہنگ گیان لکھو نج پران	سوتہ پرکاشے جیو ہے ابناشی بزبان

جب انسان مندرجہ بالا طریقت سے محویت کی منزل پر پہونچتا ہے تب اوسکو کسی طرح کے عمل اور شغل سے تعلق نہیں رہتا اور وہ تاقیام جسم سرور ابدی میں مستغرق رہتا ہی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

گوشائیں چرنداس جی نے وگیان سمادہ یعنی محویت کے درجہ کو اِن لفظوں میں بیان کیا ہے

جب لگ تتو بچار کے کہے ایک اور دوسرے میں تو یہ وہ بھول کر رہے جو سہج سو بھاتے گیان رہت گیا تا رہت اور رہت گے جان		برہم برت باندہی رہے تب لگ دہیان ہی ہوے آپا دیہہ اوٹھاے کر گیان سمادھ لگاتے لگی کبھی چھوٹی نہیں یہ سمادھ وگیان

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سولھویں ادھیا دیوآسُر سمپت یوگ

अभयं सत्त्व संशुद्धि र्ज्ञानयोग व्यवस्थितः॥
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्याय स्तप आर्जवम्॥१॥

صفات ملکوتی (۱) بیباکی۔ پاک باطنی۔ علم اور عمل میں استقامت۔ فیاضی۔ ضبط حواس تکمیل فرائض مذہبی۔ تحصیل علم۔ ریاضت۔ راستبازی۔

अहिंसा सत्यम क्रोध स्त्यागः शांतिरपैशुनम्॥
दया भूतेष्व लोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीर चापलम्॥२॥

ایضاً (۲) خیر طلبی۔ سچائی۔ تحمّل۔ نیکی۔ اطمینان۔ عیب پوشی۔ رحمدلی۔ قناعت حلم۔ حیا۔ سنجیدگی

तेजः क्षमा धृतिः शौच मद्रोहो नाति मानिता॥
भवंति संपदं दैवी मभिजातस्य भारत॥३॥

ایضاً (۳) جلال۔ عفو۔ استقلال۔ پاکبازی۔ صلح جوئی۔ اور انکسار اے ارجن فرشتہ صفت انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔

دیوتاؤں کی کوئی نسل یا قوم انسانوں کے علاوہ کبھی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ جو انسان اِن صفتوں سے موصوف تھے وہ دیوتا کہلاتے ہیں۔

दंभो दर्पो ऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्य मेवच॥
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ संपद मासुरीम्॥४॥

صفات شیطانی (۴) اے ارجن فریب۔ خودنمائی۔ غرور۔ غصّہ۔ سنگدلی اور جہالت شیطانی خصلت رکھنے والے انسانوں میں ہوتی ہیں۔

شیطان کوئی مجسم شے بدافعالی کی ترغیب دینے والا نہیں ہے بلکہ وہ رجوگن اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تموگن کے غلبہ کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان کے دل میں صفات ناقصہ پیدا ہوتی ہیں

दैवी संपद्वि मोक्षाय निर्वंधाया सुरीमता ॥
माशुचः संपदं दैवी मभिजातोऽसि पांडव ॥५॥

ملکوتی اور شیطانی صفتوں کے نتائج (۵) صفات ملکوتی ذریعہ مخلصی کا اور صفات شیطانی باعث گرفتاری کا مانی گئی ہیں - اے ارجن تو فکر نکر کہ تیری پیدائش صفات ملکوتی سے ہے -

	خوئے خوش و اخلاق نکو جنت و باغ		خوئے بد و اوصاف بدت دوزخ و راغ

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एवच्च ॥
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थमे श्रृणु ॥६॥

دو قسم کے انسان ہیں (۶) اس دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں فرشتہ صفت اور شیطان خصلت اے ارجن فرشتہ صفت لوگوں کا تو مفصل بیان ہو چکا ہے اب تو شیطان خصلت لوگوں کا حال سُن

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरा सुराः ॥
नशौचं नापि चाचारो नसत्यं तेषु विद्यते ॥७॥

شیطان خصلت انسان (۷) شیطان خصلت انسان امر اور نہی کو تمیز نہیں کر سکتے اور پاک باطنی نیک اعمالی اور راستبازی اونمیں نہیں ہوتی -

असत्यम प्रतिष्ठंते जगदाहु रनीश्वरम् ॥
अपरस्पर संभूतं किमन्यत्काम हैतुकम् ॥८॥

ایضاً (۸) وہ بیان کرتے ہیں کہ اِس باطل اور حادث عالم کا کوئی صاحب نہیں ہے اور ذروں کے اتصال کے سوائے اوس کی پیدائش کا کوئی اور سبب نہیں ہو سکتا یہ عقیدہ اون لوگوں کا ہے جو ذرّوں کی قوت اتصال سے عالم کی پیدائش بتاتے ہیں اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ناستک کہلاتے ہیں

एतां दृष्टि मवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्प बुद्धयः॥
प्रभवंत्युग्र कर्माणः क्षयाय जगतोऽहिता॥९॥

ایضاً (۹) جو اِس خیال کے پابند ہو کر اپنی جان کے دشمن بنجاتے ہیں وہ کم عقل۔ بداعمال اور عالم کو ضرر پہونچانے والے آخرکار غارت ہوتے ہیں۔

काम माश्रित्य दुष्पूरं दंभमान मदान्विताः॥
मोहाद्गृहीत्वा ऽसद्ग्रहा न्प्रवर्त्तन्ते ऽशुचि व्रता॥१०॥

ایضاً (۱۰) وہ ایسی نفسانی خواہش میں پھنسکر جو کبھی پوری نہیں ہوتی فریب غرور اور جوش کو کام میں لاتے ہیں اور جہالت کے باعث ناراستی کے طریقہ کو اختیار کرکے بدافعالی میں زندگی گذارتے ہیں۔

चिंताम परिमेयांच प्रलयांता मुपाश्रिताः॥
कामोप भोग परमा एतावदिति निश्चिता॥११॥

ایضاً (۱۱) وہ ایسی فکر میں جو بعید از عقل ہوتی ہے اور مرتے دم تک قایم رہتی ہے گرفتار رہتے ہیں اور حظِ نفس کو عمر کا ماحصل جانکر اوس میں مشغول رہتے ہیں۔

आशापाश शतैर्बद्धाः काम क्रोध परायणाः॥
ईहंते काम भोगार्थ मन्याये नार्थ संचयान्॥१२॥

ایضاً (۱۲) وہ اُمید کے صدہا دام میں گرفتار ہو کر اور خواہش اور غضب میں مبتلا ہو کر لذاتِ نفسانی حاصل کرنے کے لئے ناجائز طریقوں سے دولت جمع کرتے ہیں۔

इदमद्य मयालब्ध मिमं प्राप्स्ये मनोरथम्॥
इदमस्ती दमपि मे भविष्यति पुनर्धनम्॥१३॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ایضاً (۱۳) میری مراد تو حاصل ہو گئی ہے اب میں اِسے حاصل کرتا ہوں یہ اسوقت میرا ہے اور آیندہ بھی میرا ہی رہیگا۔

असौ मयाहतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ॥
ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहं बलवान्सुखी ॥१४॥

ایضاً (۱۴) میں نے فلاں دشمن کو تو مار ڈالا اور میں باقی دشمنوں کو بھی مارونگا میں حکومت کرتا ہوں۔ لذات دینوی سے حظ اوٹھاتا ہوں۔ صاحب کمال اور زبردست ہوں اور آرام سے زندگی بسر کرتا ہوں۔

आढ्योऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ॥
यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञान विमोहिताः ॥१५॥

ایضاً (۱۵) میں دولتمند اور عالی خاندان ہوں میری برابر اور کون ہو سکتا ہے میں یگ کروں گا خیرات دونگا اور عیش سے عمر بسر کرونگا۔ اِس قسم کے جاہلانہ خیالات نے جن کی عقل کو تیرہ کر دیا ہے۔

نفس ہرگہہ دلیر میگردد عقل بیچارہ ہیچو روباہے		اندریں بیشہ شیر میگردد نشود روبرو با دگاہے	

अनेकचित्तविभ्रांता मोहजालसमावृताः ॥
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतंति नरकेऽशुचौ ॥१६॥

ایضاً (۱۶) اور جو طرح طرح کے واہمات میں سرگردان اور دام غفلت میں گرفتار ہیں اور عیش و عشرت میں مصروف رہتے ہیں وہ ناپاک دوزخ میں پڑتے ہیں۔

تیرگی عقل اور دام غفلت میں گرفتار ہو کر بُرے فعلوں کا کرنا دوزخ میں پڑنا ہے ورنہ دوزخ کوئی جیلخانے کا سا مکان بنا ہوا نہیں ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

आत्म संभाविताः स्तब्धा धनमान मदान्विताः॥
यजंते नाम यज्ञैस्ते दंभेना विधि पूर्वकम्॥१७॥

الیضاً (۱۷) جو مغرور۔ سنگدل اور دولت کے غرور سے مدہوش ہیں اور مکر سے قاعدہ کے خلاف نام کے واسطے یگ کرتے ہیں

چندچوں گرگ و مار و شیر و پلنگ		تا فتہ رو ز صلح و ماندہ بجنگ	

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधंच संश्रिताः॥
मामात्म परदेहेषु प्रद्विषंतो ऽभ्यसूयकाः॥१८॥

الیضاً (۱۸) اور پندار۔ قوت جسمانی کے جوش۔ نخوت۔ خواہش اور غصہ سی مغلوب ہوکر میری ذات کو جو اون کی اور اوروں کے جسموں میں مقیم ہے غیر سمجھکر آزار پہونچاتے ہیں۔

तानहं द्विषतः क्रूरान् संसारेषु नराधमान्॥
क्षिपाम्यजस्त्रम शुभा नासुरीष्वेव योनिषु॥१९॥

خصلت شیطانی سے انسان ہمیشہ تنزل پاتا ہے

(۱۹) اون موذی۔ بے رحم۔ اذل الخلایق۔ بد خصلت انسانوں کا تنزل میں شیطانی نسل میں ضرور کرتا ہوں

ساتویں منتر سے اُنیسویں منتر تک اون لوگوں کا بیان ہوا ہے جو خصلت شیطانی رکھتے ہیں اور عقل کے تیرہ ہو جانے سے اپنی اور عالم کی ہستی کو جُدا اور غیر سمجھکر فساد اور ایذا رسانی کا باعث ہوتے ہیں اور اِس طور پر اور بہی زیادہ بدافعالی میں گرفتار ہو کر تنزل کرتے چلے جاتے ہیں

आसुरीं योनि मापन्ना मूढ़ाजन्मनिजन्मनि॥
माम प्राप्यैव कौंतेय ततोयांत्य धमांगतिम्॥२०॥

متواتر تنزل سے ترقی ناممکن ہو جاتی ہے

(۲۰) اے ارجن جو بد عقل شیطانی نسل کو کئی مرتبہ پاکر بہی میرا وصال حاصل نہیں کرتے وہ پستی میں گرتے ہیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جو علم تیرگی اور بدافعالی سے جہل کیصورت اختیار کرتا ہے تا وقتیکہ اوس کی کثافت دُور نہو وہ قدرت کے چرخ میں اپنی مرکز پر لوٹ لوٹ کر نسل آیندہ میں ظاہر ہوا کرتا ہی

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशन मात्मनः ॥
कामः क्रोधस्तथालोभ स्तस्मादेत्त त्रियं त्यजेत् ॥२१॥

خواہش غصّہ اور طمع سے خصلت شیطانی پیدا ہوتی ہے

(۲۱) خواہش غصہ اور طمع دوزخ کے تین مختلف دروازے ہیں جن سے انسان پر زوال آتا ہے اسواسطے اون تینوں کا ترک لازم ہی۔

اگر خواہش غصّہ اور طمع دوزخ کے دروازے ہیں تو پھر جتنے انسان اِن خصلتوں سے مغلوب ہیں وہ گرفتار دوزخ ہیں۔

एतै र्विमुक्तः कौंतेय तमोद्वारै स्त्रिभिर्नरः ॥
आचरत्यात्मनः श्रेय स्ततोयाति परांगतिम् ॥२२॥

خواہش غصہ اور طمع کا سرچشمہ جہل ہے

(۲۲) اے ارجن جو انسان تموگن کی اِن تین دروازوں سے بچکر اپنی بہبودی میں کوشش کرتا ہے وہ اعلیٰ منزل پر پہونچتا ہے۔

جو انسان خصلت ناقصہ سے مغلوب نہیں ہوتے وہ بہشت پاتے ہیں یعنی علم و سرور کی اعلیٰ منزل کیطرف رجوع کرتے ہیں۔

यः शास्त्र विधि मुत्सृज्य वर्त्तते काम कारतः ॥
नससिद्धि मवाप्नोति नसुखं न परांगतिम् ॥२३॥

جہل کا پیرو درجہ کمال نہیں پاتا۔

(۲۳) جو شخص شاستر کے اصول کے خلاف اپنی مرضی کے موافق عمل کرتا ہے وہ کمال کو نہیں پاتا ہے اور آسایش اور اعلیٰ درجہ سے محروم رہجاتا ہے۔

	زشت دان خوئے مردم آزاری		گرچنینی تو دائما خواری	

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणंते कार्याकार्य व्यवस्थितौ॥
ज्ञात्वा शास्त्र विधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि॥२४॥

علم اور نیک اعمال سبب رستگاری ہیں

(۲۴) اِس لئے تجھے اون اُصول سے واقف ہو کر جو شاستر میں امر و نہی کی تقسیم کے بارہ میں درج ہیں شاستر کی ہدایت کے موافق عمل کرنا واجب ہے۔

شاستر یعنی فلسفہ نے امر و نہی کا فرق ظاہر کیا ہے اور امر پر کاربند ہونے اور نہی کے چھوڑنے کی ہدایت کی ہے امر سے وہ افعال حسنہ مراد ہیں جو صفات ملکوتی سے پیدا ہوتے ہیں نہی اون افعال ذمیمہ کا نام ہے جو خصلت شیطانی سے سرزد ہوتے ہیں۔

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासु० दैवासुरसंपद्विभाग योगोनाम षोड़षोऽध्यायः॥१६॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقہ کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی سولھویں ادھیا موسوم بہ تقسیم صفات شیطانی وملکوتی ختم ہوئی

سولھویں ادھیا کا خلاصہ

نیک خصلت اور نیک افعال انسان کے دلکو کثافت سے پاک اور روشن کر کے اوس اعلیٰ منزل پر جو بالفاظ دیگر بہشت کہلاتی ہے پہونچاتے ہیں بد خصلت اور افعال ذمیمہ دلکو کثیف اور تیرہ کر کے پستی میں گراتے ہیں اور یہی دوزخ ہے عارف بیم و رجا کی اصلیت سمجھکر اور واقعات کو چشم

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

معرفت کے وسیلہ سے دیکھکر ہرگز افعال ذمیمہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔

نظم

خانۂ عمر تو بود بردمے — بهردمے می طلبی عالمے
بهردمے کینۂ و کبر و ریا — بهردمے این همه حرص وهوا
بهردمے غصہ و بدخوئیت — بهردمے با همه بے رویت
بهردمے این همه شر و فساد — هفت هزاری شدنت اجتهاد
حیف بریں دانش و آئین تو — کورشده دیدۂ حق بین تو
عقل تو نقش تو زتو دربود — خوئے دورنگی دو دوانی فزود
خواهش دنیائے تو دراز دیاد — آخرت از یاد تو رفتہ چو باد
نازبرایّام جوانی کُنی — فخر بر آرائے دخانی کُنی
سرد شو و گرم دکائی تو — خواب وخیال است جوائی تو
پارہ کن این جامۂ هستی خویش — اوج طلب چند بہ پستی خویش
صاف شو از لوثِ دورنگی همه — موم صفت باش زنگی همه
صدق و صفا را بہ یقین پیشہ کُن — واقفِ خود شو بخود اندیشہ کُن
رهبر خود منِ عمرت اینجا بساز — خودی خود را همه در خود بباز
محرم خود شو کہ تو خود چیستی — چوں همه خود اوست تو خود کیستی
غافلی از صورت و معنی خویش — چند شوی فرش رہ کفر و کیش

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سترہویں ادھیائے شردھاتری وبھاگ یوگ

अर्जुनउवाच

येशास्त्र विधि मुत्सृज्य यजंते श्रद्धयाऽन्विताः ।।
तेषां निष्ठातुका कृष्ण सत्वमाहो रजस्तमः ।।१।।

عقیدے کی بابتہ سوال — ارجن نے سوال کیا (۱) اے کرشن جو عقیدت مند انسان شاستر کے موافق عمل نہیں کرتے اون کا عقیدہ ستوگنی رجوگنی اور تموگنی میں سے کونسا ہوتا ہے

श्रीभगवानुवाच

त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा ।।
स्वात्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां श्रृणु ।। २ ।।

جواب عقیدے تین قسم کے ہیں — شری بھگوان نے جواب دیا (۲) عقیدہ انسانونکا طبعی خاصہ ہی اور اُس کی تین قسمیں ہیں ستوگنی رجوگنی اور تموگنی اب تو اونکا حال مجھسے سُن

सत्वानु रूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ।।
श्रद्धामयो ऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ।।३।।

عقیدہ لازمہ بشریت ہی — (۳) اے ارجن ہر بشر کا عقیدہ اوس کی طبیعت کے موافق ہوتا ہی اور عقیدہ کا ہونا جزو بشریت ہے پس جس کا جو عقیدہ ہے وہی اوس کی ہستی ہے

طبیعت صفات سہ گانہ کی امتزاج کا نام ہے جو ہر انسان کو اپنی ماں اور باپ سے ورثہ میں ملتا ہے بعد میں وہ صحبت کے اثر سے ایک خاص یقین کو پیدا کرتا ہے جس کا عقیدہ نام ہے ہر شخص کا کچھ نہ کچھ عقیدہ ہوتا ہے اور جو جس کا عقیدہ ہوتا ہے وہی اوس کی ہستی ہوتی ہے ۔

اے برادر تو ہمہ اندیشۂ	مابقی تو استخوان و ریشۂ

यजंते सात्त्विका देवा न्यक्षर क्षांसि राजसाः ॥
प्रेतान्भूत गणांश्चान्ये यजंते तामसा जनाः ॥४॥

پرستش سہ گانہ

(۴) ستوگنی انسان دیوتاؤں کو رجوگنی یکش اور راکشسوں کو اور تموگنی بھوت اور پریتوں کو پوجتے ہیں

نیک خصلت انسان صفات علوی کی پرستش کرتے ہیں اور نیک افعال کے پابند رہتے ہیں اہل غرض سفلی قوتوں کو اپنا معبود بناتے ہیں اور اوسکی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دیگر جانداروں کو تکلیف اور ایذا پہونچاتے ہیں بدخصلت لوگ مُردے بھوت جن وغیرہ کی پرستش کے جہل میں گرفتار رہتے ہیں۔

अशास्त्र विहितं घोरं तप्यंते ये तपोजनाः ॥
दंभाहंकार संयुक्ताः कामराग बलान्विताः ॥५॥
कर्षयंतः शरीरस्थं भूत ग्राम मचेतसः ॥
मां चैवांतः शरीरस्थं तान्विद्ध्या सुर निश्चयान् ॥६॥

تموگنی عقیدہ

(۵) جو بدعقل اوس سخت ریاضت کے جسکی شاستر میں اجازت نہیں ہے پابند ہوتے ہیں مکرو پندار رکھتے ہیں خواہش اور تمنا سے مغلوب ہیں۔

(۶) اور عناصر جسمانی اور میری ذات کو جو اون کے دل میں مقیم ہے تکلیف پہونچاتے ہیں اونکا عقیدہ تموگنی سمجھ

ابیات

بے خرد سے چند ز خود بے خبر دو د شوند ار بد ماغ رسند		عیب پسند ند بزعم ہنر باد شوند ار بہ چراغ رسند	

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः ॥
यज्ञस्त पस्तथा दानं तेषां भेद मिमं शृणु ॥७॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سہ گانہ تقسیم (۷) غذا یگ تپ اور دان جو تین تین قسم کے ہیں ہر ایک کو جداگانہ پسند ہوتے ہیں اب تو اونکا تفاوت سمجھہ لے

غذا یگ تپ اور دان کی ستوگنی رجوگنی اور تموگنی تین تین قسمیں ہیں اور ہر قسم کے اِنسان کو اپنی قسم کی شے مرغوب ہوتی ہے۔

आयुः सत्त्वबला रोग्य सुख प्रीति विवर्धनाः॥

रस्याः स्निग्धाःस्थिरा हृद्या आहाराःसात्त्विक प्रियाः॥८॥

ستوگنی غذا (۸) جو غذا عمر قوتِ تولید طاقت صحت آسایش اور خوشی کو بڑہاتی ہے اور ذایقہ دار مرغن مقوی اور خوشگوار ہوتی ہے وہ ستوگنی کو مرغوب ہوا کرتی ہے

कट्वम्ल लवणा त्युष्ण तीक्ष्णरुक्ष विदाहिनः॥

आहारा राजसस्येष्टा दुःख शोकामय प्रदाः॥९॥

رجوگنی غذا (۹) جو غذا کڑوی۔کہٹی۔نمکین گرم۔چرپری۔روکہی اور جلن پیدا کرنے والی ہے اور تکلیف۔رنج اور بیماری کا باعث ہوتی ہے وہ رجوگنی کو مرغوب ہوا کرتی ہی

यातयामं गत रसं पूति पर्युषितं चयत्॥

उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामस प्रियम्॥१०॥

تموگنی غذا (۱۰) باسی۔بدذایقہ۔متعفن۔جہوٹی اور ناپاک خوراک تموگنی کو مرغوب ہوتی ہے۔

अफला कांक्षिभिर्यज्ञो विधि दृष्टोय इज्यते॥

यष्टव्य मे वेति मनः समाधाय स सात्त्विकः॥११॥

ستوگنی یگ (۱۱) جو یگ اوسکے نتیجہ کی امید نہ رکہکر اور فرض سمجہکر باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہی وہ ستوگنی ہی

अभि संधायतु फलं दंभार्थ मपि चैवयत्॥

इज्यते भरत श्रेष्ठ तंयज्ञं विद्धि राजसम्॥१२॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

رجوگنی یگ

(۱۲) اے ارجن جو یگ مطلب برآری کے واسطے جھوٹے عقیدے سے کیا جاتا ہے اوسے رجوگنی سمجھہ

विधि हीन मसृष्टान्नं मंत्रहीन मदक्षिणम् ॥
श्रद्धा विरहितं यज्ञं तामसं परि चक्षते ॥१३॥

تموگنی یگ

(۱۳) جو یگ آہوتی - منتر - دچھنا اور عقیدے کے بغیر بے قاعدہ طور پر کیا جاتا ہو اوسے شاستر تموگنی کہتے ہیں -

देव द्विज गुरु प्राज्ञ पूजनं शौच मार्जवम् ॥
ब्रह्म चर्य महिंसाच शारीरं तप उच्यते ॥१४॥

کایک تپ یعنی زہد جسمانی -

(۱۴) دیوتا برہمن گرو اور عالم کی تعظیم کرنا پاک اور صاف رہنا نیک افعالی کا پابند اور علم الٰہی کا طالب ہونا اور کسی کو ایذا نہ پہونچانا زہد جسمانی کہلاتا ہے -

अनुद्वेग कारं वाक्यं सत्यं प्रियहितं चयत् ॥
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥१५॥

واچک تپ یعنی زہد زبانی

(۱۵) صلح آمیز - راست - شیریں اور مفید کلام کا ادا کرنا اور علوم کا پڑہنا زہد زبانی ہے -

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्म विनिग्रहः ॥
भाव संशुद्धि रित्येत त्तपो मानस मुच्यते ॥१६॥

مانسک تپ یعنی زہد قلبی

(۱۶) اطمینان رکہنا حلم اور قرار سے کام لینا حواسوں کو مغلوب کرنا اور صفائی قلب میں مشغول ہونا زہد قلبی کہلاتا ہے -

श्रद्धया परया तप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ॥
अफला कांक्षि भिर्युक्तः सात्विकं परिचक्षते ॥१७॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ستوگنی زہد (۱۷) مندرجہ بالا تین قسموں میں سے جس کسی قسم کا زہد نتیجہ کی تمنّا کو چھوڑ کر اختیار کیا جاتا ہے اوسے عارف ستوگنی کہتے ہیں۔

درحقیقت اِس قسم کے زہد کی ہدایت کی گئی ہے۔

सत्कार मान पूजार्थं तपो दंभेन चैवयत् ॥

क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलम ध्रुवम् ॥१८॥

رجوگنی زہد (۱۸) جو زُہد ناموری افتخار اور عزّت کے واسطے فریب سے کیا جاتا ہے اور بے ثبات اور فانی ہے اوسے شاستر رجوگنی کہتے ہیں۔

اِس قسم کا نمایشی زہد آجکل عام طور پر کیا جاتا ہے۔

मूढ़ ग्राहेणात्मनो यत्पीड़या क्रियते तपः ॥

परस्योत्सादनार्थं वा तत्ताम समुदाहृतम् ॥१९॥

تموگنی زہد (۱۹) جو زہد حماقت کی وجہ سے اپنے آپکو تکلیف دیکر اوروں کو تکلیف پہونچانے کے لئے کیا جاتا ہے وہ تموگنی کہلاتا ہے۔

اِس طرح کا زہد حماقت کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

दातव्य मिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ॥

देशे कालेच पात्रे च तद्दानं सात्विकं स्मृतम् ॥२०॥

ستوگنی خیرات (۲۰) جو خیرات فرض سمجھکر معاوضہ کی امید نہ کرکے اور موقع وقت اور استحقاق کا خیال کرکے دیجاتی ہے وہ ستوگنی ہے۔

ناظرین اس منتر کی ہدایت کو ملاحظہ کرکے ذرا غور کریں کہ اوس کی آجکل کہاں تک پابندی ہو رہی ہے۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फल मुद्दिश्य वापुनः ॥

दीयतेच परिक्लिष्टं तद्राज समुदाहृतम् ॥२१॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

رجوگنی خیرات (۲۱) جو خیرات معاوضہ کی اُمید سے ۔ نتیجہ کی توقع پر ۔ مجبوری کی حالت میں دیجاتی ہے اوسے عارف رجوگنی کہتے ہیں ۔

رنج بیماری اور تکلیف کے موقعوں پر اِس قسم کی خیرات اکثر ہوا کرتی ہے ۔

अदेश काले यद्दान मपात्रेभ्यश्च दीयते ॥

असत्कृत मवज्ञातं तत्तामस मुदाहृतम् ॥२२॥

تموگنی خیرات (۲۲) جو خیرات موقع اور وقت کا لحاظ نکرکے غیر مستحق کو توہین اور تضحیک کے ساتھہ دیجاتی ہے وہ تموگنی کہلاتی ہے ۔

اہل ہند اون فقرا یتیم اور بیکسوں کو جو مستحق خیرات کے ہیں محروم رکھکر اور لوگوں کی نفس پروری کرتے ہیں جو مکار گمراہ کرنے والے اور مفت خور ہیں اِس قسم کی خیرات نیکی میں داخل نہیں ہے اور بُروں کو بُرائی سکھاتی ہے ۔

ॐ तत्स दिति निर्देशो ब्रह्मण स्त्रिविधः स्मृतः ॥

ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥२३॥

اسم اعظم اوم تت ست (۲۳) زمانہ قدیم میں برہم کی اِسم اعظم اوم تت ست کا تصور تین طرح پر کیا گیا اور اوس سے برہمن وید اور یگ بنائے گئے ۔

اوس برہم سے جو کہ علم خالص ہے علم عالم معلوم تین صفتوں میں ظہور پایا ہے اور اوم تت ست کے اِسم اعظم کا اِن پر اشارہ ہے ان تین صفتوں کے اجتماع سے برہمن بھاگ منتر بھاگ اور قواعد یگ بنائے گئے اوم اوس ذات پاک کو معہ اوس کے شہود کے ظاہر کرتا ہے اور تت سے عالم باطنی اور ست سے عالم ظاہری مراد ہے (پندرہویں ادہیا کے خلاصہ میں تت توم اسی کا بیان دیکھو)

तस्मादो मित्युदाहृत्य यज्ञदान तपःक्रियाः ॥

प्रवर्त्तन्ते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥२४॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اوم کا تصوّر (۲۴) اِس لئے عارف ہمیشہ اوم کہکر یگ دان اور تپ کے عملوں کو جن کی ویدمیں ہدایت کی گئی ہے شروع کرتے ہیں۔
عارف ہر کام کو شروع کرتے وقت اوم تت ست زبان سے ادا کرتے ہیں اور نیز اپنی توجہ کو اس علم کی طرف مبذول کرتے ہیں جو لفظ اوم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

तदित्य नभि संधाय फलं यज्ञ तपः क्रियाः॥
दान क्रियाश्च विविधाःक्रियंते मोक्ष कांक्षिभिः॥२५॥

تت کا تصوّر (۲۵) طالبان نجات تت کے لفظ کو زبان سے ادا کرکے اور نتیجہ کی توقع کو چھوڑ کر یگ دان اور تپ کے مختلف عملوں کو شروع کرتے ہیں۔
جب کسی کام کی ابتدا میں طالب علم معرفت اوم تت ست کہتے ہیں تب وہ اوس علم حقیقت کو مدنظر رکھتے ہیں جس پر تت کا لفظ دلالت کرتا ہے۔

सद्भावे साधु भावेच सदित्येत त्प्रयुज्यते॥
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थयुज्यते॥२६॥

ست کا تصوّر (۲۶) اے ارجن ست کا لفظ راستی نیکی اور افعال حسنہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
دنیادار لوگ فرزند کی پیدایش۔ زنّار بندی۔ شادی۔ تعمیر مکان وغیرہ خوشی کے موقعوں پر مذہبی رسوم اور دیگر فرایض کو اوم تت ست کہکر شروع کرتے ہیں اور اُنکے بخیر و خوبی انجام پانے کی تمنا کرتے ہیں۔

यज्ञे तपसि दानेच स्थितिः सदिति चोच्यते॥
कर्मचैव तदर्थीयं सदित्येवा ऽभिधीयते॥२७॥

عقیدہ کا ظہور ست سے ہی (۲۷) نیک اعمال ریاضت اور خیرات پر اعتقاد رکھنا اور اونکا عمل میں لانا بھی ست کہلاتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ست یعنی حق سے عالم کا ظہور ہے اور اوسیکی وجہ سے عالم کو قیام ہے پس یگ تپ دغیرہ عملوں کی پیدائیش حق سے ہے اور اونکا اعتقاد راسخ بہی حق پر مبنی ہے۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतंचयत्॥
असदित्युच्यते पार्थ नचतत्प्रेत्य नोइह ॥२८॥

(۲۸) جو نیک اعمال خیرات اور زہد بے اعتقادی سے | بے اعتقادی است سی ہوتی ہے | کیے جاتے ہیں وہ است کہلاتے ہیں اور اون کا زمانہ حال وآیندہ میں وجود نہیں ہوتا۔

حق اور باطل کی تمیز کا نہونا بے اعتقادی ہے اور وہ ہیچ ہے اِسلئے جو عمل بے اعتقادی سے کیے جاتے ہیں ہیچ ہوتے ہیں۔

इति श्रीमद्भगवद्गीता० श्रद्धात्रय विभागयोगो नाम सप्तदशोऽध्यायः ॥१७॥

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقہ کے بارہ میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی سترہویں ادہیا شردہاترے وبہاگ یوگ یعنی عقیدوں کی سہ گانہ تقسیم ختم ہوئی۔

سترہویں ادہیا کا خلاصہ

ہر انسان کا کچہہ نہ کچہہ عقیدہ ضرور ہوتا ہے اور جس کا جو عقیدہ ہوجاتا ہے اوسکو وہ اپنے خیال کے موافق درست اور راسخ سمجہتا ہے مگر عقیدہ راسخ اوسی کو کہنا چاہیے جو حق پر مبنی ہو اور جس کا نتیجہ بہی ویسا ہی ہو۔

چونکہ یہ امر حق و باطل کی تمیز کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اِسلئے جنہوں نے حق و باطل کا تمیز

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

نہیں کیا ہے اون کا عقیدہ راسخ نہیں ہے انسان اپنے باطل عقیدہ کو ثابت نہیں کر سکتا ہے اور توہمات اور شکوک میں غلطاں پیچاں رہتا ہے مگر حق کی تمیز حاصل کرکے وہ تمام شکوک سے رہائی پاتا ہے اور عقیدہ راسخ کے پیدا ہونے پر حق کو حق مشاہدہ کرتا ہے۔

اٹھارہویں ادھیاموکش سنیاس یوگ

अर्जुनउवाच

संन्यासस्य महाबाहो तत्त्व मिच्छामि वेदितुम ।।

त्यागस्यच हृषीकेश पृथक्केशिनि षूदन ।। १ ।।

سنیاس اور تیاگ کے بارہ میں سوال

ارجن نے سوال کیا (۱) اے قوی بازو کرشن کیشی (راکشش) کے ہلاک کرنے والے آپ مجھے سنیاس اور تیاگ کی حقیقت علیحدہ علیحدہ سمجھائیے۔

سنیاس اور تیاگ دونوں لفظوں کے معنی قریب قریب ہیں ارجن اونکے باریک تفاوت کو دریافت کرتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच

काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदु: ।।

सर्व कर्म फल त्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणा: ।। २ ।।

شری بھگوان نے جواب دیا

سنیاس اور تیاگ کا تفاوت۔

(۲) جو فعل خواہش سے کئے جاتے ہیں اونکے ترک کرنے کو علماء سنیاس مانتے ہیں اور تمام فعلوں کے نتیجہ سے ترک کرنے کو دانشمند تیاگ کہتے ہیں۔

فعل کے کرنے کی خواہش نکرنا سنیاس ہے فعل کے نتیجہ سے نظر اوٹھا لینا تیاگ ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سنیاسی اون خواہشوں کو جو دل میں پیدا ہو کر فعل کراتی ہیں روکتا ہے تیاگی جن افعال کو کرتا ہے اونکے نتیجہ سے تعلق نہیں رکھتا۔

त्याज्यं दोष वदित्त्येके कर्मप्राहुर्मनीषिणः ।।

यज्ञ दान तपः कर्म नत्याज्य मिति चापरे ।। ३।।

ایضاً

(۳) بعض عارف فعل کے صدور کو ایک نقص سمجھکر اوسکے ترک کرنے کی ہدایت کرتے ہیں بعض نیکی خیرات اور زہد کے فعلوں کے ترک کرنیکی اجازت نہیں دیتے

سنیاسی اُس حرکت قلب کو جس سے تمام فعل سرزد ہوتے ہیں حجاب ذات سمجھتے ہیں تیاگی اوس حرکت کا صدور ذات سے مانتے ہیں

निश्चयं श्रृणु मे तत्र त्यागे भरत सत्तमः ।।

त्यागोहि पुरुष व्याघ्र त्रिविधः सं प्रकीर्त्तितः ।। ४।।

تیاگ کی تین قسمیں ہیں

(۴) اے ارجن تو اون میں سے تیاگ کی بابت میرے عقیدے کو سن اے شیر مرد تیاگ تین قسم کا بیان کیا گیا ہے۔

کرشن بھگوان نے سنیاس پر تیاگ کو ترجیح دی ہے۔

यज्ञ दान तपः कर्म नत्याज्यं कार्य मेवतत् ।।

यज्ञोदानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ।। ५।।

تیاگ کے معنی ترک فعل نہیں ہیں۔

(۵) نیک اعمال خیرات اور زہد عارفوں کے قلب میں صفائی پیدا کرتے ہیں پس نیک اعمال خیرات اور زہد کے فعلوں کا ترک واجب نہیں بلکہ انکا کرنا ہی واجب ہے۔

एतान्यपितु कर्माणि संगंत्यक्त्वा फलानिच ।।

कर्त्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मत मुत्तमम् ।। ६।।

تیاگ سی ترک با تعلق مُراد ہے۔

(۶) مگر اے ارجن وہ فعل دلی تعلق اور نتیجہ کو چھوڑ کر کرنے چاہئیں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اسلئے کہ یہ سب سے اعلیٰ اُصول ہے اور اُس پر سری بھگوان کا یقین ہو۔

नियतस्य तु सन्न्यासः कर्मणो नोपपद्यते ॥

मोहात्तस्य परित्याग स्तामसः परिकीर्त्तितः ॥७॥

تموگنی تیاگ

(۷) لازمی فعل کا چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ غلطی سے اوس کو چھوڑ دینا جہالت میں داخل ہے۔

جہالت کی وجہ سے جو فعل حسنہ ترک کئے جاتے ہیں اون کا انجام خراب ہوتا ہے۔

दुःख मित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत् ॥

सकृत्वा राजसंत्यागं नैव त्याग फलं लभेत् ॥८॥

رجوگنی تیاگ

(۸) جو شخص لازمی فعل کو دقّت جانکر تکلیف سے بچنے کے لئے چھوڑتا ہے وہ بنظر خود غرضی تارک ہونے کے باعث ترک فعل کا نتیجہ نہیں پاتا ہے

جو شخص تن آسانی کے خیال سے لازمی افعال کو ترک کرتا ہے اوس کو اون افعال کے ترک سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

कार्य मित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुनः ॥

संगंत्यक्त्वा फलं चैव सत्यागः सात्त्विकोमतः ॥९॥

ستوگنی تیاگ

(۹) اے ارجن لازمی فعل کو فرض سمجھکر کرنا اور اوس سے اور اوسکے نتیجہ سے تعلق نرکھنا اصلی ترک مانا گیا ہے۔

جہالت کے باعث اور تن آسانی کے خیال سے افعال حسنہ کا ترک کرنا محض غلطی ہے افعال حسنہ کو فرض سمجھکر کرنا اور اونکے معاوضہ کی امید نرکھنا اصلی ترک ہے۔ عارف اہل دنیا کی بہبودی پر نظر کرکے افعال حسنہ کا ترک روا نہیں رکھتے مگر اونکے ساتھہ دلی تعلق نہیں کرتے چنانچہ ایک عارف کا قول ہے۔

سر برہنہ نیستم دارم کلاہِ چار ترک	ترکِ دنیا ترکِ عقبیٰ ترکِ مولیٰ ترکِ ترک

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

न द्वेष्ट्य कुशलं कर्म कुशलेनानु षज्जते ॥
त्यागी सत्त्व समाविष्टो मेधावी छिन्न संशयः ॥१०॥

ستوگنی تیاگی کی تعریف

(۱۰) جو تارک اعلیٰ خصلت اور روشن عقل رکھتا ہے اور شکوک سے مبّرا ہے وہ اچھے فعلوں کے ساتھ موانست اور بُرے فعلوں سے نفرت نہیں کرتا اچھے فعلوں سے رغبت اور بُرے فعلوں سے نفرت کا ہونا تعلق ہے عارف توحید کو مدنظر رکھکر بھلے اور بُرے فعلوں کو ہیچ جانتا ہے اور اپنی ذات پر اون کا اثر نہیں مانتا۔

नहि देह भृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्य शेषतः ॥
यस्तु कर्म फलत्यागी सत्यागी त्यभि धीयते ॥११॥

ترک افعال ناممکن ہے نتیجہ افعال سے بے تعلقی کا نام تیاگ ہے

(۱۱) انسان جملہ افعال کو ترک نہیں کرسکتا پس جو شخص نتیجہ افعال کو ترک کرتا ہے وہی تارک کہلاتا ہے۔

افعال لازمہ جسمانی ہیں اور اون کا کلیتاً مسدود ہونا ناممکن ہے اسلئے نتیجہ افعال سے بے تعلق رہنا ہی ترک افعال ہے۔

अनिष्ट मिष्टं मिश्रंच त्रिविधं कर्मणः फलम् ॥
भवत्य त्यागिनां प्रेत्य नतु संन्यासिनां क्वचित् ॥१२॥

تیاگی اور اگیانی کی حالت کا فرق

(۱۲) جو لوگ تارک نہیں ہوتے ہیں اونکے نزدیک عاقبت میں فعلوں کا بھلا بُرا اور متوسط درجہ کا نتیجہ ہوتا ہے لیکن تارک کے لئے اوسکا وجود نہیں ہوتا

جو انسان ترک بالقلب کے معنی نہیں سمجھتے ہیں اور افعال کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اون کا نیک اور بد نتیجہ فرض کرتے ہیں۔ تارک فعل اور اوسکے نتیجہ دونوں کو ہیچ جانتا ہے۔

पंचैतानि महाबाहो कारणानि निबोधमे ॥
सांख्ये कृतांते प्रोक्तानि सिद्धये सर्व कर्मणाम् ॥१३॥

علم سانکھہ کے اصول فعل کے بارہ میں

(۱۳) اے ارجن میں تجھے ذیل میں اون پانچ سببوں کو جو علم سانکھہ میں

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ہر فعل کی تکمیل کے واسطے لازمی بیان کئے گئے ہیں بتاتا ہوں -

अधिष्ठानं तथा कर्ता करणंच पृथिग्विधम् ॥

विविधाश्च पृथक चेष्टा दैवं चैवात्र पंचमम् ॥१४॥

فعل کے پانچ سبب

(۱۴) ظرف - فاعل - مختلف آلۂ فعل - مختلف - اور جُداگانہ حرکات اور قوت ہائے بسیط

۱- ظرف سے دیش یعنی مقام مراد ہے - ۲- فاعل اہنکار یعنی انانیت ہے -

۳- کان - پوست - آنکھ - زبان - ناک - ہاتھ - پاؤں - منہ - اور مقام بول و براز یعنی پانچ حواس علمی اور پانچ حواس افعالی مختلف آلۂ فعل مانے گئے ہیں -

۴- مختلف حرکات کا اشارہ سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ اور شامہ وغیرہ حواس کی قوتوں پر ہے

۵- قوت ہائے بسیط اون قوتوں کا نام ہے جو عالم میں محیط ہو کر صدور فعل کا سبب ہیں اور جن کو محققوں نے دیوتا کہا ہے -

چت یعنی قوت متخیلہ کا دیوتا واسدیو - من یعنی قوت مدرکہ کا دیوتا اندر اکاس یعنی خلا کا دیوتا رودر پون یعنی ہوا کا دیوتا مرت - اگنی یعنی آگ کا دیوتا سورج - جل یعنی پانی کا دیوتا ورون - پرتھوی یعنی خاک کا دیوتا کبیر مانا گیا ہے -

शरीर वाङ्मनो भिर्यत् कर्म प्रारभत्ते नरः ॥

न्याय्यं वा विपरीतं वा पंचैत्ते तस्य हेतवः ॥१५॥

فعل کا پانچ سببوں سے صدور ہے

(۱۵) انسان جس نیک یا بد افعال کو جسم زبان اور دل سے کرتا ہے اوسکے باعث یہ پانچوں ہوتے ہیں

तत्रैवं सति कर्त्तार मात्मानं केवलं तुयः ॥

पश्यत्य कृत बुद्धित्वा न्नस पश्यति दुर्मति ॥१६॥

ذات مصدر فعل نہیں ہے

(۱۶) جب کہ یہ واقعات ہیں تو پھر جو بدعقل ذات پاک کو اپنی کم فہمی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کی وجہ سے فاعل قرار دیتا ہے وہ چشم بینا نہیں رکھتا ہے۔

यस्यनाहंकृतोभावो बुद्धिर्यस्य नलिप्यते ॥

हत्वापि स इमांल्लोकान्नहंति न निबद्ध्यते ॥१७॥

تیاگی گنہ سے بری ہے

(۱۷) جو اپنے آپ کو کسی فعل کا فاعل نہیں مانتا ہے اور جس کی عقل آلودگی سے صاف ہو جاتی ہے وہ سارے عالم کو مار کر بھی نہ قاتل بنتا ہے اور نہ گنہگار

جو شخص دعویٰ فاعلیت نہیں رکھتا اور جسکی عقل روشن ہے اور جو ذات کو ہر ذرّہ میں دیکھ رہا ہے وہ کس کو مار سکتا ہے اس موقع پر عالم کے مارنے کے معنی پندار ہستی کے فنا کر دینے کے ہیں جب پندار فنا ہوا عالم کہاں باقی رہا

ज्ञानं ज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्म चोदना ॥

करणं कर्म कर्त्तेति त्रिविधः कर्म संग्रहः ॥१८॥

علم اور فعل کا تعلق

(۱۸) عالم۔علم اور معلوم تین محرک فعل ہیں فاعل مفعول اور آلہ فعل کے ملنے سے فعل بنتا ہے حرکت ابتدائی بطون میں بصورت عالم علم اور معلوم پیدا ہو کر انسان کی توجہ کو فعلوں کی طرف رجوع دلاتی ہے اور جسم اور حواسوں سے فعل کراتی ہے۔

ज्ञानं कर्मच कर्त्ताच त्रिधैव गुण भेदतः ॥

प्रोच्यते गुण संख्याने यथा वच्छृणु तान्यपि ॥१९॥

گیان[1]۔کرم[2]۔اور کرتا[3] یعنی علم فعل اور فاعل کی تقسیم سہ گانہ

(۱۹) علم۔فعل اور فاعل اپنی صفتوں کے لحاظ سے سانکھیہ شاستر میں تین قسم کے بیان کئے گئے ہیں اونکو تو سمجھہ لے

सर्व भूतेषु येनैकं भाव मव्यय मीक्षते ॥

अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥२०॥

ستوگنی گیان

(۲۰) جس علم کے ذریعہ سے جملہ مخلوقات کی کثرت میں ذات بحت واحد اور غیر منقسم نظر آتی ہے اوسے اعلیٰ درجہ کا علم خیال کر

पृथक्त्वेन तुयज्ज्ञानं नाना भावान्पृथग्विधान् ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

वेत्तिसर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धिराजसम् ॥ २१॥

رجوگنی گیان

(۲۱) جو علم کثرت کی نظر سے ذات واحد کو تمام مخلوقات میں جُدا جُدا اور کثیر تسلیم کرتا ہے اوسے اوسط درجہ کا سمجھہ۔

यत्तु कृत्स्नवदे कस्मिन् कार्ये सक्त महैतुकम्

अतत्त्वार्थ वदल्पंच तत्ताम समुदाहृतम् ॥२२॥

تموگنی گیان

(۲۲) جو علم ایک محدود صورت کو بلا دلیل محیط تسلیم کرکے اوس میں گرفتار ہوجاتا ہے اور راستی سے خلاف اور ہیچ ہے وہ ادنی بیان کیا گیا ہے۔

नियतं संग रहित्त मराग द्वेषतः कृतम् ॥

अफल प्रे प्सुना कर्म यत्त त्सात्त्विक मुच्यते ॥२३॥

ستوگنی کرم

(۲۳) نتیجہ پر نظر نہ رکھنے والے جس لازمی فعل کو بھلا اور برا نہ سمجھکر بے تعلقی سے کرتے ہیں وہ اعلی درجہ کا کہلاتا ہے۔

جن اشخاص کا علم منتر ۲۰ کے مطابق اعلی درجہ کا ہوتا ہے اونسے اعلی درجے کے فعل سرزد ہوتے ہیں

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वापुनः ॥

क्रियते बहुलायासं तद्राज समुदाहृतम् ॥२४॥

رجوگنی کرم

(۲۴) خواہش منداور مغرور انسان جن فعلوں کو بہت مشقت سے کرتے ہیں اور وہ اوسط درجہ کے کہلاتے ہیں۔

جن لوگوں کا علم منتر ۲۱ کے موافق محدود ہوتا ہے اونسے بیم ورجا کے فعل صادر ہوتے ہیں

अनुबंधं क्षयं हिंसा मन वेक्ष्यच पौरुषम् ॥

मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्ताम समुच्यते ॥२५॥

تموگنی کرم

(۲۵) مآل کار۔ نقصان۔ ایذا اور ذاتی طاقت کا لحاظ نکرکے جو فعل جہالت سے کیا جاتا ہے اوس کو ادنی درجہ کا فعل کہتے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جن لوگوں کے جہل کا بائیسویں منتر میں بیان ہوا ہے اونکے افعال بھی ذلیل اور ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں

मुक्त संगोऽनहंवादी धृत्युत्साह समन्वितः॥
सिद्ध्य सिद्ध्यो र्निर्विकारः कर्त्ता सात्त्विक उच्यते॥२६॥

ستوگنی کرتا

(۲۶) جو فاعل تعلق اور پندار سے بری ہے۔ استقلال اور ہمت رکھتا ہے اور کامیابی اور ناکامی میں مطمئن رہتا ہے اوس کا اعلیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے۔

اِس منتر کا بیسویں اور تیئیسویں منتروں سے تعلق ہے

रागी कर्म फल प्रेप्सु र्लुब्धो हिंसाऽत्मकोऽशुचिः॥
हर्ष शोकान्वितः कर्त्ता राजसः परिकीर्त्तितः॥२७॥

رجوگنی کرتا

(۲۷) جو فاعل غرضمند۔ افعال کا نتیجہ چاہنے والا۔ حریص۔ بیرحم اور ناپاک ہے اور خوشی اور رنج کو مانتا ہے اوسے اوسط درجہ کا کہتے ہیں۔

یہ منتر اکیسویں اور چوبیسویں منتر سے تعلق رکھتا ہے۔

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः॥
विषादी दीर्घसूत्री च कर्त्ता तामस उच्यते॥२८॥

تموگنی کرتا

(۲۸) جو فاعل جاہل۔ بے تمیز۔ ضدی۔ فریبی۔ کینہ ور۔ کاہل۔ روتی شکل اور سست ہے وہ ادنیٰ درجہ کا کہلاتا ہے۔

یہ منتر اوپر کے بائیسویں اور پچیسویں منتروں سے متعلق ہے

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु॥
प्रोच्य मानम शेषेण पृथक्त्वेन धनंजय॥२९॥

بدھی یعنی عقل اور دہرتی یعنی استقلال کی تین قسمیں۔

(۲۹) اے ارجن میں عقل اور استقلال کی تین قسموں کو جو کہ صفاتی مدارج کے لحاظ سے قرار دیگئی ہیں علیحدہ علیحدہ اور بالتفصیل ذیل میں بیان

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

کرتا ہوں

प्रवृत्तिंच निवृत्तिंच कार्याकार्ये भयाभये ॥
बंधं मोक्षं चया वेत्ति बुद्धिः सापार्थ सात्विकी ॥३०॥

ستوگنی بدہی (۳۰) اے ارجن جو عقل پابندی اور آزادی امر اور نہی خوف اور بیخوفی قید اور نجات کو تمیز کرتی ہے وہ اعلیٰ ہے۔

جس عقل نے منتر ۲۰ و ۲۳ اور ۲۶ کے معنی حل کرئے ہیں وہ کامل ہے۔

यया धर्म मधर्मंच कार्यंचाकार्यमेवच ॥
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सापार्थ राजसी ॥३१॥

رجوگنی بدہی (۳۱) اے ارجن جو عقل راستی ناراستی امر اور نہی کی حقیقت کو نہیں جانتی وہ اوسط درجہ کی ہے۔

اس قسم کی عقل منتر ۲۱ و ۲۴ و ۲۷ کے معنی کو جن کا اس سے تعلق ہی کامل طور پر نہیں سمجھ سکتی

अधर्मं धर्म मितिया मन्यते तमसावृता ॥
सर्वार्थान् विपरीतांश्च बुद्धिः सापार्थ तामसी ॥३२॥

تموگنی بدہی (۳۲) اے ارجن جو عقل تیرہ ہو کر ناراستی کو راستی مانتی ہے اور ہر شے کو اوس کے برعکس سمجھتی ہے وہ ادنیٰ درجہ کی ہے۔

یہ وہ عقل ہے جس کا منتر ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ سے تعلق ہے اور جس نے جہالت کا طوفان سارے عالم میں مچا رکھا ہے۔

धृत्यायया धारयते मनः प्राणेंन्द्रिय क्रियाः ॥
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सापार्थ सात्विकी ॥३३॥

ستوگنی دہرتی (۳۳) اے ارجن جس سچے استقلال کی مدد سے دل نفس اور حواس فعل بذریعہ یوگ ضبط کئے جاتے ہیں وہ اعلیٰ ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اِس قسم کے استقلال کی بدولت علم فعل - فاعل - اور عقل کے وہ اعلیٰ درجے جن کا بیان منتر ۲۰ و ۲۳ و ۲۶ اور ۳۰ میں ہو چکا ہے حاصل ہوتے ہیں۔

ययातु धर्म कामार्थान् धृत्या धारयतेऽर्जुन ॥
प्रसंगेन फलाकांक्षी धृतिः सापार्थ राजसी ॥ ३४॥

رجوگنی دھرتی (۳۴) اے ارجن جس استقلال کے وسیلہ سے اہل غرض دلی شوق کے ساتھ عقائد مذہبی - خواہشات نفسانی اور مطالب دنیوی کو پورا کرتے ہیں وہ اوسط درجہ کا ہے۔

اِس قسم کے اِستقلال کی مدد سے علم فعل - فاعلیت اور عقل کے وہ متوسط درجے جن کا ۲۱ و ۲۴ و ۲۷ اور ۳۱ منتر میں ذکر ہوا ہے حاصل ہوتے ہیں۔

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मद मेवच्च ॥
न विमुंचति दुर्मेधा धृतिः सापार्थ तामसी ॥ ३५॥

تموگنی دھرتی (۳۵) اے ارجن جس کچے استقلال سے خواب غفلت - خوف - رنج تکلیف اور حماقت نہیں چھٹتی وہ ادنیٰ ہے۔

اِس قسم کا کچا استقلال انسان کا تنزل علم فعل - فاعلیت اور عقل کے ادن ادنیٰ درجوں میں کرتا ہے جن کی کیفیت منتر ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ اور ۳۲ میں ظاہر کی گئی ہے اور وہ جہالت کو بڑھا کر انسان کو اعلیٰ درجہ کی طرف ترقی کرنے سے باز رکھتا ہے۔

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ॥
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तंच निगच्छति ॥ ३६॥
यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ॥
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्त मात्मबुद्धिः प्रसादजम् ॥ ३७॥

ستوگنی سکھ (۳۶) اے ارجن اب تو مجھ سے آرام کی تینوں قسموں کا حال سُن جو آرام

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

(شغل کی) مزاولت سے میسر ہوتا ہے۔ تکلیف کا خاتمہ کرتا ہے۔

(۳۷) ابتدا میں زہر کی مانند اور انجام میں آبحیات کی مانند معلوم ہوتا ہے اور علم ذات کے سرور سے پیدا ہوتا ہے وہ اعلیٰ درجہ کا بیان کیا گیا ہے۔

تینتیسویں ۳۳ منتر میں دل۔ نفس اور حواس کو استقلال کے ساتھ ضبط کرنیکی جو ہدایت کیگئی ہے اوس پر عمل کرنے سے یہ آرام حاصل ہوتا ہے ابتدا میں ضبط کی مزاولت دقّت طلب اور ناگوار معلوم ہوتی ہے مگر جب شاغل اوس کو استقلال کے ساتھ روز مرّہ بڑھاتے ہیں تب اوس سے بطون میں ایک کیفیت پیدا ہوتا ہے جس کو آرام خالص کہنا چاہئے۔

विषयेंद्रिय संयोगा द्यत्तदग्ने ऽमृत्तोपमम् ।।
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसंस्मृतम् ।। ३८ ।।

رجوگنی سکھ (۳۸) جو آرام حس اور محسوس کے باہمی تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور ابتدا میں آبحیات اور انجام میں زہر معلوم ہوتا ہے وہ اوسط درجہ کا مانا گیا ہے۔

جسمانی آسایش اور دنیاوی خوشی اصلی آرام نہیں ہیں اور وہ انجام میں تکلیف دہ ہوتی ہیں مگر اہل دنیا انہیں کو اعلیٰ درجہ کا آرام جانتے ہیں۔

यदग्ने चानु बंधेच सुखं मोहन मात्मनः ।।
निद्रालस्य प्रमादोत्थं तत्ताम समुदाहृतम् ।। ३९ ।।

تموگنی سکھ (۳۹) جو آرام ابتدا اور انجام دونوں میں انسان کو غافل کر دیتا ہے اور نیند سستی اور عیش و عشرت سے پیدا ہوتا ہے وہ ادنیٰ درجہ کا کہا گیا ہے۔

ایسی آرام طلبی انسان کو شروع میں خوار کرتی ہے اور آخر میں آزار پہونچاتی ہے۔

नतदस्ति पृथिव्यां वा दिविदेवेषु वा पुनः ।।
सत्वं प्रकृति जैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ।। ४० ।।

صفت سہ گانہ سے عالم کا وجود ہے (۴۰) زمین۔ عالم فضا اور عالم ملائک میں کوئی وجود ایسا نہیں ہے جو کہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

قدرت کی صفت سہ گانہ سے بری ہو۔

زمین کی موجودات میں کلُ جمادات نباتات اور حیوانات شامل ہیں

عالم فضا میں خلا ۔ ہوا ۔ بادل ۔ بجلی ۔ ستارے داخل ہیں

دیولوک یعنی عالم ملائک کا اشارہ اون سات لطیف قوتوں پر ہے جو حس اور محسوس بنکر مجموعی طور پر عالم کو نظام دیتی ہیں

ब्राह्मण क्षत्रिय विशां शूद्राणांच परंतप ॥
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभाव प्रभवैर्गुणैः॥४१॥

صفات سہ گانہ کی تقسیم سے چاروں کی پیدایش ہے

(۴۱) اے ارجن برہمن چھتری ویش اور شودر کے افعال قدرت کی صفات کے بموجب تقسیم کیے گئے ہیں۔

انسان کی چار فرقوں میں تقسیم قانون قدرت کے بموجب ہوئی ہے پس دنیا میں کوئی ملک اِن چار فرقوں سے خالی نہیں ہے ۔ جن لوگوں کو قدرت نے علم الوہیت اور اوس کی تلقین کا مادہ بخشا ہے وہ رہنمائے حق اور پیشوائے مذہب قرار دیے گئے ہیں۔

جن لوگوں کو قدرت نے شجاعت اور حکمرانی کا اقتدار عطا کیا ہے وہ حاکم سردار اور والیٔ ملک مانے گئے ہیں جن انسانوں نے تجارت اور کاروبار دنیوی کی قابلیت قدرت سے حاصل کی ہے وہ تاجر اور کاشتکار ہو گئے ہیں۔

جن اشخاص کو مندرجہ بالا صفتوں میں سے کوئی بھی حاصل نہیں ہوئی وہ خدمت کا پیشہ اختیار کرکے اون تینوں فرقوں کے مددگار بنگئے ہیں۔

اِن چاروں فرقوں کے بغیر دنیوی کاروبار اور ضروریات کا پورا ہونا ممکن نہیں ہے وید نے برہمن کو مُنہ چھتری کو بازو ویش کو ران اور شودر کو پاؤں بیان کیا ہے اور وہ ایک تلازمہ ہے جس میں اِن چاروں فرقوں کا ایک جسم قرار دیکر ہر ایک فرقہ کو بلحاظ منصب اوس کا خاص حصہ بتایا ہے۔

برہمن کو مُنہ اِسواسطے کہا ہے کہ کلام کا ادا ہونا اور تعلیم و تلقین کے سلسلہ کا جاری رہنا زبان سے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تعلق رکھتا ہے۔

چھتری کو بازو اِس سئے فرض کیا ہے کہ شجاعت کا صدور اور قوت کا ظہور بازو سے ہوتا ہے ویش کو ران سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ برہمن اور چھتری دونوں کے فرایض منصبی کا ادا ہونا اوس کی کوشش پر منحصر ہے۔

شودر کو اس وجہ سے پانوں مانا ہے کہ برہمن چھتری اور ویش تینوں کے کاروبار کا اوسکی خدمت پر دارومدار اس طور پر ہی جیسے تمام جسم کا بوجھ پانوں پر ہوتا ہے اور جسم پانوں کے بغیر معذور ہوجاتا ہے۔

शमोद मस्तपः शौचं शांति रार्जव मेवच ॥

ज्ञानं विज्ञान मास्तिकं ब्रह्म कर्म स्वभावजम्॥४२॥

برہمن کی تعریف (۴۲) دل[1] اور حواس کا ضبط کرنا زہد[2] - پاک[3] باطنی - حلم[4] - راستی[5] - علم[6] اشراق اور تسلیم الوہیت برہمن کا فرض ہے۔

جو انسان اِن آٹھ صفتوں سے موصوف ہے وہ اصلی برہمن ہے باقی مصنوعی ہیں۔

शौर्यं तेजो धृति र्दाक्ष्यं युद्धेचाप्य पलायनम्॥

दान मीश्वर भावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम्॥४३॥

چھتری کی تعریف (۴۳) شجاعت[1] - جلال[2] - استقلال[3] - زیرکی[4] جنگ[5] میں قدم نہ ہٹانا خیرات[6] دینا اور حکمرانی کرنا چھتری کا فرض ہے۔

ان اوصاف کے رکھنے والے چھتری کا ملنا موجودہ زمانہ میں مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔

कृषि गोरक्ष वाणिज्यं वैश्य कर्म स्वभावजम्॥

परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम्॥४४॥

ویش اور شودر کی تعریف (۴۴) کھیتی - گلہ بانی اور بیوپار ویش کا فرض ہے۔ خدمت کے متعلق جو کام ہیں اون کا کرنا شودر کا فرض ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ॥
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विंदति तच्छृणु ॥४५॥

فرض متعلقہ کا پورا کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے

(۴۵) انسان اپنے فرض کو ادا کرکے کمال کے درجہ پر پہونچتا ہے وہ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے جس طریقے سے کمال کو حاصل کرتا ہے اوس کا حال سُن۔

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ॥
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विंदति मानवः ॥४६॥

کمال کے حاصل کرنیکا طریقہ

(۴۶) جس سے کل مخلوقات نے وجود پایا ہے اور جو اس سارے عالم میں محیط ہے انسان اپنے فرض کی تکمیل سے اوس کی اطاعت کا اظہار کرکے کمال کو حاصل کرتا ہے۔

۴۵ اور ۴۶ منتر سے صاف ثابت ہے کہ قدرت نے کمال کا حاصل کرنا کسی ایک فرقہ کے واسطے مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ طالب میں صرف اون صفتوں کا موجود ہونا جن کا حوالہ منتر ۴۲ کی تشریح میں دیا گیا ہے ضروری اور لازمی ہے۔

श्रेयान् स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥४७॥

فرض متعلقہ کو فرض غیر متعلقہ پر ترجیح ہے

(۴۷) اپنے فرض کا نامکمل طور پر ادا کرنا کسی دوسرے فرض کے کامل طور پر ادا کرنے سے بہتر ہے اپنے طبعی فرض کے ادا کرنے سے انسان گنہگار نہیں ہوتا۔

جو شخص اپنے منصبی فرض کو چھوڑکر دوسروں کے فرائض اختیار کرلیتا ہے وہ احکام قدرت کی مخالفت کرتا ہے نیکی کو غارت کرتا ہے اور بدی کا باعث ہوجاتا ہے۔

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

सर्वारंभाहि दोषेण धूमे नाग्निरिवावृत्ताः॥४८॥

ادنیٰ فرائض کا ادا کرنا لازمی ہے۔

(۴۸) اے ارجن اپنے فرض کا گو وہ ادنیٰ درجہ کا ہو چھوڑنا لازم نہیں ہے کیونکہ کُل فرائض عیب سے ایسے گھرے ہوئے ہیں جیسے کہ آگ دھوئیں سے گھری ہوتی ہے۔

چاروں فرقوں میں سے کسی کا اپنے منصب پر غرور کرنا بجا نہیں ہے۔

असक्त बुद्धिः सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृहः॥
नैष्कर्म्य सिद्धिं परमां सन्यासेनाधिगच्छति॥४९॥

دونوں کے فرائض کو معافی اور رجان کو ذاتی جوہر جاننا فعل سے بریت ہے

(۴۹) جو سب سے بے تعلقی اختیار کرتا ہے اپنے دل کو قابو میں لے آتا ہے اور خواہشوں کو چھوڑ دیتا ہے وہ تارک ہو کر فعل سے بری ہونے کے اعلیٰ درجہ پر پہونچتا ہے۔

ہر شخص کے لئے کمال کا حاصل کرنا دل کے قابو کرنے پر منحصر ہے۔

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाप्नोति निबोधमे॥
समासेनैव कौंतेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा॥५०॥

فعل سے بریت پانا برہم میں وصل ہونیکا ذریعہ ہے

(۵۰) اے ارجن انسان کمال کو حاصل کرکے جیسا برہم کو پاتا ہے اور جیسے علم ذات سے ماہر ہوتا ہے اوس کا مجمل بیان سن۔

عقل بوجہ پندار کی آلایش کے کثیف ہو رہی ہے آلایش کے رفع ہونے پر عقل سلیم پیدا ہوتی ہے اور اسی کا نام برہم میں وصل ہونا ہے۔

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानंनियम्यच॥
शब्दादीन्विषयां स्त्यक्त्वारागद्वेषौ व्युदस्यच॥५१॥
विविक्त सेवी लघ्वाशी यतवाक्काय मानसः॥
ध्यानयोग परोनित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः॥५२॥

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम्॥
विमुच्य निर्ममः शान्तो ब्रह्मभूयाय कल्पते॥५३॥

برہم میں وصل ہونے کا طریقہ

(۵۱) جو اپنی عقل کو کثافت سے پاک کرکے دل کو استقلال کے ساتھ مطیع کرکے۔ صوت وغیرہ محسوسات سے بےتعلق ہوکر۔ اور شوق و نفرت کو چھوڑکر۔
(۵۲) تنہائی اختیار کرتا۔ قلیل غذا کھاتا ہے۔ زبان جسم اور دل کو قابو میں لاتا ہے اور ہمیشہ تصوّر میں مشغول اور عشق حقیقی میں مسرور رہتا ہے۔
(۵۳) وہ انانیت۔ تکبر۔ خودنمائی۔ خواہش۔ غصہ اور شوق سے بری ہوکر واجب الوجود میں وصل ہوجاتا ہے۔

واجب الوجود میں وصل ہونیکا جو عملی طریقہ اِس منتر میں مجمل طور پر بیان کیا گیا ہے اوسکی تشریح یہ ہے کہ شاغل ضبط حواس کی مدد سے پہلے حواس کا تعلق محسوسات سے ہٹاتا ہے پھر وہ اپنی توجہ کو حواس کی طرف جانے سے روک کر قرار اور سکون حاصل کرتا ہے اور اپنی قوت متخیلہ کو آتم دہیان یعنی ذات کے تصوّر میں لگاتا ہے اِس کے بعد انبھو یعنی علم اشراق جو واجب الوجود کا جلوہ ہے اوس پر آشکارا ہوجاتا ہے اور وہ اوسی میں دلبستگی رکھتا ہے۔

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न कांक्षति॥
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम्॥५४॥

برہم میں وصل ہونیکے بعد انسان کی حالت

(۵۴) جو بشر واجب الوجود میں وصل ہوکر اطمینان حاصل کرتا ہے بیم و رجا کو چھوڑ دیتا ہے اور کل مخلوقات کو مساوی سمجھتا ہے اوسکے دل میں میرا سچّا عشق پیدا ہوتا ہے۔

صفات ایک سمندر کی مانند ہے اور افعال بمنزلہ لہروں کے اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور ذات مثل آفتاب کے ہے جس کا عکس اوس سمندر میں پڑتا ہے اور لہروں کی حرکت کے باعث ہلتا ہوا معلوم ہوتا ہے لہروں کے مٹ جانے پر آفتاب کا عکس سمندر میں قایم نظر آتا ہے اور عکس کے مشاہدہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سے آفتاب کا سمندر اور لہروں سے علیحدہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

भक्त्या मामभि जानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः॥

ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनंतरम्॥५५॥

ذات میں وصل ہونیکا طریقہ (۵۵) وہ اُس عشق کی بدولت میری حقیقت سے کامل طور پر واقف ہو جاتا ہے اور پوری واقفیت حاصل کرکے مجھ میں وصل ہو جاتا ہے۔

جب انسان کی رسائی علم کلیت کی منزل تک ہو جاتی ہے اوسوقت اوسے خورشید ذات کا پرتو اپنے بطون میں نظر آتا ہے اور اوس کے دیدار کا عشق پیدا ہوتا ہے جس کے وسیلہ سے وہ اپنی ہستی کے ذرّے کو اوسکے بے انتہا جلال میں فنا کر دیتا ہے۔

نظم

در بازیِ عشق صرفہ جان	زیبا نہ بود بہ پیش جانان
آنکو کہ فدائے عشق یار است	اورا بہ تن و بجان چہ کار است
بیجان و تن است در تن و جان	آرام گہش کنار جانان
در بحر فنا قدم گذارد	پروائے وجود جان ندارد
در راہ یگانہ خاک گشتہ	از موت و حیات پاک گشتہ
باید کہ دلت صفا پذیرد	جز رنگ یگانگی نگیرد
این است ولی رہ خدائی	جز این ہمہ باطل و ہوائی

सर्व कर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रियः॥

मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम्॥५६॥

وصال ذات (۵۶) جو میری پناہ میں آتا ہے وہ سب فعلوں کو کرتا ہوا بھی میرے فضل سے قدیم اور لازوال منزل پر پہونچتا ہے۔

خواہی کہ درون خویش مولی یابی	با خاص باخلاص نشین تا یابی
در چہل چلہ انچہ نہ پیدا یابی	از یک نظر خاص ہویدا یابی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

चेतसा सर्वकर्माणि मयि सन्न्यस्य मत्परः ।।
बुद्धियोगमुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ।। ५७ ।।

(۵۷) تو اپنے سب فعلوں کو دل سے میرے حوالے کر کے میرا طالب ہو اور معرفت کے طریقہ سے میرے تصور میں ہمیشہ مشغول رہ۔

وصال ذات کے لئے علم حقیقت حاصل کرنا ضروری ہے

فاعلیت کا پندار ترک کرنے سے فنا کی منزل تک رسائی ہوتی ہے اس کے بعد جو علم ذات آشکارا ہوتا ہے اوس میں تصور کے قایم رکھنے سے وصال کا اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے۔

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ।। ५८ ।।

(۵۸) تو میرا تصور کر کے میرے فضل سے سب مشکلات پر عبور پاویگا جو تو پندار کے سبب سے میرے اس کلام کو نہیں مانیگا برباد ہوگا

علم حقیقت سے کشایش باطن ہوتی ہے۔

تصور ذات کے قایم رکھنے سے مکتی یعنی نجات حاصل ہوتی ہے پندار کی وجہ سے واہمات میں گرفتار ہو جانا بندہ یعنی قید ہے۔

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यसे ।।
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ।। ५९ ।।

(۵۹) پندار کی وجہ سے جو تیرا خیال ہے کہ میں نہیں لڑوں وہ غلط ہے کیونکہ خاصۂ قدرت تجھسے جنگ کرائیگا۔

علم حقیقت کے حاصل کئے بغیر افعال اختیاری معلوم ہوتے ہیں

ارجن کا جنگ سے انکار کرنا اور اپنے آپ کو جنگ کرنیوالا ماننا پندار اور نادانی کا فعل تھا

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्मणा ।।
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोऽपि तत् ।। ६० ।।

(۶۰) اے ارجن جس فعل کے کرنے سے تو بوجہ نادانی انکار کرتا ہی وہ تجھے اپنے طبعی فرض سے مجبور ہو کر بے اختیاری کی حالت

علم حقیقت فعل کے صدور کو جبر قدرت ثابت کرتا ہے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

میں کرنا ہوگا۔

چونکہ ارجن قوم کا چھتری تھا اور چھتری کا جنگ راستی سے قدم نہ ہٹانا فرض تھا اور اوس فرض نے اوسکو جنگ پر آمادہ کیا تھا اسلئے میدان میں آکر اوس کا جنگ سے انکار کرنا حکم قدرت کے برخلافی اور فعل نادانی تھا۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ।।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ।। ६१ ।।

قادر مطلق حرکات قلبی کے جبر سے فعل کرتا ہے

(۶۱) اے ارجن واجب الوجود سب مخلوقات کے دل میں مقیم ہوکر اونکو اپنی قدرت کاملہ کے چرخ پر پھراتا ہے۔

ذاتت ہمہ صفات جامع در تو	زان نور حقیقت است لامع در تو
برخود تو عبث تہمت ہستی داری	حق است کہ شد قایل و سامع در تو

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ।।
तत्प्रसादात्परां शांतिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ।। ६२ ।।

قلب میں قادر مطلق کی تلاش واجب ہے

(۶۲) اے ارجن تو سب طرح سے اوسکی پناہ میں آ کیونکہ اوس کے فضل سے تو اعلیٰ سکون (قلب) کے بے زوال مقام پر پہونچے گا۔

سالک کہ زراہ چشم دل بینا شد	در چشم دلش حقیقتے پیدا شد
دانست کہ من قطرۂ دریا ہستم	دانستہ ہمان چشم زدن دریا شد

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया ।।
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ।। ६३ ।।

تلاش سے اطمینان حاصل ہوتا ہے

(۶۳) یہ نہایت پوشیدہ معرفت کے اسرار میں نے بیان کئے ہیں پہلے تو اونکو خوب سمجھ لے پھر تیری جیسی مرضی ہو ویسا کر۔

اسرار معرفت کے سمجھنے کی ہدایت تو اس موقع پر ارجن کو کی گئی ہے مگر اوس کا اطلاق ہر

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

وقت ہر جگہہ اور خاص و عام پر ہے جو کوئی ایسے باریک رموز کو سمجھکر اون پر کاربند ہوتا ہے وہ تمام لازمی افعال کرتا ہوا بھی بیشک منزل مقصود پر پہونچتا ہے۔

सर्व गुह्य तमं भूयः शृणु मे परमं वचः ॥
इष्टोऽसि मे दृढमति स्ततोवक्ष्यामि ते हितम् ॥६४॥

علم الوہیت کے حاصل کرنیکا سب سے اعلیٰ طریقہ

(۶۴) اب تو میرے اعلیٰ کلام کو جو سب سے زیادہ غور طلب ہی سمجھ لے چونکہ تو میرا ایکا دوست ہی تیری بہبودی کے خیال سے میں یہ پھر ظاہر کرتا ہوں۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मांनमस्कुरु ॥
मामे वैष्यसि सत्यंते प्रतिजाने प्रयोऽसिमे ॥६५॥

ذکر عشق اور فنا

(۶۵) مجھہ میں دل لگا میرا طالب ہو مجھکو اپنے اعمال تفویض کر اور میری پرستش کر۔ اے میرے پیارے میں تجھسے سچا وعدہ کرتا ہوں کہ تو اس ہدایت پر کاربند ہونے سے مجھہ میں وصل ہوگا۔

	سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر		این عمر گرامی بخسارت مگذار	
	دایم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال		میدار نہفتہ چشم دل جانب یار	

सर्व धर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ॥
अहंत्वां सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि माशुच ॥६६॥

ترک خودی اور وصال

(۶۶) تو سب عقیدوں کو چھوڑ کر میری ذات واحد کا طالب ہو۔ میں تجھے سب گناہوں سے ضرور آزاد کر دوں گا۔

ہٹا کر ما سوا سے دل کو میرے آسرے میں آ		کرونگا میں تجھے آزاد بیشک سب گناہوں سے	

بھگوت گیتا کے کل اصول کا عملی نتیجہ اس منتر میں موجود ہے یعنی اوس کے وسیع معنی میں طلب کی ابتدائی منزل سے جس کا بیان دوسری ادہیا کے گیارہویں منتر میں ہوا ہے وصال کے اعلیٰ درجہ

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

تک تمام منازل کا اوراک شامل ہے اور علم توحید کی تلقین بھی اس پر ختم ہوئی ہے۔ چونکہ یہ منتر منتخب ہو کر دیباچہ میں آچکا ہے لہذا اوس کی دوبارہ تشریح کرنا طوالت ہے عاقل کو تو اس نکتہ کے سمجھنے کے لئے ایک اشارہ کافی ہے کند ذہن وید۔ شاستر اور تمام دنیا کے مذہبی علوم کے مطالعہ سے بھی اس منتر کا عقدہ حل نہیں کر سکتا۔

بس کنم خود زیر کان را این بس است		بانگ یک کردم اگر در دہ کس است	

इदंते नातपस्काय ना भक्ताय कदाचन॥

नचाऽशुश्रूषवे वाच्यं नचमांयोऽभ्यसूयति॥६७॥

جو طالب نہو اوسکے لئے تلقین لاحاصل ہے۔

(۶۷) جو شخص ریاضت کش۔ طالب اور معتقد نہو اور میرے علم الوہیت سے انکار کرتا ہو اوسے یہ (علم) ہرگز بتانا نہیں چاہئے۔

جو جہالت کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے ہوں اونہیں اس آب حیات کا حصہ کیونکر نصیب ہو سکتا ہے

ناز پرورد تنعم نبرد راہ بدوست		عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد	

यइदं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति॥

भक्तिं मयिपरां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः॥६८॥

طالبوں پر اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے

(۶۸) جو یہ عالی اسرار میرے طالب کو بتائیگا وہ میرے عشق حقیقی کی بدولت بیشک مجھہ میں وصل ہوگا۔

جو لوگ فہم رسا رکھتے ہوں اور اس آب حیات کے مستحق ہوں اونکو اس علم کے بتانے سے دریغ کرنا جائز نہیں۔

नचतस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः॥

भविता नचमे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि॥६९॥

جو طالبوں پر ان رموز کو ظاہر کرتا ہے وہ حق کا عزیز ہے

(۶۹) نہ تو وہ جہان بھر میں مجھہ سے زیادہ کسیکو عزیز سمجھتا ہے اور نہ روے زمین پر مجھے اوس سے زیادہ کوئی عزیز ہوتا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

ذات پاک کا اقرار ہے کہ جو یہ آبِ حیات اوسکے پیاروں کو تقسیم کرتا ہے اوس سے زیادہ اوسکو کوئی عزیز نہیں۔

عاشقے ام کہ جو آوازدہی جان مرا	دوست از سینہ ام آواز برآرد کہ منم

اے عزیزوں آب حیات کا دریا کوزہ میں بند ہے اور وہ صدق طلب سے مِلسکتا ہے۔ اِس سے تشنہ کام رہنا زندگی میں بے نصیبی ظاہر کرتا ہے اور آخر وقت کف افسوس ملواتا ہے۔

کہ این وقت است واین کار است واین گو	زمیدان ہر کہ بردہ آدم است او

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं सम्वाद मावयो ॥
ज्ञान यज्ञेन तेनाह मिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥७०॥

بھگوت گیتا کا مطالعہ کرنیوالا حق کو عزیز جاننے لگتا ہے

(۷۰) جو شخص ہم دونوں کی اس تقریر کو جس سے نیکی پیدا ہوتی ہے پڑھیگا میری رائے ہے کہ وہ علمی ریاض سے مجھے عزیز بنالیگا۔

زبان سنسکرت کے ایسے علماء جو اس صحیفہ عالیہ کے معنی اور مراد بخوبی سمجھا سکیں اس زمانہ میں نایاب ہوگئے ہیں اور علم الوہیت کے طالب اوس قدیم زبان سے عموماً ناواقف ہونے کے باعث خود اس کے مطالعہ سے معذور رہے ہیں اسلئے اس کا ترجمہ اردو میں جو کہ زبان رائج الوقت ہے مرتب کیا گیا اور جہاں تک موجودہ زبان کی وسعت تھی اوس کی باریکیاں ظاہر کردی گئیں۔ جو کوئی سچے اعتقاد سے اس کا باربار مطالعہ کرے گا وہ اوس کے معنی کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے سے ہر دفعہ نیا لطف حاصل کریگا اور رفتہ رفتہ عشق کی کشش سے منزل مقصود پر پہونچ جائیگا۔

श्रद्धावान नसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ॥
सोऽपि मुक्तः शुभांल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्य कर्मणाम् ॥७१॥

نیک افعالی اختیار کرتا ہے

(۷۱) جو با اعتقاد اور بے تعصب اِنسان اِس (تقریر) کو سنے گا وہ بھی (برے فعلوں سے) آزادی پاکر نیک افعالوں کے بہترین عالم میں پہونچے گا۔

جو لوگ اِس صحیفہ کے معنی نہیں سمجھتے تاہم اعتقاد کے ساتھ اوسے سنتے ہیں وہ اپنے راسخ اعتقاد

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

کے اثر سے بدافعالی چھوڑ کر نیک افعال کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ॥
कच्चिदज्ञान संमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥७२॥

ارجن اِسکو سمجھا یا نہیں

(۷۲) اے ارجن تو نے اِس صحیفہ کو یکسوئی سے سنا یا نہیں اور تیری نادانی اور غفلت رفع ہوئی یا نہیں۔

अर्जुनउवाच

नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत ॥
स्थितोऽस्मि गत संदेहः करिष्ये वचनं तव ॥७३॥

ارجن نے جواب دیا

ہاں سمجھ گیا

(۷۳) اے کرشن آپ کی برکت سے میری غفلت دُور ہوئی اور میں نے اپنے آپکو پہچانا مجھے اطمینان حاصل ہوا اور میرے شکوک رفع ہوئے جو کچھ آپ کا ارشاد ہے میں بجا لاؤنگا۔

دریا جو حقیقت کا ہی بھرا سب عالم اِسکی موجیں ہیں		میدان میں جنگ کو استادہ گیان اور اگیانکی فوجیں ہیں

संजयउवाच

इत्यहं बासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मनः ॥
संवाद मिमम श्रौष मद्भुतं रोम हर्षणम् ॥७४॥

سنجے نے کہا

سنجے کی گفتگو راجہ دہرت راشٹر کیساتھ

(۷۴) میں نے قابل تعظیم کرشن اور ارجن کی یہ باہمی گفتگو جو حیرت انگیز اور رونگٹے کھڑے کرنے والی تھی سُنی۔

بھگوت گیتا مہابھارت کا وہ حصہ ہے جس میں سنجے نے راجہ دہرت راشٹر سے جنگ کے شروع کے واقعات بیان کئے ہیں۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

व्यास प्रसादाच्छ्रुतवाने तद्गुह्य महं परम् ॥
योगं योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयतः स्वयम् ॥७५॥
राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य सम्वाद मिम मद्भुतम् ॥
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामिच मुहुर्मुहुः ॥७६॥

ایضاً (۷۶) اے راجہ (دہرت راشٹر) میں اوس نہایت مخفی طریقت کو جو صاحب کمال کرشن نے خود بیان کی ویاس جی کی مہربانی سے سنکر اور کرشن اور نیز ارجن کی اوس حیرت انگیز اور نیکی پیدا کرنیوالی گفتگو کا بار بار خیال کرکے اپنے دل میں خوش ہوتا ہوں۔

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूप मत्यद्भुतं हरेः ॥
विस्मयो मे महान्राजन् हृष्यामिच्द पुनः पुनः ॥७७॥

ایضاً (۷۷) اے مہاراجہ دہرت راشٹر کرشن کی اوس نہایت حیرت انگیز صورت کا بار بار خیال کرنے سے مجھکو بار بار حیرت اور خوشی ہوتی ہے۔

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ॥
तत्रश्रीर्विजयो भूतिं ध्रुवानीति मतिर्मम ॥७८॥

ایضاً (۷۸) جدہر صاحب کمال کرشن اور تیرانداز ارجن ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ اوسی طرف اقبال۔ فتحمندی۔ شوکت اور انصاف ہے۔

इतिश्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्म विद्यायां योगशास्त्रे श्री-
कृष्णार्जुन संवादे संन्यासयोगो नामाष्टादशोऽध्यायः १८

شری بھگوت گیتا کے مخفی علم الوہیت کے طریقت کے بارہ
میں کرشن اور ارجن کی تقریر کی اٹھارہویں ادہیا
موسوم بہ کیف نجات ختم ہوئی

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

اٹھارہویں ادہیاکا خلاصہ

ویدوں کی اوس حصہ کی جو علم الوہیت سے متعلق ہے اوپنشدوں میں تشریح درج ہے اور اون اوپنشدوں کا خلاصہ شری بھگوت گیتا ہے اور اس ساری کتاب کے اصول مجمل طور پر اوسکی اٹھارہویں ادہیائے میں بیان کئے گئے ہیں اور اوس ادہیا کا لب لباب اوس کے ۶۵ و ۶۶ منتر میں موجود ہے صرف طلب صادق اور فہم رسا ہونی ضرور ہے تاکہ وہ نکتہ کو دریافت کرے اور سمندر کو کوزہ میں بند دیکھ سکے جن میں آتش شوق بالکل بجھی ہوئی ہے اونکے لئے نہ تو اس صحیفہ کا مطالعہ مفید ہوسکتا ہے اور نہ اون کی اس طرف توجہ ہوتی ہے یعنی وہ لوگ علم الٰہی کے غیر مستحق ہونیکی وجہ سے کبھی اوس سے مستفید نہیں ہوتے ہیں مگر جن میں شوق کی ایک چنگاری بھی باقی ہے وہ اس چنگاری سے خرمن جہل کو سوخت کرسکتے ہیں بشرطیکہ اوس چنگاری پر برابر پھونک لگائے جائیں

رباعے

آخر یابد ہر کہ زصد قش جوید	تجھے کہ بجا فتاد آخر روید
گویند کہ ہر کہ یافت حرفے نکند	نے نے غلط است ہر کہ یابد گوید

خلاصہ کتاب

بھگوت گیتا کے اٹھارہ ادہیاؤں میں آتم بودہ یعنی علم خودشناسی کے مختلف مسایل پر سوال وجواب کے پیرایہ میں بحث ہوچکی ہے اور ہر ادہیا کا خلاصہ اوس کے انجام میں درج ہوچکاہی مگر چونکہ شایقین کو اونکے مطالعہ سے ادہیاؤں کا باہمی تعلق صاف طور پر دریافت نہیں ہوسکتا ہے اسلئے تمام ادہیاؤں کے اصول اختصار کے ساتھ بالترتیب ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

پہلی ادہیا میں موقع جنگ کا بیان ہوا ہے اور ارجن کے جنگ سے انکار کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

دوسری ادہیا میں شروع سے گیارہ منتر تک ارجن کی غمگینی کی حالت دکھلائی گئی ہے اور گیارہ سے تیس منتر تک علم سانکھ کے قاعدہ سے جان کا غیر فانی ہونا اور جسم کا بے ثبات اور فانی ہونا بیان کیا گیا ہے اکتیس سے اڑتیس منتر تک جنگ کے فعل کو موقع اور وقت کے مناسبت اور فرض منصبی کے لحاظ سے درست ثابت کر کے اوس پر کاربند ہونے کی ہدایت کی گئی ہے اونتالیس منتر سے ادہیا کے انجام تک علم معرفت کے حاصل کرنے کا طریقہ اور طالب معرفت کے مختلف منازل اور اوس کی انتہائی درجہ کی کیفیت ظاہر کی گئی ہے۔

تیسری ادہیا میں مصنف نے کرم یعنی فعل کا حیات کے لئے لازمی ہونا اور اوس کا ترک غیر ممکن ہونا دکھایا ہے اور جس طرح پر اوس کا صدور قدرت سے ہوتا ہے بیان کیا ہے اور عارف کے لئے افعال جسمانی کا باعث حجاب نہونا ثابت کیا ہے۔

چوتھی ادہیا میں علم معرفت کے وسیلہ سے انسان کا لازمی افعال کی قیود سے آزادی پانا ممکن بیان کیا ہے اور علم معرفت کے حاصل کرنے کے مختلف عملی طریقوں کو مجمل طور پر دکھایا ہے۔

پانچویں ادہیا میں افعال کی قیود سے آزادی حاصل کرنیکے علمی اور عملی دو قدیم طریقے بتائے ہیں اور دونوں کے نتیجوں کا واحد ہونا ظاہر کیا ہے اور اوسکے آخر حصے میں بھر کٹی دہیان کے شغل کی جسکے ذریعہ سے جان کا جسمانی افعال سے بے تعلق ہونا معلوم ہوتا ہے ہدایت کی ہے۔

چھٹی ادہیا میں فعل سے بریت کے قایم رکھنے کے لئے دل کا قابو کرنا ضروری کہا ہے اور دل کے ضبط کرنے کے واسطے ناساگر دہیان کا طریقہ بیان کیا ہے

ساتویں ادہیا میں اوس اشراق کا بیان ہے جو طالب کو بھر کٹی دہیان اور ناساگر دہیان کی مزاولت کرنے پر حاصل ہوتا ہے اور جس میں قدرت کے ساتھ طبقے تمیز ہوتے ہیں۔

آٹھویں ادہیا میں اوس قدرت کو جو ان ساتوں کو نمود دیتی ہے اور جس کے وسیلہ سے اونہوں نے امتزاج پایا ہے بیان کیا ہے اور ذات پاک کو سب سے برتر بتایا ہے۔

نویں ادہیا میں معرفت کی اوس حالت کو دکھلایا ہے جس کا سمجھنا حیطہ عقل سے باہر ہے اور

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

جس میں عارف ذات پاک کو ہر ذرہ میں محیط اور ہر شے سے بری دیکھتا ہے -

دسویں ادہیایں اوس کیف کو بیان کیا ہے جو معرفت کے استغراق کے بعد یعنی عالم کی کثرت میں وحدت کے نظر آنے پر عارف کے بطون میں پیدا ہوتا ہے اور جس کی مدد سے وہ اپنی ہستی بحت کو ماضی و مستقبل میں موجود اور عالم کے ظہور کا باعث جانتا ہے -

گیارہویں ادہیایں وصال کی جلالی اور جمالی دو صورتیں جو کہ علم معرفت کے حاصل ہونے پر دریافت ہوتی ہیں ارجن کو عین الیقین کرادی گئیں اور اوس نے اونمیں سے جمالی پسند کی

بارھویں ادہیایں جمالی وصال کے قایم رکھنے کے لئے عشق حقیقی کا ہونا لازمی بتایا گیا ہے

تیرہویں ادہیایں عشق حقیقی کی شناخت کے واسطے جسم اور جان کی تشریح کی گئی ہے اور جان کے ساتھ عشق کا ہونا حقیقی اور جسم سے عشق کا ہونا مجازی بتایا گیا ہے -

چودہویں ادہیایں جان کا صفات سہ گانہ کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہے اور باوجود تعلق اوس کا اون صفات سے بری ہونا دکھلایا گیا ہے -

پندرہویں ادہیایں صفت سہ گانہ کے وسیلہ سے جان کے جسم میں نزول کرنے اور عالم کے شہود دینے کی کیفیت بیان کی گئی اور ذات پاک کا جسم اور جان دونوں سے برتر ہونا اور اوس میں وصل ہونیوالے کا فعل و عمل کی تمیز سے آزادی پانا ثابت کیا گیا ہے -

سولھویں ادہیایں فعل کے امر و نہی دو قسمیں جو کہ جان کے جسم میں نزول کرنے سے پیدا ہوتی ہیں بیان کی گئی ہیں -

سترہویں ادہیایں عقیدوں کی وہ تین قسمیں دکھلائی گئیں ہیں جن کی پیدایش جان کے جسم میں نزول کرنے پر صفات سہ گانہ سے ہوتی ہے -

اٹھارہویں ادہیایں ذات پاک کا وصال حاصل کرنیوالے کی حالت جو بالمعنی نجات ہے ظاہر کیگئی ہے -

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خاتمہ کتاب

طالبان حق ذرہ دل میں سوچیں کہ حیات انسانی کے کیا معنی ہیں جسم کہاں سے کیونکر اور کس واسطے پیدا ہوا ہے اور اوس کا عالم بیرونی سے کیا تعلق ہے اور وہ کب تک رہ سکتا ہے اور اوس کا انجام کیا ہوگا۔ اس دنیا میں انسان کی پیدایش اسواسطے نہیں ہوئی ہے کہ وہ مثل دیگر جانداروں کے جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اسی جدوجہد میں ساری عمر گذار کر قالب عنصری ترک کردے وید شاستر اور عارفوں کے کلمات نے اون عقدوں کے حل کر لینے کو زندگی کا ماحصل بتایا ہے اور اِن کے حل کرنیکی بالاتفاق ہدایت کی ہے مگر اون کا حل ہونا شوق استقلال اور کوشش کے بغیر ممکن نہیں ضعیف الاعتقادی۔ کاہلی اور تلون مزاجی انسان کو روحانی ترقی کیطرف رجوع ہونے نہیں دیتی اور دنیوی تعلقات میں تاحیات قید رکھتی ہے۔

اہل ہند گذشتہ آٹھ نوصدی سے ایسی غفلت کی نیند سوتے رہے ہیں کہ وہ اپنی آبا و اجداد کی اون امول جواہرات کو جو اون کا ترکہ تھے غیروں کے نظر کر کے خود محروم الارث ہو چکے ہیں مگر اب اونکے بیدار ہونے کا وقت قریب آتا جاتا ہے اور اون کے دل میں آبائی ورثہ کے کھوئے کا رنج اور اوس کے تلاش کرنے کا شوق پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے لیکن عرصہ دراز کے گذر جانے اور بہت بڑا انقلاب واقع ہو جانے کے باعث علم موروثی کے حاصل کرنے کے ذریعہ بہت کم رہگئے ہیں اور طالبوں کو اوس کے حاصل کرنے میں طرح طرح کی دقتیں پیش آتی ہیں۔

اوّل عوام الناس زبان سنسکرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اون تصانیف متقدمین کو جن میں اہل ہنود کے اصول اخلاق اور رموز علم باطن درج ہیں مطالعہ نہیں کر سکتے۔

دوم جو اونکے ترجمہ دیگر زبانوں میں موجود ہیں وہ بوجہ اس امر کے کہ علم خود شناسی کے رموز نہایت دقیق ہیں اور اونکے سمجھنے کے لیے تیز فہم اور نیز عملی طریقت سے واقفیت ضروری ہے اصلی نکتوں کو ظاہر نہیں کرتے اور چونکہ سنسکرت الفاظ عموماً کثیر معنی رکھتے ہیں اسلئے مترجم کو گنجایش اِس بات کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیال کے موافق ضمیر کلام کو جس طرف چاہے کھینچ لیجائے۔

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

جس میں عارف ذات پاک کو ہر ذرہ میں محیط اور ہر شے سے بری دیکھتا ہے۔

دسویں ادھیاہیں اوس کیف کو بیان کیا ہے جو معرفت کے استغراق کے بعد یعنی عالم کی کثرت میں وحدت کے نظر آنے پر عارف کے بطون میں پیدا ہوتا ہے اور جس کی مدد سے وہ اپنی ہستی بحت کو ماضی و مستقبل میں موجود اور عالم کے ظہور کا باعث جانتا ہے۔

گیارہویں ادھیاہیں وصال کی جلالی اور جمالی دو صورتیں جو کہ علم معرفت کے حاصل ہونے پر دریافت ہوتی ہیں ارجن کو عین الیقین کرادی گئیں اور اوس نے اونمیں سے جمالی پسند کی

بارھویں ادھیاہیں جمالی وصال کے قایم رکھنے کے لئے عشق حقیقی کا ہونا لازمی بتایا گیا ہے

تیرہویں ادھیاہیں عشق حقیقی کی شناخت کے واسطے جسم اور جان کی تشریح کی گئی ہے اور جان کے ساتھ عشق کا ہونا حقیقی اور جسم سے عشق کا ہونا مجازی بتایا گیا ہے۔

چودہویں ادھیاہیں جان کا صفات سہ گانہ کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہے اور باوجود تعلق اوس کا اون صفات سے بری ہونا دکھلایا گیا ہے۔

پندرہویں ادھیاہیں صفت سہ گانہ کے وسیلہ سے جان کے جسم میں نزول کرنے اور عالم کے شہود دینے کی کیفیت بیان کی گئی اور ذات پاک کا جسم اور جان دونوں سے برتر ہونا اور اوس میں وصل ہونیوالے کا فعل و عمل کی تمیز سے آزادی پانا ثابت کیا گیا ہے۔

سولھویں ادھیاہیں فعل کے امر و نہی دو قسمیں جو کہ جان کے جسم میں نزول کرنے سے پیدا ہوتی ہیں، بیان کی گئی ہیں۔

سترہویں ادھیاہیں عقیدوں کی وہ تین قسمیں دکھلائی گئیں ہیں جن کی پیدایش جان کے جسم میں نزول کرنے پر صفات سہ گانہ سے ہوتی ہے۔

اٹھارہویں ادھیاہیں ذات پاک کا وصال حاصل کرنیوالے کی حالت جو بالمعنی نجات ہے ظاہر کیگئی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

جس میں عارف ذات پاک کو ہر ذرہ میں محیط اور ہر شے سے بری دیکھتا ہے۔

دسویں ادہیایں اوس کیف کو بیان کیا ہے جو معرفت کے استغراق کے بعد یعنی عالم کی کثرت میں وحدت کے نظر آنے پر عارف کے بطون میں پیدا ہوتا ہے اور جس کی مدد سے وہ اپنی ہستی بحت کو ماضی و مستقبل میں موجود اور عالم کے ظہور کا باعث جانتا ہے۔

گیارہویں ادہیایں وصال کی جلالی اور جمالی دو صورتیں جو کہ علم معرفت کے حاصل ہونے پر دریافت ہوتی ہیں ارجن کو عین الیقین کرا دی گئیں اور اوس نے اونمیں سے جمالی پسند کی

بارھویں ادہیایں جمالی وصال کے قایم رکھنے کے لئے عشق حقیقی کا ہونا لازمی بتایا گیا ہے

تیرہویں ادہیایں عشق حقیقی کی شناخت کے واسطے جسم اور جان کی تشریح کی گئی ہے اور جان کے ساتھ عشق کا ہونا حقیقی اور جسم سے عشق کا ہونا مجازی بتایا گیا ہے۔

چودہویں ادہیایں جان کا صفات سہ گانہ کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہے اور باوجود تعلق اوس کا اون صفات سے بری ہونا دکھلایا گیا ہے۔

پندرہویں ادہیایں صفت سہ گانہ کے وسیلہ سے جان کے جسم میں نزول کرنے اور عالم کے شہود دینے کی کیفیت بیان کی گئی اور ذات پاک کا جسم اور جان دونوں سے برتر ہونا اور اوس میں وصل ہونیوالے کا فعل و عمل کی تمیز سے آزادی پانا ثابت کیا گیا ہے۔

سولھویں ادہیایں فعل کے امر و نہی دو قسمیں جو کہ جان کے جسم میں نزول کرنے سے پیدا ہوتی ہیں، بیان کی گئی ہیں۔

سترہویں ادہیایں عقیدوں کی وہ تین قسمیں دکھلائی گئیں ہیں جن کی پیدایش جان کے جسم میں نزول کرنے پر صفات سہ گانہ سے ہوتی ہے۔

اٹھارہویں ادہیایں ذات پاک کا وصال حاصل کرنیوالے کی حالت جو بالمعنی نجات ہے ظاہر کیگئی ہے۔

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

خاتمہ کتاب

طالبان حق ذرہ دل میں سوچیں کہ حیات انسانی کے کیا معنی ہیں جسم کہاں سے کیونکر اور کس واسطے پیدا ہوا ہے اور اوس کا عالم بیرونی سے کیا تعلق ہے اور وہ کب تک رہ سکتا ہے اور اوس کا انجام کیا ہوگا - اس دنیا میں انسان کی پیدایش اسواسطے نہیں ہوئی ہے کہ وہ مثل دیگر جانداروں کے جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اسی جد وجہد میں ساری عمر گذار کر قالب عنصری ترک کردے - وید شاستر اور عارفوں کے کلمات نے اون عقدوں کے حل کر لینے کو زندگی کا ماحصل بتایا ہے اور ان کے حل کرنیکی بالاتفاق ہدایت کی ہے مگر اون کا حل ہونا شوق استقلال اور کوشش کے بغیر ممکن نہیں ضعیف الاعتقادی - کاہلی اور تلون مزاجی انسان کو روحانی ترقی کیطرف رجوع ہونے نہیں دیتی اور دنیوی تعلقات میں تاحیات قید رکھتی ہے -

اہل ہند گذشتہ آٹھ نو صدی سے ایسی غفلت کی نیند سوتے رہے ہیں کہ وہ اپنی آبا و اجداد کی اون امول جواہرات کو جو اون کا ترکہ تھے غیروں کے نظر کرکے خود محروم الارث ہو چکے ہیں مگر اب اونکے بیدار ہونے کا وقت قریب آتا جاتا ہے اور اون کے دل میں آبائی ورثہ کے کھونے کا رنج اور اوس کے تلاش کرنے کا شوق پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے لیکن عرصہ دراز کے گذر جانے اور بہت بڑا انقلاب واقع ہوجانے کے باعث علم موروثی کے حاصل کرنے کے ذریعہ بہت کم رہگئے ہیں اور طالبوں کو اوس کے حاصل کرنے میں طرح طرح کی دقتیں پیش آتی ہیں -

اول عوام الناس زبان سنسکرت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اون تصانیف متقدمین کو جن میں اہل ہنود کے اصول اخلاق اور رموز علم باطن درج ہیں مطالعہ نہیں کرسکتے -

دوم جو اونکے ترجمہ دیگر زبانوں میں موجود ہیں وہ بوجہ اس امر کے کہ علم خود شناسی کے رموز نہایت دقیق ہیں اور اونکے سمجھنے کے لئے تیز فہم اور نیز علمی طریقت سے واقفیت ضروری ہے اصلی نکتوں کو ظاہر نہیں کرتے اور چونکہ سنسکرت الفاظ عموما کثیر معنی رکھتے ہیں اسلئے مترجم کو گنجایش اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیال کے موافق ضمیر کلام کو جس طرف چاہے کھینچ لیجائے -

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

سوم۳ جو لوگ آجکل علماء سنسکرت ہیں وہ تعلقات دنیوی اور حصول معاش میں اسقدر مصروف ہوئے ہیں کہ علم معاد کی کتب کا مطالعہ کرنا اور اوس کی تعلیم اوروں کو دینا جس میں ذاتی فائدے کی امید نہیں کیجا سکتی فضول خیال کر کے اوس سے دست بردار ہو چکے ہیں۔

چہارم۴ ایسے فقراء صاحبدل کا ملنا جو طالب کی کشایش باطنی کر کے اوس کو جلد منزل مقصود پر پہونچا سکیں سامان وقت سے بہت مشکل ہو گیا ہے اور بجائے اون کے بہت سے چالاک اور مکار دنیا پرستوں نے فقرا کی صورت شکم پروری کے واسطے اختیار کر لی ہے اور وہ اہل دنیا کو امید کے جال میں پھنسا کر اپنا معتقد بنا لیتے ہیں۔

پنجم۵ جیسے زمانہ گذشتہ میں عارف اور عامل دور دراز مقامات سے آکر کسی خاص مقام پر جمع ہوا کرتے تھے اور علوم باطنی کے عقدوں کو سچے دل سے بحث کر کے حل کیا کرتے تھے اوس کی تقلید اب بالکل بے سود ہے کیوں کہ جہاں کہیں آجکل علماء کا مجمع ہوتا ہے اور بحث کا موقع آتا ہے ہر ایک اپنی فضیلت کا اظہار کرتا ہے اور دوسرے پر ترجیح چاہتا ہے اور انجام کار بجائے نیک نتیجہ پیدا ہونے کے برے آثار نظر آتے ہیں۔

ششم۶ اس ملک میں بہت سے نئے نئے مذہبی طریق جا بجا پیدا ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں جنکی وجہ سے طالبان حق مختلف راستوں پر بھٹکتے پھرتے ہیں اور اون کو راہ راست نہیں ملتی اور ان مختلف فرقوں اور جماعتوں کے پیدا ہونے سے اتفاق کی قوت گھٹتی جاتی ہے اور جہل مرکب ترقی پاتا ہے

اے بند بپا و قفل بر دل ہشدار	وے دوختہ چشم پائے در گل ہشدار
عزم سفر مغرب و رو در مشرق	اے راہ رو پشت بہ منزل ہشدار

موجودہ حالت پر نظر کر کے اس سے بہتر اور کوئی اصلاح کی تدبیر خیال میں نہیں آتی ہے کہ طالبان حق اول شری بھگوت گیتا کی ۱۶ و ۱۷ ادھیاؤں کو جن میں امر و نہی کی تشریح اور عقیدہ سہ گانہ کی تقسیم درج ہے وقتاً فوقتاً بغور مطالعہ کر کے اپنے اخلاق کے درست کرنے کی کوشش کریں بعد ازاں ساتویں ادھیا کو جس میں تت بودھ یعنی عالم کے اجزا کی تقسیم دکھائی گئی ہے معقولات کی نظر سے مطالعہ کریں اور

CC-0 In Public Domain. Digitized by eGangotri

چودھویں ادھیاے سے اون اجزا کی امتزاج اور جسم اور عالم کے تعلق کو بخوبی سمجھ لیویں۔ ان ادھیاؤں کے معنی پر عبور حاصل کرنے سے اون میں علم خودشناسی کے سمجھنے کی جس کا دیگر ادھیاؤں میں بیان ہے قابلیت پیدا ہو جائیگی۔

عارفانِ سابق نے اپنے روشنضمیری اور علم اشراق سے جو پیشین گوئی کی تھی وہ اِس زمانہ کی حالت کے دیکھنے سے بالکل صادق معلوم ہوتی ہے اور اونہیں عارفوں نے اِس زمانہ میں وید شاستر اور دیگر تصانیف کے مطالعہ کرنیکو بہت ہی مشکل اور وقت طلب امر سمجھکر بھگوت گیتا یعنی کلام الٰہی کے صحیفہ کو جس میں اون سب کا لب لباب موجود تھا کتاب مہا بھارت سے انتخاب کیا اور اہل دنیا کو اوس کے مطالعہ کرنے اور اوس کے احکام کی تعمیل کرنے کی ہدایت کی۔

اگرچہ اِس ہدایت کی تعمیل ہندوستان میں کسی درجہ تک ہوتی ہے لیکن اوس صحیفہ کے معنی حل نہونے کی وجہ سے طالبوں کی توحید کی منزل تک رسائی نہیں ہوتی۔ منزل توحید پر پہونچنا اِس کے صرف پڑھ لینے سے ممکن نہیں ہے بلکہ اوس کے واسطے اصول کا بخوبی سمجھنا اور اون پر کاربند ہونا بھی ضروری ہے۔

طالب کو لازم ہے کہ وہ تیسری ادھیاے کے ۲۶ منتر کی منشاء کے موافق ظاہری پرستش پر جو بلا شوق کے بغیر ہند میں کیجاتی ہے زور دینے کے بجائے حواس کو روک کر دل کے قابو کرنے میں کوشش کرے۔

ضبط حواس کے ذریعہ سے دل کے قابو کرنے کا طریقہ جسے شرت ساوہنا کہتے ہیں پانچویں ادھیاے کے ۲۷ و ۲۸ منتر میں درج ہو چکا ہے اوس کی مزاولت سے دلکو سکون حاصل ہوتا ہے مگر وہ سکون اوسوقت تک قایم رہتا ہے جب تک طالب شغل میں مصروف رہتا ہے حالت سکون کو قایم رکھنے کے واسطے طالب کو چاہئے کہ وہ ناسا گر دھارنا کو جس کا چھٹی ادھیاے کے ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ منتر میں بیان ہوا ہے اختیار کرے۔ اُسکا طریقہ یہ ہے کہ شاغل اپنی دونوں آنکھوں سے ناک کے سرے پر نظر جماوے اور سانس کے اندر جاتے وقت جو سو کی آواز اور باہر آتے وقت ہم کی ندا قدرتی طور پر اوس جگہہ پیدا ہوتی ہے اوس پر خیال رکھے

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

یعنی وہ نظر ہٹیرا کر سانس کی رفتار اور ان دونوں آوازوں کو ایک جگہہ مشاہدہ کرتا رہوے۔ تھوڑی دیر کے بعد نور کے ذرّے نمودار ہونے لگتے ہیں اور شاغل کو اپنی ہستی غیر محدود اور عالم میں محیط معلوم ہوتی ہے۔ ان دونوں اشغال کی تکمیل کے بعد طالب تیسرے شغل کو جس کی تشریح آٹھویں ادہیا کے ۱۲و۱۴ منتر میں درج ہے کرسکتا ہے جس کی چندے مزاولت کرنے سے معرفت کی منزل مقصود تک اوسکی رسائی ہوجاتی ہے اور وہ جان کو جسم سے علیحدہ تمیز کرتا ہے جیسے جیون مکت کہتے ہیں۔

چونکہ اس زمانہ کے نوجوان علم کی تحصیل کرتے ہوئے اور روزگار پیشہ انسان دینوی فرایض کو ادا کرتے ہوئے ان اشغال کی پابندی نہیں کرسکتے لہذا اونکو واجب ہے کہ وہ صرف اجپا جاپ کے سہل طریقے پر وقتاً فوقتاً کاربند ہوتے رہیں اور عشق و فنا کی ضمیر کو ہر وقت دل میں جگہہ دیتے رہیں اور حقیقت کے دریافت کرنیکی فکر میں رہیں۔ ان چاروں ضمائر کا بیان مختصر طور پر بارہویں ادہیا کے ۸و۹و۱۰ اور ۱۱ منتر میں ہوچکا ہے لیکن چونکہ طالب اون سے عملی اصول کو اخذ نہیں کرسکتا اس لئے اونکی تشریح ذیل میں کیجاتی ہے۔

اجپا جاپ یعنی پاس انفاس ایک فعل قدرت ہے جو کہ ہر جاندار میں انفاس کی حرکت سے سوہم کی ندا کو پیدا کرتا ہے اور شب و روز برابر جاری رہتا ہے۔ اس ندا کے دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ طالب منہ کو بند کرکے سانس ناک سے لیوے اور دل سے خیالات کو دُور کرکے سانس کی آمد و شد پر توجہ کرے۔ اوسوقت سانس کے اندر کی طرف کھینچنے سے سو کی ندا اور اوس کے اندر سے باہر کی طرف آتے وقت ہم کی ندا پیدا ہوتی ہوئی غور کرنے پر محسوس ہوگی شاغل اسکی مزاولت کو جہانتک ہوسکے اور جس قدر موقع ملے بڑھاتا جاوے کہ اس شغل کی برکت سے کشایش باطنی حاصل ہوتی ہے اور ذیل کی تین ضمائر کے دل نشین ہونے پر ادراک انسانی کے انتہائی درجہ تک اوس کی رسائی ہوجاتی ہی

لفظ عشق سے یہ مراد ہے کہ شاغل جسوقت شغل سے خالی ہو اوس کے دوبارہ کرنے کے موقع کا منتظر رہے اور اس خیال کو ہمیشہ دل میں متمکن رکھے۔

فنا کے معنی یہ ہیں کہ شاغل اپنی ہستی کو جو کچھہ تسلیم کرتا رہا ہو اوسے غلط سمجھے یعنی پندار کے نقش کو

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri

CC-0 In Public Domain. Digitzed by eGangotri